"*By all* means let the language of the country be Urdú—that is to say, the Urdú of thirty or forty years ago—having for its basis Hindí, with a free admixture of all foreign words, for that is the form into which it had spontaneously developed, and eclecticism may be tolerated or even admired while syncretism in art must be synonymous with failure"

"Hindús and Musalmáns alike till very recent times used *one* dialect for popular composition, though the Hindús from early association, and perhaps also from the nature of the subject which would be mythological, would naturally, though not inevitably nor uniformly, use more Sanskrit words, and the Musalmáns, from the nature of their religion, more Persian words. It is now high time that these fanciful distinctions should be again merged into one, and the language of the country, according to universal analogy, be known by the name of Hindustání."

Some Objections to the Modern Style of Official Hindustání: By F. S. Growse, M.A., Oxon. B.C.S.




(اُپسرگ [یعنی حروف])

یے اکثر [مصادر اور مشتقات] کے پہلے آتے ہیں اور اُن کے جدا جدا معنی دکھلاتے ہیں جیسے

حرف	معنی	مثال	حرف	معنی	مثال
پر	بہت	پرنام	نر	نفی	نبل
	ہلنا ڈولنا	پرستھان	اُدھ	بہت	اُدھراج
			اَت		اَتیکنت
پرا	اُلٹا	پراجی	سُ	اچھا	سپاتر
اَپ	گھاٹا	اَپبش	اُد	اُونچا	اُدگم
سم	اچھا	سنسکرت	اَبھ	برائی	اَبھشیک
اَن	پیچھا	اَنکاسی	پرت	اُلٹا	پرت بادی
اَو	اُلٹا	اَوگن		ہر ایک	پرت دن
نس	نفی	نسندیھ	پر	اچھی طرح	پرپورن
دُس	بُرا	دُسوبھاو	اُپ	پاس	اُپ بن
وِ	اُلٹا	وِیوگ	آ	تک	آسمدر
				اُلٹا	اگمن

(शानन् شانن) کو (मान مان) سے بدل کے جیسے یج سے یجمان

(घिगुन् گھنن) کو (ई اِي) سے بدل کے جیسے ولس سے ولاسي

(आलुच् घुरच् گھرچ) کو (اُر उर) سے بدل کے جیسے بھنج سے بھنگر (आलुच्

آلچ) کا (च् چ) گرا کے جیسے دي سے دیال (क्वरप् کورپ) اور

(वरच् ورچ) کو (वर ور) سے بدل کے جیسے نش سے نشور اور اِیش

اِیشور (उ اُ) جیسے بھکش سے بھکشُ اور سادھ سے سادھُ (इच

اِتر) گن کر کے جیسے پو سے پوتر (मान مان) گن کر کے جیسے بردھ سے

بردھمان — ۳ — مفعول کے معني میں (क्त کت) کا (क् ک) گرا کر اور

کبھي اُس بچے ہوئے (त ت) کو (ण ن) (व و) (क ک)

(न ن) اور (ढ ڈھ) سے بدلکر لاتے ھیں اور کبھي ھرسو کو

دیرگھ بھي کر دیتے ھیں جیسے کر سے کرت کش سے کشین پچ سے

پکو شش سے ششک بھد سے بھنّ اور درہ سے دڑھ — ۴ — حاصل

مصدر کے معني میں (क्तिन् کتن) لاتے ھیں (क् ک)

(न् ن) کے ساتھہ بالکل گر جاتا ھی اور باقي بچا ھوا (ति ت)

بھي اکثر بدلتا رھتا ھی جیسے گم سے گت اور بدھ سے بدّھ

(ल्युट् لیٹ) بھي (आन آن) سے بدل کر لاتے ھیں جیسے چل

سے چلن ٭

(کرِدنت [یعنی مصدر سے مشتق بنانے کی ترکیب])

مصدر میں حرف [یعنی علامت] لگا کر لفظ بناتے ہیں اُسی کو
کرِدنت کہتے ہیں جیسے — ۱ — لیاقت کے معنی میں (अनीयर्
[illegible]) اور ([illegible]) لاتے ہیں تینوں کے آخری حرف
([illegible]) اور ([illegible]) کو گرا دیتے ہیں جیسے [illegible] سے [illegible]
[illegible] سے [illegible] [illegible] سے [illegible] بنانے میں (आ)
کو ([illegible]) سے بدل دیتے ہیں — ۲ — فاعل کے معنی میں
([illegible]) ([illegible]) سے بدل کے اور بڑھا کر کے جیسے
[illegible] سے [illegible] ([illegible]) ۳ ([illegible]) گرا کے اور گُن کر کے جیسے
[illegible] سے [illegible] ([illegible]) کو ([illegible]) سے بدل کے اور
[illegible] آ [illegible] کے جیسے [illegible] سے [illegible] ([illegible]) ۴
([illegible]) گرا کے اور گُن کر کے جیسے [illegible] سے [illegible] ([illegible]) اور
([illegible]) کو ([illegible]) سے بدل کے اور ([illegible]) میں بڑھا اور
([illegible]) [illegible] یعنی ([illegible]) کو ([illegible]) اور ([illegible])
کو ([illegible]) اور ([illegible]) کو ([illegible]) کر کے جیسے [illegible] سے [illegible] اور
[illegible] ([illegible]) سے بدل کے اور بڑھا کر کے جیسے [illegible] سے [illegible]

(वी وِي) سے بدل جاتا ہی جیسے یَشَس سے یَشَسوِي اور تَپَس سے تَپَسوِي — ۱۲ — کبھي (मतुप् مَتُپْ) کو (वान् وانْ) سے یا اگر آخر میں [زیر یا ساکن بِیَنجن] ہو (मान् مانْ) سے بدل کر لاتے ہیں جیسے دَھن سے دَھنوان بُدھہ سے بُدھمان اور اَیشْ سے اَیشمان — ۱۳ — کبھي (उरच् اُرَچْ) کو (र ر) سے بدل کر لاتے ہیں جیسے مُدُھہ سے مَدُھر — ۱۴ — کبھي (इनि اِنِ) کو (ई اِي) سے بدل کر جیسے ہَست سے ہَستي اور پُران سے پُراني — ۱۵ — کبھي (श् شَ) (ना نا) (म مَ) یا (व وُ) لاتے ہیں جیسے لُوم سے لُومَش اَنگ سے اَنگنا دُرْ سے دُرُم اور کیش سے کیشو — ۱۶ — برابري کے معني میں (वति وَت) لاکر (वत् وَتْ) سے بدل دیتے ہیں جیسے سْتري سے سْتريوَتْ اور کبھي اور بھي کچھہ رد بدل کر دیتے ہیں جیسے پُنسْ سے پُنوَت — ۱۷ — حاصل مصدر کے معني میں (तल् تَلْ) کو (ता تا) سے بدل کے اور (ष्यञ् کْیَنْ) کو (य يَ) سے بدل کے شروع کي بْرِدّھہ کرتے اور کبھي (त्व تْوَ) لاتے ہیں جیسے دِینَ سے دِینَتا سُمَرتھہ سے سامَرتھیہ اور مُورکھہ سے مُورکھتو —۱۸ — مفعول کے معني میں (इतच् اِتچْ) لاتے ہیں اور اُس کا (च् چْ) گرا دیتے ہیں جیسے سَنکیت سے سَنکیتت — ۱۹ — خالي یعني نِرے کے معني میں (मात्रच् ماتْرَچْ) (च् چْ) کو [illegible] لاتے ہیں جیسے نام سے نامَ ماتْر یعني خالي نام ۔

مَانو بھَرت سے بھارَت پُرش سے پورُش اور یکُو سے پوتر جانو — ۲ — کبھي (ठक् ٹھک) لاکر اور اُسے (इक इِک) سے بدل کر شروع میں بڑھه کر دیتے هیں جیسے بید سے بَیدِک شبد سے شابدِک اور لوک سے لَوکِک — ۳ — کبھي (ठक् ڈھک) لاکر اُسے (एय اِےيَ) سے بدل دیتے هیں جیسے بھَگنِي سے بھاگنِییَ اور وَنِتا سے وَینَاتِییَ — ۴ — کبھي (यत् یَتْ) لاکے اور اُس کا (त् تْ) گرا کے آخر کے سُوَر کو اُس کے آگے والے بینجن سَمیت گرا دیتے هیں اور کبھي کچھه اور بھي رد بدل کر دیتے هیں جیسے راجَنْ سے راجْیه وایُ سے وایْویه — ۵ — کبھي (ख کھه) لاکر اُسے (ईन اِینَ) بنا دیتے هیں جیسے کُل سے کُلین اور مَل سے مَلین — ۶ — کبھي (छ چھه) لاکر اور اُسے (ईय اِيیَ) سے بدل کر کچھه اور بھي رد بدل کر دیتے هیں جیسے دیش سے دیشییه اور بھارَت وَرش سے بھارَت وَرشییه — ۷ — کبھي (तीय تِییَ) سے جیسے دُو سے دُوتییَ — ۸ — کبھي (डट् ڈَٹْ) لاکر اُسے (म مَ) سے بدل دیتے هیں یا کچھه اور کا اور هي کر دیتے هیں جیسے پَنچ سے پَنچَم اور چَتُر سے چَتُرتھه — ۹ — کبھي (त्यक् تیَکْ) لاکے اور اُس کا (क् کْ) گرا کے شروع کو بڑھاکه اور کچھه رد بدل بھي کر دیتے هیں جیسے دکشن سے داکشناتیه — ۱۰ — کبھي [علامت تانیث] (ङनि اِنِ) کو (ङनी اِني) کر کے لاتے هیں جیسے کُمُب سے کُمُبنِي اور یام سے یامِنی — ۱۱ — فاعل کے معنی میں (विनि وِنِ) آتا هے اور ۲۰

۱۵ — بسرگ [یعني هاے ساکن] کے آگے (ग گ)
(घ گھ) (ङ نِ) (ज ج) (झ جھ) (ञ نَ) (ड ڈ)
(ढ ڈھ) (ण نٓ) (द د) (ध دھ) (न ن)
(व ب) (भ بھ) (म م) (य ي) (र ر) (ल ل)
(व و) (ह ہ) آنے سے وہ (ओ اُو) ہو جاتا ھی جیسے مَنَہ +
رَتھہ = مَنورتھہ مَنہ + ھَر = مَنوھَر — ۱۶ — جس بِسرگ
[یعني هاے ساکن] کے پہلے (अ اَ) (आ آ) چھوڑ کر کوئي
سُور ھووے اُس بِسرگ کے آگے اُوپر کہے ہوئے حرف یا سُور آنے سے
وہ (र् رْ) ہو جاتا ھی جیسے نِہ + گُن = نِرگُن نِہ + جَن =
نِرجَن نِہ + مَل = نِرمَل نِہ + اَرتھک = نِررتھک لیکن (र् رْ)
آنے سے گر کر اگر سُور ھرسو ہو دِیرگھہ ہو جاتا ھی جیسے نِہ +
رَس = نِیرس *

(تَدھِت [یعني اِسم سے اِسم کا بنانا])

اِسم میں حروف [یعني علامت] ملاکر معني بدلتے ھیں اُسي کو
[سنسکرت میں] تدھت کہتے ھیں دیکھو — ۱ — نسبت کے معني میں
اِسم کے آگے (अण اَن) لاکر اور اُس کا (ण ن) گراکر شروع میں بِرِدّھہ اور
آخر میں گُن اور کبھي کسي حرف کو دور اور تبدیل بھي کردیتے ھیں
جیسے شِو سے شَیو اِس میں (इ اِ) کي بِرِدّھہ (ऐ اَی) ہوئي بِشن
سے بَیشنو اِس میں (इ اِ) کي بِرِدّھہ (ऐ اَی) ہوئي اور (उ اُ)
کا گُن (ओ اُو) ہوکر (अव् اَوْ) سے بدل گیا اِسي طرح مَنُ سے

آنے سے مل کر (छ چھ) اور (ह ہ) آنے سے مل کر (द्ध دھ)
بن جاتے ھیں جیسے سَتْ + چت = سَچّت اُتْ + چھن =
اُچّھن تَتْ + ٹیکا = تَٹّیکا سَتْ + جَن = سَجّن اُتْ + لَنگھن =
اُلّنگھن اُتْ + شَسَت = اُچّھشت اُتْ + هار = اُدّھار — ۱۰ —
(त تْ) کے آگے (ग گ) (घ گھ) (द د) (ध دھ)
(ब ب) (भ بھ) (य ي) (र ر) (व و) اور سُوَر آنے
سے وہ (द دْ) ھو جاتا ھی جیسے سَتْ + وَچن = سَدوَچن
سَتْ + آچار = سَداچار جَگَتْ + اِیش = جَگدیش — ۱۱ —
اَنُسوار [یعني نون ساکن] کے آگے کسي برگ کا کوئي حرف آنے سے وہ
اُسي برگ کا پانچواں [یعني سانُنا سِک] ھو جاتا ھی جیسے اَھَنْ +
کار = اَھنکار سَنْ + بَندھ = سَمْبَندھ — ۱۲ — اَنُسوار [یعني نون
ساکن] کے آگے سُوَر آنے سے وہ (म مْ) ھو جاتا ھی جیسے سَنْ
+ آچار = سَماچار — ۱۳ — جس بِسَرگ [یعني هاے ساکن] کے پہلے
(इ اِ) (उ اُ) ھو اُس کے آگے (क ک) (ख کھ) (प پ)
(फ پھ) آنے سے وہ اکثر (ष شْ) ھو جاتا ھی جیسے نِہْ +
کپٹ = نِشْ کپٹ نِہْ + پَھل = نِشْ پَھل — ۱۴ — بِسَرگ [یعني
هاے ساکن] کے آگے (च چ) (छ چھ) آنے سے وہ (श شْ)
اور (ट ٹ) (ठ ٹھ) آنے سے (ष شْ) اور (त ت)
(थ تھ) آنے سے (स سْ) ھو جاتا ھی جیسے نِہْ + چَل =
نِشْ چَل دُھنہ + ٹنکار = دُھنشْ ٹنکار نِہْ + تار = نِسْتار

(ک क̣) کے آگے (گ ग) (گھ घ) (ج ज)
(جھ झ) (ڈ ड) (ڈھ ढ) (د द) (دھ ध)
(ب ब) (بھ भ) (ي य) (ر र) (ل ल) (و व)
(ہ ह) اور سْور آنے سے وہ (گ ग्) هو جاتا هی جیسے دِگ +
گج = دِگّج دِگ + اَمبر = دِگمبر — ۶ — برگ کے پہلے حرف
یعني (ک क) (چ च) (ٹ ट) (ت त) (پ प)
کے آگے [کسي قسم کا نون یا میم] آنے سے وہ اپنے برگ کا پانچواں
هو جاتا هی جیسے دک + ناگ = دِنناگ اُت + مَتّ
= اُنمَتّ — ۷ — (چ च्) (ٹ ट्) (پ प्) کے آگے
(گ ग) (گھ घ) (ج ज) (جھ झ) (ڈ ड)
(ڈھ ढ) (د द) (دھ ध) (ب ब) (بھ भ)
(ي य) (ر र) (ل ल) (و व) (ہ ह) اور سْور آنے
سے اکثر (چ ष्) کا (ج ज्) اور (ٹ ट्) کا (ڈ ड्)
اور (پ प्) کا (ب ब्) هو جاتا هی جیسے شٹ + دَرشَن =
شڑ دَرشن اَپ + جہ = اَبجہ — ۸ — هرسو سْور کے آگے (چھ छ)
آنے سے بیچ میں (چ च्) بڑھہ جاتا هی جیسے پَرِ + چھید =
پَرِچّھید — ۹ — (ت त्) اور (د द्) کے آگے (چ च)
(چھ छ) آنے سے وہ دونوں (چ च्) اور (ٹ ट)
(ٹھ ठ) آنے سے (ٹ ट्) اور (ج ज) (جھ झ) آنے سے
(ج ज्) اور (ڈ ड) (ڈھ ढ) آنے سے (ڈ ड्)
اور (ل ल) آنے سے (ل ल्) هو جاتے هیں لیکن (ش श)

اَو औ	او ओ	اَی ऐ	اے ए	رِ ऋ	اُو ऊ	اُ उ	اِی ई	اِ इ	آ आ	اَ अ	پچھلا سور / پہلا سور
اَو औ	اَو औ	اَی ऐ	اَی ऐ	اَر अर्	او ओ	او ओ	اے ए	اے ए	آ आ	آ आ	اَ अ
اَو औ	اَو औ	اَی ऐ	اَی ऐ	اَر अर्	او ओ	او ओ	اے ए	اے ए	آ आ	آ आ	آ आ
یَو यौ	یو यो	یَی यै	یے ये	یِر यृ	یُو यू	یُ यु	اِی ई	اِی ई	یا या	یَ य	اِ इ
یَو यौ	یو यो	یَی यै	یے ये	یِر यृ	یُو यू	یُ यु	اِی ई	اِی ई	یا या	یَ य	اِی ई
وَو वौ	وو वो	وَی वै	وے वे	وِر वृ	اُو ऊ	اُو ऊ	وِی वी	وِ वि	وا वा	وَ व	اُ उ
وَو वौ	وو वो	وَی वै	وے वे	وِر वृ	اُو ऊ	اُو ऊ	وِی वी	وِ वि	وا वा	وَ व	اُو ऊ
رَو रौ	رو रो	رَی रै	رے रे	رِی ॠ	رو रू	رُ रु	رِی री	رِ रि	را रा	رَ र	رِ ऋ
اَیَو अयौ	اَیو अयो	اَیَی अयै	اَیے अये	اَیِر अयृ	اَیُو अयू	اَیُ अयु	اَیِی अयी	اَیِ अयि	اَیا अया	اَیَ अय	اے ए
آیَو आयौ	آیو आयो	آیَی आयै	آیے आये	آیِر आयृ	آیُو आयू	آیُ आयु	آیِی आयी	آیِ आयि	آیا आया	آیَ आय	اَی ऐ
اَوَو अवौ	اَوو अवो	اَوَی अवै	اَوے अवे	اَوِر अवृ	اَوُو अवू	اَوُ अवु	اَوِی अवी	اَوِ अवि	اَوا अवा	اَوَ अव	او ओ
آوَو आवौ	آوو आवो	آوَی आवै	آوے आवे	آوِر आवृ	آوُو आवू	آوُ आवु	آوِی आवी	آوِ आवि	آوا आवा	آوَ आव	اَو औ

گوپیورتوہ دیوی + ارتھہ = گوپیورتوہ دیوی +
اَتیشوریہ گوپی + ایشوریہ = اَنوی س +
سکیکت اُن + ای = سکیکت + اُکت
دیویاگم سکھی + ایشن = اُنوت اَن + ایشن = اَدیشن
شواگت اَن + اتِ = اُنوت اَن
سویومب بھراتو + آمب = وھویشوریہ + ایشوریہ
(و + ایشوریہ = وھویشوریہ) (آ اَو) (آ اُو) (اے) (اے)
اَنش = بھراتر نش -ہ- (ا ے) اُس کے ساتھہ
کے آگے کوئی سور آنے سے آیا ہوتا ہی یعني (ا ے)
ملکر (आय् آی) اُس کے ساتھہ ملکر (आय् آی)
ملکر (अय् اَی) اور (ऐ آی) اُس کے ساتھہ ملکر (अव् اَو) اور (औ آو) .
اور (ओ اُو) اُس کے ساتھہ ملکر (आव् آو) ہو جاتا ہی جیسے نے +
اُس کے ساتھہ ملکر = نایک پو + اَن = پون پو + اِتر =
اَن = نین نی + آک = پاوک بھو + اک = کویش پو + اِني
پوتر = تُو + ایش = بھاوک *
= بھاوِني بھو + اُک = بھاوک *
نیچے لکھے ہوئے نقشے سے [اِن تما سوروں کي تعلیلوں] کا حال
بخوبي کھل جائیگا پچھلے سور کو اوپر کي سطر میں اور پہلے
سور کو بائیں ہاتھہ کي سطر میں دیکھنے سے جہاں دونوں سطریں ملتی
هیں اُن دونوں سوروں کي [تعلیاں کا نتیجہ] مل جائیگا *

دیویندر = اِندر + جیسے دیو ہو جاتا ہی (ऋ آر) ملکر (ऋ رِ)
= اِیش + مہا = مَہیندر = اِندر + مہا پَرمیشور = اِیشور +
+ مہا جلورمِ = اُورمِ + جَل ہِتوپَدیش = اُپَدیش + ہِت ...یش
— دیوردھِ = رِدّھہ + دیو گنگورمِ = اُورمِ + گنگا مَہہُ.تسو = ...سو
کہیں کہیں آنے سے (ऋ رِ) کے آگے (अ اَ) دیرگھہ یا ہرسو — ۱
(आर् آر) ملکر ساتھہ کے (ऋ رِ)
یا (ए اِے) سے آنے کے (ऐ اَے) (ए اِے) اور ہو جاتا ہی
(ओ آو) (औ اَؤ) اور (ऐ اَے) ملکر ساتھہ کے (ऐ اَے)
ہو (ओ آو) ملکر ساتھہ کے (ओ آو) یا (औ اَؤ) سے آنے کے
ایکَیک = ایک + ایک دشارن = رِن + دَش جیسے ہی جاتا
+ مَہا تَتَھیو = ایو + تَتھا پرمَشوریہ = آیشوریہ + پرمَ
= اَوشدھہ + مہا سُندروَن = اُوَن + سُندَر مَہَیشوریہ = آیشوریہ
= اَوداریہ + مَہا پَرمَوشَدھہ = اَوشدھہ + پرمَ مَہَوشدھہ
(ऋ رِ) (उ اُ) (इ اِ) دیرگھہ یا ہرسو — ۴ مَہَوداریہ
سے آنے سُور ایسا ہو نہ کا برابر کے اُن جو یعنی آسمان کے آگے
(उ اُ) اور (य یٰ) ملکر ساتھہ کے اُس (इ اِ) یعنی ہی ہوتا یَن
(र رْ) ملکر ساتھہ کے اُس (ऋ رِ) اور (व وْ) ملکر ساتھہ کے اُس
...پرتیاد اِتیاد = آدِ + اِتِ یَدیپ = اَپِ + یَدِ جیسے ہی جاتا ہو
...پرتیک = ایک + پرتِ نِدیون برت = اُون + نِ پرتیبکار = اُپکار +

یے پانچ حروف یعني (क ک) (ष ش) ملکر (क्ष کش) اور (त ت) (र ر) ملکر (त्र تر) اور (ज ج) (ञ ن) ملکر (ज्ञ جن) اور (क ک) (त ت) ملکر (क्त کت) اور (ष ش) (ण ن) ملکر (ष्ण) اوپر لکھے هوئے نقشے کے خلاف نئي شکیں پیدا کرتے هیں *]

(سَندِهَه [یعني تعلیل])

[جس طرح عربي میں تعلیل هوتي هی اُسي طرح سنسکرت میں سَندِهه هوا کرتي هی] دیکهو جب — ۱ — سمان یعني برابر کے دو سُور هرسو یا دیرگهه یعني (अ اَ) (आ آ) یا (इ اِ) (ई اِي) یا (उ اُ) (ऊ اُو) یا (ऋ رِ) اِکٹهے هوتے هیں دونوں ملکر ایک دیرگهه سُور هو جاتے هیں جیسے پَرَم + اَرتهه = پَرَمارتهه شِو + آلَی = شِوالَی وِدیا + اَرتهي = وِدیا رتهي رِدیا + آلَي = وِدیالَي پرَتِ + اِتِ = پرَتیتِ ادِهه + ایشوَر = اَدهیشوَر مَہي + اِندر = مَہیندر نَدِي + اِیش = نَدیش وِدهه + اُدَي = وِدهودَي لَگهه + اُورمِ = لَگهورمِ سویَمبهو + اُدَی = سویَمبهودَي سویَمبهو + اُورمِ = سویَمبهورمِ بهراتر + رِدّهِه = بهراترِدهِه — ۲ — هرسو یا دیرگهه (अ اَ) کے آگے هرسو یا دیرگهه (इ اِ) (उ اُ) (ऋ رِ) آنے سے گُن هوتا هی یعني (अ اَ) (इ اِ) ملکر (ए اِے) اور (अ اَ) (उ اُ) ملکر (ओ اَو) اور (अ اَ)

حرف	نام و تلفظ	مثال		الحاق یعنی دوسرے حرف سے ملنے کے وقت: نشان	مثال	
थ	تھَ	थक	تھَک	थ्	थ्य	تھیہ
द	دَ	दम	دَم	द्	द्य	دیہ
ध	دھَ	धस	دھَس	ध्	ध्य	دھیہ
न	نَ	नल	نَل	न्	न्य	نیہ
प	پَ	पग	پَگ	प्	प्य	پیہ
फ	پھَ	फल	پھَل	फ्	फ्य	پھیہ
ब	بَ	बच	بَچ	ब्	ब्य	بیہ
भ	بھَ	भय	بھَی	भ्	भ्य	بھیہ
म	مَ	मठ	مَٹھ	म्	म्य	میہ
य	یَ	यश	یَش	य्	य्य	ییہ
र	رَ	रस	رَس	र्	र्य	ریہ
				(آخر میں)	य्र	یر
ल	لَ	लब	لَب	ल्	ल्य	لیہ
व	وَ	वह	وَہ	0	व्य	ویہ
श	شَ	शक	شَک	श्	श्य	شیہ
श		शक		श्	श्य	
ष	شَ	षट	شَٹ	ष्	ष्य	شیہ
स	سَ	सज	سَج	स्	स्य	سیہ
ह	ہَ	हम	ہَم	ह	ह्य	ہیہ

حرف	نام و تلفظ	مثال		التحاق یعنی دوسرے حرف سے ملنے کے وقت: نشان	مثال	
ग	گ	गज	گج	ग्	ग्य	گیہ
घ	گھ	घट	گھٹ	घ्	घ्य	گھیہ
ङ	ن	ङ	ن	ङ्	ङ्य	نیہ
च	چ	चक	چک	च्	च्य	چیہ
छ	چھ	छक	چھک	छ्	छ्य	چھیہ
ज	ج	जब	جب	ज्	ज्य	جیہ
झ	جھ	झट	جھٹ	झ्	झ्य	جھیہ
ञ	ن	ञ	ن	ञ्	ञ्य	نیہ
ट	ٹ	टल	ٹل	ट्	ट्य	ٹیہ
ठ	ٹھ	ठग	ٹھگ	ठ्	ठ्य	ٹھیہ
ड	ڈ	डर	ڈر	ड्	ड्य	ڈیہ
ड़	ڑ	अड़	اڑ	(यह कभी शुरू में नहीं आता)		
ढ	ڈھ	ढल	ڈھل	ढ्	ढ्य	ڈھیہ
ढ़	ڑھ	बढ़	بڑھ	(यह कभी शुरू में नहीं आता)		
ण	ن	ण	ن	ण्	ण्य	نیہ
त	ت	तब	تب	त्	त्य	تیہ
				-	त्र	ترہ

اور جو جس کا نام ہی وہی اُس کا تلفظ بہی ہوتا ہی نیچے لکھے ہوئے نقشے سے بالکل حال صاف کہل جایگا اور کچھہ بہی شک باقی نرہیگا یہہ بہی یاد رکھنا چاہیئے کہ نقشے میں (کَ) سے لیکر (مَ) تک پچیسوں حرف پانچ پانچ کے ایک ایک برگ کہلاتے ہیں اور ہر برگ کے آخر کے حرف جو ایک قسم کے نون ہیں سانُنا سِک کہے جاتے ہیں پہلے گیارہ یعنی سُوَر ہینجَن کے آخر میں ملنے سے شکل بدلتے ہیں اور پچہلے تبنتیس یعنی بینجَن بینجَن کے شروع میں ملنے سے کسی قدر بدل جاتے ہیں *

حرف	نام وتلفظ	مثال		الحاق یعنی دوسرے حرف سے ملنے کے وقت — نشان		مثال	
अ	اَ	अब	اَب	।	َ	ब	بَ
आ	آ	आब	آب	ा	ا	बा	بَا
इ	اِ	इस	اِس	ि	ِ	बि	بِ
ई	اِی	ईश	اِیش	ी	ِی	बी	بِی
उ	اُ	उस	اُس	ु	ُ	बु	بُ
ऊ	اُو	ऊख	اُوکهه	ू	ُو	बू	بُو
ऋ	رِ	ऋद्धि	رِدّهه	ृ	رِ	बृ	بْرِ
ए	اِے	एक	ایک	े	ِے	बे	بِے
ऐ	اَی	ऐसा	اَیسا	ै	َی	बै	بَی
ओ	اُو	ओस	اُوس	ो	ُو	बो	بُو
औ	اَو	और	اَور	ौ	َو	बौ	بَو
क	کَ	कब	کَب	क्		ब्क	بْکَ
ख	کهَ	खग	کهَگ	ख्		ब्ख	بْکهَ

حرف	نام و تلفظ	مثال		الحاق یعنی دوسرے حرف سے ملنے کے وقت: نشان	مثال	
ग	گ	गज	گج	ग्	ग्य	گیہ
घ	گھ	घट	گھٹ	घ्	घ्य	گھیہ
ङ	ں	ङ	ں	ङ	ङ्य	نیہ
च	چ	चक	چک	च्	च्य	چیہ
छ	چھ	छक	چھک	छ	छ्य	چھیہ
ज	ج	जब	جب	ज्	ज्य	جیہ
झ	جھ	झट	جھٹ	झ्	झ्य	جھیہ
ञ	ں	ञ	ں	ञ	ञ्य	نیہ
ट	ٹ	टल	ٹل	ट	ट्य	ٹیہ
ठ	ٹھ	ठग	ٹھگ	ठ	ठ्य	ٹھیہ
ड	ڈ	डर	ڈر	ड	ड्य	ڈیہ
ड़	ڑ	अड़	اڑ	(यह कभी शुरू में नहीं आता)		
ढ	ڈھ	ढल	ڈھل	ढ	ढ्य	ڈھیہ
ढ़	ڑھ	बढ़	بڑھ	(यह कभी शुरू में नहीं आता)		
ण	ں	ण	ں	ण्	ण्य	ط نیہ
त	ت	तब	تب	त्	त्य	تیہ
				-	त्र	تر

اور جو جس کا نام ہی وہی اُس کا تلفظ بھی ہوتا ہی نیچے لکھے ہوئے نقشے سے بالکل حال صاف کھل جایگا اور کچھہ بھی شک باقی نرہیگا یہہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ نقشے میں (کَ) سے لیکر (مَ) تک پچیسوں حرف پانچ پانچ کے ایک ایک برگ کہلاتے ہیں اور ہر برگ کے آخر کے حرف جو ایک قسم کے نون میم ہیں سانُنا سِک کہے جاتے ہیں پہلے گیارہ یعنی سْوَر بْیَنجَن کے آخر میں ملنے سے شکل بدلتے ہیں اور پچھلے تینتیس یعنی بْیَنجَن بْیَنجَن کے شروع میں ملنے سے کسی قدر بدل جاتے ہیں *

حرف	نام و تلفظ	مثال		الحاق یعنی دوسرے حرف سے ملنے کے وقت			
				نشان		مثال	
अ	اَ	अब	اَب	I	ـَ	ब	بَ
आ	آ	आब	آب	ा	ـا	बा	بَا
इ	اِ	इस	اِس	ि	ـِ	बि	بِ
ई	اِی	ईश	اِیش	ी	ـِی	बी	بِی
उ	اُ	उस	اُس	ु	ـُ	बु	بُ
ऊ	اُو	ऊख	اُوکھ	ू	ـُو	बू	بُو
ऋ	رِ	ऋद्धि	رِدّھ	ृ	ـرِ	बृ	بْرِ
ए	اِے	एक	ایک	े	ـے	बे	بے
ऐ	اَی	ऐसा	اَیسا	ै	ـَی	बै	بَی
ओ	اُو	ओस	اُوس	ो	ـو	बो	بو
औ	اَو	और	اَور	ौ	ـَو	बौ	بَو
क	کَ	कब	کَب	क्		क्य	کْیہ
ख	کھَ	खग	کھَگ	ख्		ख्य	کْھیہ

باب دوسرا

سنسکرت

[دیو ناگري میں حروف تہجي جن کا یہاں † بیان هوتا هی چوالیس هیں اُن میں پہلے گیارہ سُور اور پچھلے تینتیس بینجن کہلاتے هیں سُور وے جو دوسرے کي مدد بنا آپ بولے جاسکیں اور بینجن وے جو سُور کي مدد بنا هرگز نہ بولے جا سکیں سُور بالکل کام حرکات یعني زیر زبر پیش اور حروف علت یعني همزۂ متحرک اور الف واو یے ساکن کا دیتے هیں بینجن کے آخر میں ملنے سے ماترا کہلاتے هیں اور نشان کے طور پر لکھے جاتے هیں بینجن میں عمودي خط یعني سب سے پچھلا حصہ زبر کا نشان هی دیو ناگري حروف تہجي کا پڑھنا گویا زبر کي تختي کا پڑھنا هی جب ساکن کرنا منظور هوتا هی اُلٹا زیر کا نشان بِشرام جیسے (ب ब اور ب ब्) لگا کر کاٹ دیتے هیں لیکن بنا خاص ضرورت لکھنے میں هر وقت بِشرام نہیں لگاتے هیں جس وقت ایک بینجن کسي دوسرے بینجن سے ملتا هی وہ اُلٹا زیر کا نشان اُس ملنے والے بینجن کا بالکل دور هو جاتا هی سُور لکھنے میں کبھي کسي کے ساتھہ نہیں ملتا هی (अ اَ इ اِ उ اُ) جلد بولے جانے کے باعث هرسو کہلاتے هیں اور باقي سُور دیرگھہ کہے جاتے هیں یہہ دیو ناگري میں بڑي خوبي هی کہ گو لکھنے میں ذرہ دیر لگتي هی هر ایک حرف جدا جدا بائیں سے دهنے کو لکھا جاتا هی

---

† (رِي ॠ لرِ ऌ لرِي ॡ) اِن تین سُوروں کا شاذ و نادر اُردو میں کام پڑتا هی اور اَنسوار (۰) اور بِسرگ (:) کا بالکل کام نون ساکن اور هاے ساکن سے نکل جاتا هی اِسي باعث اِن پانچوں کو یہاں شمار سے خارج رکھا ورنہ دیو ناگري میں حروف تہجي واقعي اُنچاس هیں *

كي كوئي حركت دور كرنے سے دو ساكن جمع هو جاويں تو ايک كو گرا ديويں جيسے مَقْوُول سے مَقُول —۱۲— عربي ميں جب ايک لفظ كے درميان ايک هي حرف متحرک دو بار آوے پهلا ساكن هو جاوے جيسے عَدَدٌ اور مَدَدٌ سے عَدٌّ اور مَدٌّ اور اگر اُن دونوں كے پهلے كوئي ايسا ساكن ملے جو متحرک هو سكتا هو تو پهلے متحرک كي حركت اُس پر ڈال ديتے هيں جيسے مَفْرَر سے مَفَرّ خاصِص ميں (ص) كا زير (ا) پر نهيں پڑ سكتا اِسي ليئے گر كر خاصّ بن گيا جو اب خاص بولا جاتا هى —۱۳— (و) اور (ى) (ع) كي جگهه جب اِفعال اور اِستِفعال كے وزن پر آ كر دو ساكن جمع هونے كے سبب گر جاويں آخر ميں (ت) بڑها ديويں جيسے اِعوان اور اِستِعوان سے اِعانَت اور اِستِعانَت اور اِفياد اور اِستِفياد سے اِفادَت اور اِستِفادَت —۱۴— عربي ميں الف لام كے بعد جب (ت) (ث) (د) (ذ) (ر) (ز) (س) (ش) (ص) (ض) (ط) (ظ) (ل) يا (ن) آوے الف لام كا لام لكهنے ميں باقي رهے ليكن پڑهنے ميں پڑها وهي جاوے جو اُس كے بعد هووے اور دوسرے كے ساتهه ملنے سے اُس كا الف بالكل تلفظ ميں نه آوے جيسے اَلتَقدِير اور بِالتَقدِير سے اَلتَّقدِير اور بِالتَّقدِير —۱۵— دو چار تعليليں اور بهي (و) (ى) (ء) كي كهيں كهيں هو جاتي هيں جيسے اَسامو سے اَسامي ميں (و) كے پهلے زير تها (ي) سے بدل گيا قِوام اور رِواض سے قِيام اور رِياض ميں اور دُنوا سے دُنيا ميں بهي (و) (ي) سے بدل گيا مَرضُوو اور مَرضُوي سے مَرضِيّ (جو مَرضِي بولا جاتا هى) اور مَرضِيّ ميں (و) اور (ي) اِكٹهے آئے پهلا ساكن تها پيش كو زير سے بدل كر (و) كو (ي) بنا ديا اَيوام سے اَيّام ميں بهي (و) كو (ي) بنا ديا اور بَراءِ سے بَرايا ميں (ء) كو (ي) سے بدل كر اُس كے زير كو زبر كر ديا وصف سے صِفَت ميں (و) كو گرا كر (ت) بڑها ديا ليكن ايسے لفظ اِس ديس كي بولي ميں بهت كم آتے هيں اِسي ليئے بڑهه جانے كے ڈر سے زياده نهيں لكها ●

اور واو کے مناسب پیش اور
ﺠﻬﻪ هو جاتے هیں الف کے مناسب زبر هی
ي) کے مناسب زیر دیکھو — ۱ — (و) اور (ي) جب الف زائد
آگے آوینگے همزہ هو جائینگے جیسے قاوِل سے قائِل اور قاوِم سے قائِم —
— آخر کے همزہ کو فارسی میں گرا دیتے هیں خالي مصاف میں
اتي رکھتے هیں سو بھي لکھتے (ي) هیں اور پڑھتے همزہ هیں جیسے
قاء سے بقا اور بقاے نام — ۳ — (و) اور (ء) جب وزن میں (ل)
کي جگھہ زیر کے آگے آویں (ي) هو جاویں جیسے خالِو سے خالِي
اور قارِء سے قارِي — ۴ — (ي) جب (ع) کي جگھہ مفعول کے وزن
پر آوے (و) گر کر (ي) کے پہلے پیش زیر سے بدل جاوے جیسے
مَزیوِد سے مَزِید — ۵ — (و) جب (ل) کي جگھہ مفعول کے وزن پر
آوے گر جاوے جیسے مَدعُوو سے مدعو — ۶ — (و) اور (ي) متحرک
جب زبر کے بعد آویں الف هو جاویں جیسے مُعتَوَد اور مُختَیَر سے
مُعتَاد اور مُختَار — ۷ — (و) ساکن زیر کے بعد آوے (ي) هو جاوے جیسے
اِوفا سے اِیفا — ۸ — (و) اور (ء) جب (ل) کي جگھہ تفعل اور
تفاعل کے وزن پر آویں اُن کے پہلے زیر هوکر (ي) سے بدل جاویں
جیسے تَمَنُّو و تَقاضُو و تَبَرُّء اور تَمالُؤ سے تَمَنِّي و تَقاضِي و تَبَرِّي اور تَمالِي
لیکن فارسي والے اکثر زیر کو زبر کر کے (ي) کو الف بنالیتے هیں جیسے
تَمَنّا و تَقاضا و تَبَرّا اور تَمالا — ۹ — (و) اور (ي) متحرک جب ساکن
کے آگے آویں اُن کي حرکت اُس پر لگاکر اگر زیر هو (و) (ي)
اور اگر پیش هو (ي) (و) بن جاویں جیسے مُقوِم سے مُقِیم اور مُیقِن
سے مُوقِن — ۱۰ — (و) جب (ف) کي جگھہ اِفتِعال کے وزن پر آوے
(ت) هو جاوے جیسے اِوتحاد سے اِتّحاد اور اگر (ص) اور (ض)
آوے (ت) کو (ط) بنا دیوے جیسے اِصتِبار اور اِضتِرار سے اِصطِبار اور
اِضطِرار لیکن اگر (د) یا (ز) آوے (د) بنا دیوے جیسے اِدتعا سے
اِدّعا اور اِزتیاد سے اِزدِیاد اور اگر (ط ظ ذ) آویں ترتیب وار (ط ظ ذ)
بنا دیویں جیسے اِطتِراد اِظتِلام اور اِذتِکار سے اِطّراد اِظّلام اور اِذّکار
۱۱ — عربي میں دو ساکن جمع نہیں هوتے اِسي سبب جب کسي

بنائی هی تو پہلے دو حرف یعني میم اور کاف کو زبر دیکر اُن کے آگے الف بڑھایا اور دوسرے حرف (ت) کو زیر دیدیا مَکاتِب هوا اِسي طرح مَصدر سے مَصادِر اور اکبر سے اَکابِر اور اگر وہ اِسم پانچ حرف کا هو تب بهي جمع اِسي طرح بنیگي اور پانچواں حرف گر جایگا جیسے مدرسة سے مَدَارِس اور مکرمت سے مَکارِم اور اِس قاعدہ میں تین باتوں کو یاد رکهنا چاهیئے پہلے یہہ که چوتها حرف چار حرفي اِسم کا اگر الف هوگا تو وہ جمع میں (ي) هو جایگا جیسے اعلی سے اعالی اور ادنی سے ادانی دوسرے یہہ که چوتها حرف پنج حرفی اِسم کا اگر حرف علت هوگا تو جمع کے صیغه میں اُس کے آخر کے پہلے ایک (ي) زیادہ هوگي جیسے مِصباح سے مَصابِیح مکتوب سے مَکاتِیب اور تقریر سے تَقارِیر اور کبهي (ي) نه زیادہ کر کے آخر میں هاے مختفي بڑها دیتے هیں جیسے اُستاذ سے اَساتذہ اور تلمیذ سے تَلامذہ تیسرے یہہ که واحد کا دوسرا حرف اگر الف یا (ي) هو تو وہ جمع میں واو هو جایگا جیسے طالب سے طَوالِب میزان سے مَوازِین دیوان سے دَوَاوِین اور خاصّ سے خَواصّ نداں جمع کے اِس قاعدہ سے هر طرح کے اِسم کي جمع بن سکتي هی چاهے اِسم فاعل هو یا اِسم مفعول یا آله یا ظرف یا اِسم تفضیل یا مصدر یا جامد لیکن صفت مشبهه میں فعیل کے وزن کي جمع اِس قاعدے سے نہیں بنتي اِس میں مذکر و مؤنث و واحد و جمع سب ایک سے هیں بلکه فَعیلة کي جمع اِس قاعدہ سے بنتي هی چاهے اُس کے آخر میں (ہ) مختفی هو یا (ت) بڑهي جاتي هو جیسے دقیقه کي دقائق جریمه کی جرائم حقیقت کی حقائق اور فضیلت کي فضائل *

(تعلیل)

عربی میں (ا) (و) (ي) [جن کو حرف علت کہتے هیں] صیغه بنانے کے وقت وزن میں غیر مناسب حرکت کے پہلے پیچهے آنے سے بدل جاتے هیں اور کبهي گر بهي جاتے هیں اِسي طرح اور بهي بعضے حرف بعضے حرفوں کے پیچهے آنے سے بدل جاتے هیں اور کچهه کے

فَعْلَلَت و فَعِلَت فِعَل فُعلا فُعَل فِعلی فَعُول
غَلَبَت و سَرِقَته صِغَر بُشری هُدی ذِکری قَبُول
هی فَعال اور هی فِعال اور هی فُعال ای خوش خصال
هی فَراغ اور هی حِساب اور هی سُوال ای باکمال
هی فَعالَت هی فِعالَت هی فُعالَت ای عزیز
هی قَناعَت هی عِبادَت هی جُراقت کو تمیز
هی فَعِیلَت هی فَعُولَت هی فَعِیل، اور مَفعُلَت
هی ذَبِیحَة هی صَهُوبَت هی بَرِیق اور مَشغَلَت
مَفعَل اور فُعلان و فَعلی مَفعِل اور هی مَفعِلَت
مَدخَل اور غُفران و دَعوی مَرجِع اور هی مَحمِدَت
اور فَعلان اور فِعلان اور فَعَلان او فَعَل
جیسے لَیّان جیسے حِرمان جیسے حَیَران و عَمَل
اور فَعلُولَت فَعالِیَّت فَعِل ای با ادب
جیسے قَیلُولَت کَراهِیَّت کَذِب ای مهذب

اِفعال . اِفتِعال و تَفعِیل اِنفِعال
اِکرام اِجتِناب و تَصرِیف اِنفِصال
هی پهر مُفاعَلَت و تَفَعُّل کبهی فِعال
جیسے مُصاحَبَت و تَقَدُّل کبهی قِتال
تَفاعُل اور اِستِفعال کو جان
تَعارُف اور اِستِعمال پهچان

وزن		مثال		وزن		مثال	
واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
	فَواعِل	کاهِل	کَواهِل	فعلان		اِنسان	اَناسّي
	فُعُول	شاهد	شُهُود	فعللت	فعالِل	تَجرِبَة	تَجارِب
فَعلاني	فَعالىٰ	نَصرانِي	نَصارىٰ	تفعَل	تَفاعِيل	تمثَل	تَماثِيل
فَعل	فُعُول	فَلس.	فُلُوس	تفعِيل		تارِيخ	تَوارِيخ
فِعل		عِلم	عُلُوم	فعلال	فَعالِيل	قِرطاس	قَراطِيس
فُعل		بُرج	بُرُوج	فُعلان		سُلطان	سَلاطِين
فَعل		مَلِک	مُلُوک	فَعلان		شَيطان	شَياطِين
اَفعَل	اَفاعِل	اَکبَر	اَکابِر	فُعلُول		صُندُوق	صَنادِيق
فَعلان	فَعالىٰ	سَکران	سَکارىٰ	مَفعِل	مَفاعِل	مَسجِد	مَساجِد
فَعلَة	فَعلَة	قِردَة	قِرَدَة	مِفعال	مَفاعِيل	مِكيال	مَكائِيل
فِعالَت	فَعائِل	رِسالَت	رَسائِل	اُفعال	اَفاعِلَة	اُستاذ	اَساتِذَه
فِعلان	فَعلىٰ	ضِربان	ضَربىٰ	فِعلِل	فَعالِل	فلفل	فَلافِل
اَفعَل	فَعائِل	اَوَّل	اَوائِل	فَعَلَل		بلغَن	بَلاغِن
اِفعِيل	اَفاعِيل	اِقلِيم	اَقالِيم	فَعلَل		جَوهَر	جَواهِر

اِنهیں وزنوں کو هم سهج میں یاد رهنے کے لیئے § نظم میں بهي لکهدیتے هیں *

(اوزان مصادر)

فَعل و فِعل و فُعل و فَعلَت فِعلَت و فُعلَت فُعُول
قَتل و فِسق و شُغل و رَحمَت حِرفَت و قُدرَت دُخُول

مصدر کا وزن	مثال	اسم فاعل کا وزن	مصدر کا وزن	مثال	اسم فاعل کا وزن
مُفاعَلة	مُصاحَبة		تَفاعُل	تَعارُف	مُتَفاعِل
فِعال	قِتال		فَعْلَلَة	تَرجَمَة	مُفَعْلِل
تَفْعّال	تَقْتّال	مُتَفَعِّل	تَفَعْلُل	تَزَلْزُل	مُتَفَعْلِل
اِستِفعال	اِستِعمال	مُستَفعِل			

(عربي جمع کے وزن اور مثال)

وزن		مثال		وزن		مثال	
واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
فِعال	فُعُل	حِمار	حُمُر	فَعَل	فَعالی	أَعَل	أعالي
	فِعلان	نِساء	نِسوان		فَعائِل	مَلَک	مَلائِک
فَعِيلَه	فُعُل	سَفِينَه	سُفُن		فِعال	جَبَل	جِبال
فِعلَة	فِعَل	فِرقَة	فِرَق	فَعُل		رَجُل	رِجال
فُعلَة	فُعَل	فُرصَت	فُرَص	فاعِل	فُعّال	طالِب	طُلّاب
فَعِيل	أفعِلا	صَدِيق	أصدِقا		فُعَّل		طُلَّب
	فُعَّلان	خَلِيل	خُلّان		فَعَلَة		طَلَبَة
	فَعلَی	مَرِيض	مَرضَی		فُعَلَة	باغی	بُغاة
	فُعَلاء	أسِير	أُسَرا		فُعَلاء	شاعِر	شُعَراء

(عربی مصدروں کے وزن اور مثال)

مصدر کا وزن	مثال	اسم فاعل کا وزن	مصدر کا وزن	مثال	اسم فاعل کا وزن
فَعل	قَتل	فاعل	فَعیلَة	فَریضة	فاعل
فِعل	فِسق		فُعُولَة	صُہُوبَة	
فُعل	شُغل		فَعیل	بَریق	
فَعلَة	رَحمَة		مَفعَلَة	مَشغَلَة	
فِعلَة	حِرفَة		مَفعَل	مَدخَل	
فُعلَة	قُدرَة		فُعلان	غُفران	
فُعُول	دُخُول		فَعلیٰ	دَعویٰ	
فَعَلَة	غَلَبَة		مَفعِل	مَرجِع	
فَعِلَة	سَرِقَة		مَفعِلَة	مَحمِدَة	
فِعَل	صِغَر		فَعلان	لَیّان	
فُعلیٰ	بُشریٰ		فِعلان	حِرمان	
فُعَل	ہُدیٰ		فَعَلان	حَیَوان	
فِعلیٰ	ذِکریٰ		فَعَل	عَمَل	
فَعُول	قَبُول		فَعلُولَة	قَیلُولَة	
فَعال	فَراغ		فَعالِیَّة	کَراھِیَة	
فِعال	صِراف		فَعِل	کَذِب	
فُعال	سُوال		اِفعال	اِکرام	مُفعِل
فَعالَت	قَناعَت		اِفتِعال	اِجتِناب	مُفتَعِل
فِعالَت	عِبادَت		تَفعِیل	تَصرِیف	مُفَعِّل
فُعالَت	حُراقَت		اِنفِعال	اِندِمال	مُنفَعِل

§ باب پہلا

عربی

عربی مصدر اور مشتقوں کے سب وزنوں میں جو حروف سدا بنے رہتے ہیں وہ اصلی یعنی مادہ کہلاتے ہیں تین سے کم نہیں ہوتے اور اس دیس کی بولی کے برتاو میں چار سے زیادہ بھی نہیں آتے ہیں جدا جدا وزن پر جدا جدا صیغوں کے بنانے کے لیئے جو حروف اُن میں ملائے جاتے ہیں وہ § زائد ہیں عربی میں مصادر اور مشتقوں کے سارے صیغے وزن پر یعنی بٹکھروں کی طرح جو نمونہ جس کے لیئے مقرر ہے اُسی پر عقل کی ترازو میں تول کر بنتے ہیں (ف) (ع) (ل) کو اصلی مان کر اُنہیں سے سب وزن بنائے جاتے ہیں اگر کبھی کداچت چار یا پانچ اصلی حرفوں کا کام پڑ جاتا ہے تو اُن میں سے (ل) کو دو یا تین بار کام میں لاتے ہیں حروف زائد کا کام اکثر (ا) (ت) (س) (م) (ن) (و) (ی) اِنہیں سات سے نکالتے ہیں جیسے کتابت مصدر لکھنے کے معنی میں فعالت کے وزن پر ہے تو (ف) (ع) (ل) کے مقابل اُس میں (ک) (ت) (ب) اصلی ہیں اور (ا) (ت) زائد اگر فاعل کے وزن پر اُس کا اِسم فاعل کاتب بناویں اُس میں خالی الف زائد لانا پڑیگا اور مفعول کے وزن پر اِسم مفعول مکتوب میں (م) اور (و) اگر کوئی پوچھے کہ قاتل اور مقتول میں کون کون سے حرف اصلی ہیں اور کون کون سے زائد تو فاعل اور مفعول کے وزن پر تول کر ترت بتلادو کہ قاتل میں [قتل یعنی] (ق) (ت) (ل) اصلی ہیں اور (ا) زائد اور مقتول میں اصلی وہی اور (م) اور (و) زائد ہیں کچھ ہر قسم کے مصادر کے وزن اور کچھ ہر قسم کے اسماء جمع کے وزن جو اکثر اِس دیس کی بولی میں کام آتے ہیں مثالوں سمیت نیچے نقشہ میں لکھے جاتے ہیں ہر ایک مصدر کے اِسم فاعل کے بھی وزن اُن کے سامنے دکھلا دئے ہیں جس مصدر کا اِسم فاعل فاعل کے وزن پر آتا ہے اُس کا اِسم مفعول مفعول کے وزن پر ہوتا ہے اور باقی کا اِسم فاعل کے [ماقبل آخر کا زیر زبر کے] ساتھ بدل دینے سے بن جاتا ہے ●

برابر کہتے چلے آئے ہیں (شُلوک [سنسکرت]) سَنسکرِتن پُرانرِتن چیو شورسینن چ ماگدہم پارسیک ۔ بہرنشن بہاشا یا لکشمان شت (کُوہا [بھاکھا]) انترِبیدی ناگری گوڑی پارس دیس + اَر عربی جامی ملے مشرت بہکھا بس + بیچ بھاکھا بیاتھا رچیر کہے سمت سب گوے + ملے سَنسکرت پارسو اتِ سے سُگم جُو ہوے + تو کچہہ تہوڑا سا سنسکرت اور عربی جو فارسی ترکی انگریزی وغیرہ کے ملے بہت پُرانی اصلی اور خالص بولی گئی جاتی ہیں لفظوں کے بنانے کا قاعدہ جہاں تک ہم کو اُس کا اپنی بول چال میں کام پڑتا ہی لکہنا ضرور ہوا زیادہ اُن دونوں بولیوں کی صرف و نحو پڑھنے سے معلوم ہو سکیگا *

کون ایسے پنڈت ہیں کہ عربی لفظوں کی جو رات دن اُن کی زبان پر رہتے ہیں اور جن کو بنا بولے وے کبہی نہیں رہ سکتے صل حقیقت نہ جاننا چاہیں اِنتقال کا (مادہ نقل نہ جان کر اُسے انت کال کا [معرب] اور مخدوم کو خدمت کا مفعول نہ سمجہہ کر اُسے مُکہہ دُم کا [مرکب] بتلادیں اور ایک پنجابی براہمن دیوتا کی طرح جو مطلب کو مَتبل تلفظ کرتا تہا اور اُس کے معنی مت بل یعنی [عقل کا زور] بتلاتا تہا ہنسے جاویں یا کون ایسے مولوی ہیں جو دعوی ہمہ دانی کا رکہیں اور یہہ نہ جاننا چاہیں کہ پہوٹنا پہوڑنا. پہاڑنا پہٹنا پہٹکنا پہڑکنا پہڑپہڑانا پہانت پہاڑ پہٹ پہوٹ پُہٹکر بہانک پہٹکی پہوڑا پہٹنک پہٹکری سب کا ایک ہی مصدر سنسکرت سپہٹ ہی اور فارسی لفظ دختر جس کی انگریزی " داتر ,, (Daughter) ہی دُہتری کی جو دوہنے کے معنی میں دُہ [سنسکرت] مصدر سے نکلا ہی خالی خرابی ہی اس طرح کے پنڈت اور مولوی اُسی قسم کے آدمیوں میں گنے جائینگے جو ہر طرح کی مٹہائی اور کہانے کہاتے چلے جاویں اور ذرہ بہی نہ سوچیں کہ وہ کن چیزوں سے کس طرح پر بنے ہیں اور اُن کی صحت اور تندرستی پر برا بہلا کیسا اثر رکہتے ہیں *

ہی جیسے کوئی انگریز انگریزی کو یونانی رومی فرانسیسی ایطالی وغیرہ پردیسی لفظوں سے خالی کرنا چاہے یا جیسی وہ ہزار برس پہلے بولی جاتی تھی اُس کے اب بولے جانے کی تدبیر کرے † انگریزی کے برابر کسی دوسری بولی میں پردیسی لفظ نہیں ہیں لیکن وہاں کے § علما فضلا خوب جانتے ہیں کہ بولی کسی کے بنانے سے ہرگز نہیں بن سکتی ہی طبیعی قانون کے موجب ہاٹ بازار اور سرکار دربار میں جو بولی جاتی ہی وہی ماننی پڑتی ہی فارسی بولی کا بھی حال انگریزی کا سا ہی پر ایسی انوٹھی عقل والا کوئی نہیں جو اُس کو عربی اور ترکی لفظوں سے خالی کرنا چاہے یا فارس میں جیسی بولی کیخسرو یا کسریٰ کے زمانے میں بولی جاتی تھی ‡ اُس کے بولے جانے کی سعی کرے ●

پس جب یہہ بات پکی ٹھہری کہ ہماری بولی میں سنسکرت اور عربی فارسی کے چلتے صحیح چاہے غلط بہت سے لفظ ملے ہیں اور اب اُن سے چھٹکارا ہو ہی نہیں ہو سکتا بلکہ وہ ہماری بولی کے ایک انگ [یعنی جزو اعظم] بن گئے ہیں جیسا کہ اگلے § شاعر لوگ

---

† نمونے کے لیئے انگلستان کے بڑے بادشاہ الفرڈ کی انگریزی اب حال کی انگریزی کے ساتھہ دو سطر لکھتے ہیں (King Alfred's English) "Ne sceal he noht unalyfedes don, acthæt thætte othre menn unalyfedes doth he sceal wepon swæ swæ his agne scylde". (Modern English) nor shall he nought unallowed (unlawful) do, and that that (that which) other men unallowed do he shall weep so so (as) his own guilt.

‡ (کیخسرو کی فارسی) اَدَم داریَوُش خْشایَثِیَه وَزَرَک خْشایَثِیَه خْشایَثِیانام خْشایَثِیَه دَهیُونام وِسپَزَنانام خْشایَثِیَه اَہیایا بُمیا وَزَرکا دُور آپی (حال کی فارسی) من دارا بادشاہ بزرگ بادشاہ شاہنشاہ بادشاہ تمام ممالک آبادان پشت پناہ این بزرگ مرزبوم ●

کرتے تھے فرق اِتنا البتہ رہتا تھا کہ یے اُن کا تلفظ جیسا اب بھي ظاہر
ہي صحیح کرتے تھے اور یہاں والے غلط اور بے قاعدے کچھہ کا کچھہ
بنا کر اِسي طرح انگریز لوگ انگریزي الفاظ کا تلفظ سدا ٹھیک ہي
کرتے ہیں پر یہاں والے بگاڑ کر کچھہ کا کچھہ بنا لیتے ہیں بس اُردو
یعني حال کي ہندي یا ہندوستاني کي جڑ ہم ہي لوگ ہیں اگر
یے سب پردیسي ہماري اِس زمانے کي بولي کي جڑ ہوتے تو اُس میں
ہم کو فارسي عربي انگریزي کے غلط لفظوں کے بدلے اپنے دیسي الفاظ
غلط اور کچھہ کے کچھہ جیسا اُنہیں وے پردیسي تلفظ کرتے ہیں
ملتے *

ندان مولوي اور پنڈت دونوں کي یہہ بڑي بھول ہی کہ ایک
تو سواے فعل اور حرفوں کے باقي سب الفاظ صحیح فارسي عربي
کے کام میں لانا چاہتے ہیں اور دوسرے صحیح پاڑِن کي ٹکسال سے
کھرے سنسکرت گویا یہہ جو ہزاروں برس سے ہم ہي لوگ
ہزاروں حالتوں کے سبب ہزاروں رد بدل اپني بولي میں کرتے چلے
آئے ہیں وہ اُن کے رتي بھر بھي لحاظ کے لائق نہیں بلکہ اِس دستور
کي جسے ایک § طبیعي قانون کہنا چاہیئے اُن نے آگے کچھہ گنتي
ہي نہیں سخت مشکل سنسکرت لفظوں کو جو ہزاروں برس دانت
ہونٹھہ جیبھہ سے تکراتے ٹکراتے گول مٹول پہاڑي ندي کي بٹیا بن گئے
ہیں پنڈت جي پھر ویسے ہي کُھر دُرے سنگھاڑے کي طرح نکیلے پتھر
کے ٹھوکے بنانا چاہتے ہیں جیسے وے ندي میں پڑنے سے پہلے پہاڑ
سے ٹوٹتے وقت رہتے ہیں اور مولوي صاحب اِتنے عین قاف کام میں
لانا چاہتے ہیں کہ بیچارے لڑکے بلبلاتے بلبلاتے اُونت ہي بن جاتے
ہیں پر تماشا یہہ ہی کہ اِدھر تو مولوي صاحب یا پنڈت جي ایک
لفظ صحیح کرتے ہیں یا پردیسي ہونے کے قصور میں اُسے کالے پاني
جانے کا حکم دیتے ہیں اور اُدھر تب تک لوگ سو لفظوں کو بدل کر
کچھہ کا کچھہ بنا ڈالتے ہیں یا پردیسیوں کو گھر میں گھسا کر اپنا §
مُتبنّا لڑکا ٹھہرا لیتے ہیں اِس دیس کي بولي کا فارسي عربي
ترکي اور انگریزي لفظوں سے خالي کرنے کي § کوشش ویسي ہي

بولی میں ملاتے جاتے ہیں بلکہ اِس میں اپنی بڑی پُرانی سبھتا ہیں اِس قسم کے کئی ایک انگریزی لفظ یہی نیچے لکھے جاتے ہیں *

انگریزی	پُراکرت ہندی	انگریزی	پُراکرت ہندی	انگریزی	پُراکرت ہندی
Number.	لمبر	Decree.	ڈگری	Long-cloth.	نین کلاٹ
Almira.	الماری	Note.	لوٹ	Break-van.	برکبھان
Lantern.	لالٹین	Tax Ticket.	ٹکس	Signal.	سگنلر
Point.	پینٹ	Tandem.	ٹم ٹم	Button	بوتام
Special.	اِسپیشل	Engine.	انجن	Bottle.	بوتل
Stamp.	اِسٹام	Box.	بکس	Bag.	بوگ
Lamp.	لمپ	General.	جرنیل	Pencil.	پنسل
		Lord.	لاٹ		

اِس میں شک نہیں کہ افغانی ایرانی تورانی مسلمان بھی جب ہندی بولنا چاہتے تھے ناچار بہت سے فارسی عربی الفاظ اُس میں بولا

جب افغاني اور ايراني – توراني مسلمانوں نے قائم پاکر هندوستان میں عمل دخل کیا تو اُسي دستور کے بموجب یہاں والے آریه اور ان آریه اُن کے فارسي عربي ترکي الفاظ اپني پْراکرت هندي میں ملانے لگے گویا اُردو کي جڑ جمانے لگے وہ بھي کُئي ایک نیچے لکھے جاتے هیں *

فارسي عربي یا ترکي	پْراکرت هندي	فارسي عربي یا ترکي	پْراکرت هندي	فارسي عربي یا ترکي	پْراکرت هندي
اُذبک	اُجبک	منبع	بمبا	ضعف	جاپیه
کاهل	کہلانا	دف	ڈپھ	قفلي	کلپي
باغچه	بگیچه	جهیز	دهیج	متصدي	مسدي
سلفچي	چلمچي	تاب	تاو	مدد	مدت
روش	روس	صحیح	سہي	دیوار	دوال
منیب	منیم	کلابه	کلاوه	پاسنگ	پسنگا
دستخط	دسکت	وداع	بدا	بیعانه	بیانه
فارغخطي	پھارکھتي	وهم	بهم	دایه	دائي
افیون	اپھیم	خرج	کھرچ	خریطه	کھریته
		سیاست	سانست		

جب انگریز بہادر آئے اور هندو مسلمان اُن کے تابع هوئے سب لوگ اُنھیں کے انگریزي الفاظ جہاں تک جسے معلوم هیں اُن سے بولنے میں کام لانے لگے هم دیکھتے هیں جوهري انگریزوں کے سامنے اپنے جواهروں کو انگریزي ناموں سے پکارتے هیں سنار سونے چاندي کا فرق انگریزي ناموں سے بتلاتے هیں بزاز کپڑے انگریزي ناموں سے دکھلاتے هیں خانساماں خدمتگار چپراسي کیا شاگرد پیشے والے اور کیا بازاري دوکاندار اور معاملے مقدمے والے سیکڑوں انگریزي الفاظ اپني

سنسکرت	پراکرت هندی	سنسکرت	پراکرت هندی	سنسکرت	پراکرت هندی
٦۴ بَدِہر	بہرا	٨۴ کُبج	کبڑا	١٠۴ مارْک	مانک
٦٥ گودہوم	گوھوں (گیہوں)	٨٥ اُدکار	اُکال	١٠٥ اَرچ	آنچ
٦٦ بہانَڈ	ھانڈي	٨٦ دَدھیا	تارجھہ	١٠٦ شالمَلي	سیمل
٦٧ اَکنِ	آگ	٨٧ وَرِکّ	بٹیر	١٠٧ اَرشْم	اَمس
٦٨ پَرِگن	پرگنہ	٨٨ وَرتِکا	بٹي	١٠٨ اَشُر	آنسو
٦٩ پرْنالِي	پنالہ	٨٩ وِردھہ	بڑھئي	١٠٩ اِیدِرش	ایسا
٧٠ پرتِباسي	پڑوسي	٩٠ آمْر	انب (آم)	١١٠ کِیدرِش	کیسا
٧١ یوگیہ	جوگ	٩١ تامْر	تانبا (تاما)	١١١ نشکرمن	نکلنا
٧٢ سَتیہ	سچ	٩٢ چُورن	چورا	١١٢ یُدھہ	جوجھنا
٧٣ نرتیہ	ناچ	٩٣ پُورن	پورا	١١٣ بُدھہ	بوجھنا
٧۴ اَدیہ	آج	٩۴ پراگھورن	پاتہنا	١١۴ گھورْن	گھومنا
٧٥ وِدیُت	بجلي	٩٥ شَت	چھہ	١١٥ مَرن	مرنا
٧٦ مَدھیَم	منجھلا	٩٦ اَشت	آٹھ	١١٦ پاوَن	پون
٧٧ کَتھن	کہنا	٩٧ ترِیودش	تیرہ	١١٧ اَردھہ	آدھا
٧٨ وِکھَن	بکہنا	٩٨ چَتُردشي	چودس	١١٨ سپاد	سوا
٧٩ اُتھان	اُٹھنا	٩٩ پنچاشت	پچاس	١١٩ ساردھہ	ساڑھے
٨٠ پراین	پانا	١٠٠ شَت	سو	١٢٠ دوِگُن	دُونا
٨١ پَلَن	پلنا	١٠١ پاد	پاؤ	١٢١ چَتُرگُن	چوگنا
٨٢ سُورَن	سونا	١٠٢ ترِتیہ انش	تہائي	١٢٢ سُوت	سلت
٨٣ کپتھہ	کیت	١٠٣ گوشٹھہ	کوٹھا	١٢٣ شُوک	سکا

ہوُ اور دُگدهه سے دُدّهه هوا اور پهر کال پاکر اُنهیں سے هتّي ماتها
اور دودهه بن گیا *

سنسکرت	پراکرت هندی	سنسکرت	پراکرت هندی	سنسکرت	پراکرت هندی
شتهل	ڈهیلا	۲۲ اَن آریه	اناڑي	۴۳ اَنهرِ	ایڑي
اَستهه	هتّي	۲۳ کُوکِل	کوئل	۴۴ اِکش	ایکهه
مستک	ماتها	۲۴ گردبهه	گدها	۴۵ شیّا	سیج
دُگدهه	دودهه	۲۵ چَنچُ	چونچ	۴۶ کَدَلِي	کیلا
لَوَن	نون	۲۶ سپهاٹک	پهٹکري	۴۷ نارکیل	ناریل
بارِد	بادل	۲۷ شَکَٹ	چهکڑا	۴۸ سُوچِي	سوئي
گربهني	گابهن	۲۸ پَریَنک	پلنگ	۴۹ بام	بایاں
اَبهینتر	بهیتر	۲۹ کُنچکا	کنجي	۵۰ دُهوم	دهواں
۹ شوَش رالَي	سسرال	۳۰ کَرپَٹ	کپڑا	۵۱ کُوپ	کوآ
۱۰ آشرَي	اسرا	۳۱ پهاٹک	بهاڑا	۵۲ دیپ	دیا
۱۱ بدهو	بهو	۳۲ گهوٹک	گهوڑا	۵۳ آمَلَک	آنوله
۱۲ پارشو	پاس	۳۳ کَپاٹ	کواڑ	۵۴ شیلمل	سانبوله
۱۳ مہش	بهینس	۳۴ گهات	گهاو	۵۵ شوامن	سانون
۱۴ دوربا	دوب	۳۵ سَپَتنِي	سوتن (سوت)	۵۶ شُشک	سوکها
۱۵ کروش	کوس	۳۶ بهنڈ	هلدي	۵۷ سکندهه دهار	کهار
۱۶ کشار	کهار	۳۷ رَنڈا	رانڈ	۵۸ پرستر	پتهر
۱۷ مکشکا	مکهي	۳۸ شَنڈ	سانڈ	۵۹ ستن	تهن
۱۸ اُدوڑها	دلها	۳۹ گُهنٹک	گونٹهه	۶۰ هَرِدرا	هلدي
۱۹ شیالي ووڑها	سارهو	۴۰ کُٹهار	کهاڑي (کلهاڑي)	۶۱ مُشٹ	مٹهي
۲۰ نکُل	نیولا	۴۱ سوبهاگیه	سُهاگ	۶۲ کاشٹ	کاٹهه
۲۱ بندهه	دهي	۴۲ بهگِني	بهن	۶۳ رُشٹ	روٹها

معطوف‌علیه + فعل فاعل مفعول اور ظرف ملکر جمله هوا + جہاز مضاف‌الیه + کا علامت اضافت + لنگر مضاف + مضاف مضاف‌الیه ملکر مفعول + اُٹھایا فعل متعدي جمع متکلم مذکر ماضي مطلق مثبت معروف + فعل فاعل مفعول ملکر جمله هوا •

تتمه

—o—

هزاروں برس کا زمانه گذرا آریه لوگ جب اُتر اور پچھم سے هندوستان میں آئے اور یہاں کي اُن آریه دیسي قوموں کو فتح کیا دیو باني † جس میں وید لکھے هیں یعني سنسکرت بولتے تھے دستور هی که § مغلوب اور مفتوح دیسي قومیں سدا اپنے § غالب اور فتحیاب پردیسي حاکموں کي بولي کے الفاظ چاهے ضرورت سے چاهے خوش‌آمد سے جہاں تک بن پڑتا هی بولنے کي کوشش کرتي هیں ملک کي آب و هوا یا سوبھاو [یعني طبیعت] کي تاثیر سے § تلفظ میں کچھه فرق رهنے کے سبب چاهے جیسے وہ غلط کیوں نهو جائیں اور چاهے جیسے ‡ بے قاعدے کیوں نه بنجائیں ندان یهی بڑا سبب هوا که هندوستان میں جدا جدا صوبوں کے بیچ جدا جدا پراکرت بولي یعني بنگلي مرهٹي گجراتي ماگدهي پنجابي برج بھاکھا وغیرہ بن گئیں § مثال کے لیئے کئي ایک سنسکرت الفاظ جو اِس قسم بنتے بنتے پراکرت هندي بن گئے هیں نیچے لکھے هیں پر یهه نه سمجھنا چاهیئے که یکبارگي ایک شکل سے دوسري شکل کے بن گئے بلکه اِسي واسطے همنے لکھدیا هی " که بنتے بنتے بن گئے " یهه تو پراکرت صرف و نحو وغیرہ پراني پوتھیوں سے ظاهر که شتابي سے بدل هوا اور تب اُسي سے ڈھل هوکر ڈھلا بن گیا آهسته سے آهسته تک سے

† دیو کے معني دیوتا و راجا و براهمن اور باني کے بولي

‡ اُنهیں بگڑے هوئے لفظوں کو [سنسکرت میں] اَپبھرنش کہتے هیں

معروف + ضمیر واحد متکلم مذکر چھپا هوا فاعل + فعل فاعل اور
متعلقات ملکر جملہ هوا + ندان فاعل + یہہ هي فعل چھپا هوا +
فعل فاعل ملکر جملہ هوا + سفر مضاف الیہ + کا علامت اِضافت +
اِرادہ مضاف + مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول + پکا مفعول
دوم + کرکے فعل معطوف علیہ + ضمیر واحد متکلم مذکر چھپا هوا
فاعل + فعل فاعل مفعول ملکر جملہ هوا + بیوپار مضاف الیہ +
کي علامت اِضافت + جنسوں مضاف + مضاف مضاف الیہ ملکر
مضاف الیہ + میں بیچ کے معني میں مضاف + مضاف مضاف الیہ
ملکر حالت تجاوزیہ میں + سے علامت تجاوزیہ + جو جو چیزیں
موصول + دوسرا جو تاکید + مناسب و سودمند سمجھیں صلہ +
موصول صلہ ملکر مفعول + مول لیں فعل متعدي جمع مؤنث مطابق
مفعول ماضي مطلق مثبت معروف + ضمیر واحد متکلم چھپا هوا
فاعل + فعل فاعل مفعول اور متعلقات ملکر جملہ هوا + اور حرف
عطف + جن اسم موصول + بیوپاریوں مضاف الیہ + کی علامت
اِضافت + ایمانداري معطوف علیہ + اور حرف عطف + بھلمنساهت
معطوف + معطوف اور معطوف علیہ ملکر مضاف + مضاف مضاف الیہ
ملکر حالت ظرفیہ میں + پر علامت ظرفیت + بسواس فاعل + تھا
فعل لازم واحد غائب مذکر ماضي مطلق مثبت معروف صلہ + فعل فاعل
اور متعلقات ملکر جملہ هوا + اُن مضاف الیہ + کے علامت اِضافت +
ساتھہ مضاف + مضاف مضاف الیہ ملکر حال + ایک عدد +
اچھے صفت + جہاز موصوف + صفت موصوف ملکر حالت ظرفیہ
میں + پر علامت ظرفیہ + سوار هوا فعل مرکب لازم واحد متکلم ماضي
مطلق مثبت معروف + ضمیر واحد متکلم چھپا هوا فاعل [ذوالحال] +
فعل فاعل اور متعلقات ملکر جملہ هوا + اور حرف عطف +
هم ضمیر جمع متکلم فاعل + سب تاکید + نے علامت فاعلیہ +
اپنے تئیں ضمیر جمع متکلم مفعول + خدا مضاف الیہ + کے علامت
اِضافت + آسرے معطوف علیہ + اور حرف عطف + بھروسے
معطوف + معطوف معطوف علیہ ملکر مضاف + مضاف مضاف الیہ
ملکر حالت ظرفیہ میں + پر علامت ظرفیہ + چھوڑ کر فعل

میں + میں علامت ظرفیہ + رہونگا فعل لازم واحد متکلم مذکر مستقبل مثبت معروف + ضمیر واحد متکلم مذکر چھپا ہوا فاعل [ذوالحال] + فعل فاعل اور متعلقات ملکر جملہ ہوا + پر حرف + بیکار حال اول + بیٹھے حال دوم + دوسرا بیٹھے تاکید + آتا گیا فعل مرکب لازم واحد متکلم مذکر ماضی مطلق مثبت معروف + ضمیر واحد متکلم مذکر چھپا ہوا فاعل [ذوالحال] فعل فاعل اور متعلقات ملکر جملہ ہوا + کہیں حالت ظرفیہ میں + جی فاعل + نہ لگتا تھا فعل لازم واحد غائب مذکر ماضی استمراری منفی معروف + فعل فاعل اور ظرف ملکر جملہ ہوا + طبیعت فاعل + گھبراتی تھی فعل لازم واحد غائب مؤنث ماضی استمراری مثبت معروف + دل حالت ظرفیہ میں + میں علامت ظرفیہ + آیا فعل لازم واحد غائب مذکر ماضی مطلق مثبت معروف + ضمیر واحد غائب مذکر چھپا ہوا فاعل + فعل فاعل اور ظرف ملکر جملہ ہوا + کہ حرف بیانیہ + پھر حالت ظرفیہ میں + سفر مفعول + کروں فعل متعدی واحد متکلم مذکر مضارع مثبت معروف + ضمیر واحد متکلم مذکر چھپا ہوا فاعل + فعل فاعل مفعول ملکر جملہ ہوا + نئے صفت + دوسرا نئے تاکید + شہر موصوف + صفت موصوف ملکر مفعول + دیکھوں فعل متعدی واحد متکلم مذکر مضارع مثبت معروف + ضمیر واحد متکلم مذکر چھپا ہوا فاعل + فعل فاعل مفعول ملکر جملہ ہوا + دریا مضاف الیہ + کے علامت اضافت + سفر مضاف + مضاف مضاف الیہ ملکر حالت ظرفیہ میں + میں علامت ظرفیہ دنیا مضاف الیہ + کے علامت اضافت + اچرج معطوف علیہ + اور حرف عطف چھپا ہوا + اچمبوں معطوف + معطوف معطوف علیہ ملکر مضاف + مضاف مضاف الیہ ملکر حالت اعانتیہ میں + سے علامت ... + خبردار ہوں فعل مرکب لازم واحد متکلم مذکر مضارع مثبت

ترکیب

سند باد موصوف + جہازي صفت + موصوف صفت ملکر مضاف الیه + کے علامت اضافت + دوسرے صفت + سفر موصوف + صفت موصوف ملکر مضاف + مضاف مضاف الیه ملکر مضاف الیه + کا علامت اضافت + بیان مضاف + مضاف مضاف الیه ملکر فاعل + هوتا هی فعل چهپا هوا + فعل فاعل ملکر جمله هوا + صاحبو مُنادیٰ + میں ضمیر واحد متکلم مذکر فاعل + نے علامت فعل + پہلے صفت + سفر موصوف + صفت موصوف ملکر مضاف الیه + کے علامت اضافت + دکهه معطوف علیه + اور حرف عطف چهپا هوا + درد معطوف + معطوف معطوف علیه ملکر مضاف + مضاف مضاف الیه ملکر مفعول + دیکهه کر فعل معطوف علیه + فعل فاعل مفعول ملکر جمله هوا + اپنے مضاف الیه + من مضاف + مضاف مضاف الیه ملکر حالت ظرفیه میں + میں علامت ظرفیه + عهد مفعول + دیا تها فعل متعدي واحد متکلم مذکر ماضي بعید مثبت معروف معطوف بجانب دیکهه کر + فعل فاعل مفعول اور ظرف ملکر جمله هوا + که حرف § بیانیه + پهر حالت ظرفیه میں + کبهي حرف تاکید نفي + سفر مضاف الیه + کا علامت اضافت + نام مضاف + مضاف مضاف الیه ملکر مفعول + نه لونگا فعل متعدي واحد متکلم مذکر مستقبل منفي معروف + ضمیر واحد متکلم مذکر چهپا هوا فاعل + فعل فاعل مفعول اور ظرف ملکر جمله هوا + اور حرف عطف + شکهه معطوف علیه + اور حرف عطف چهپا هوا + چین معطوف + معطوف و معطوف علیه ملکر مضاف الیه + سے ساتهه کے معني میں مضاف + مضاف مضاف الیه ملکر حال + بغداد اِسم معرفه حالت ظرفیه

۱۴۸ مرکب غیر مفید مفرد کي طرح فاعل و مفعول هو سکتا هی *

۱۴۹ مجهول فعل کا فاعل معلوم نهیں هوتا هی اِس لیئے اُس کے مفعول کو فاعل کا قائم‌مقام کهتے هیں اور فاعل اگر هو بهي تو اُسے اعانتیه حالت میں لاتے هیں *

۱۵۰ جو کچهه نیچے لکها جاتا هی اُس کي ترکیب لگانے سے اُوپر کا لکها هوا اچهي طرح سمجهه میں آ جائیگا *

سند باد جهازي کے دوسرے سفر کا بیان

صاحبو میں نے پهلے سفر کے دُکهه درد دیکهه کر اپنے من میں عهد کیا تها که پهر کبهي سفر کا نام نه لونگا اور سکهه چین سے بغداد میں رهونگا پر بے کام بیٹهے بیٹهے اُکتا گیا کهیں جي نه لگتا تها طبیعت گهبراتي تهي دل میں آیا که پهر سفر کروں نئے نئے شهر دیکهوں دریا کے سفر میں دنیا کے اچرج اچنبهوں سے خبردار هوں تدان سفر کا اِرادہ پکا کرکے بیوپار کي جنسوں میں سے جو جو چیزیں مناسب و سودمند سمجهیں مول لیں اور جن بیوپاریوں کی ایمانداري اور بهلمنسائت پر بسواس تها اُن کے ساتهه ایک اچهے جهاز پر سوار هوا اور هم سب نے اپنے تئیں ؟ خدا کے آسرے اور بهروسے پر چهوڑ کر جهاز کا لنگر اُٹهایا *

۱۴۸ جیسے بهیڑئے کا بچهه ڈرتا اور بهیڑئے کے پیچهے کر مارا *

۱۴۹ جیسے کتاب لکهي گئي لکهي گئي فعل اور کتاب مفعول قائم‌مقام فاعل دونوں مل کر جمله هوا *

۱۴۵ جملہ میں پہلے فاعل پھر مفعول اور تمام متعلقات اور سب کے آخر میں فعل بولا جاتا هی لیکن § شعر کي ضرورت کے لیئے اِس کے خلاف بھي ھو جاتا ھی *

۱۴۶ جب فاعل اور مفعول کي علامتیں چھپي رھتي ھیں تو اُن کا پہچاننا کٹھن ھوتا ھی لیکن جو کون یا کس نے کے جواب میں بولا جائیگا وہ سدا فاعل ھوگا اور جو کیا یا کس کو کے جواب میں بولا جائیگا وہ مفعول ھوگا *

۱۴۷ حرف عطف کے وسیلے سے ایک فعل کے کئي فاعل اور ایک فاعل کے کئي فعل ھو سکتے ھیں *

---

§ یعني موتي مبتدا یعني فاعل اور لنگڑا هی یا لنگڑا ھوگا خبر یعني فعل نِدان بات وھي هی دیکھو موتي لنگڑا ھوگا یا بنیگا یا ٹھہریگا یا نکلیگا یا رھیگا اِس میں چاھے عربي فارسي والوں کي طرح کہو کہ ھوگا یا بنیگا یا ٹھہریگا یا نکلیگا یا رھیگا فعل ناقص موتي اُس کي مبتدا اور لنگڑا خبر چاھے سنسکرت والوں کي طرح کہو کہ موتي مبتدا اور لنگڑا ھوگا یا بنیگا یا ٹھہریگا یا نکلیگا یا رھیگا اُس کي خبر اور چاھے ھماري طرح کہو کہ لنگڑا ھوگا یا بنیگا یا ٹھہریگا یا نکلیگا یا رھیگا فعل اور موتي اُس کا فاعل *

---

۱۴۶ جیسے بلي چڑیا کھاتي هی اِس جملہ میں اگر پوچھوگے کون کھاتي هی جواب ملیگا بلي اور جب پوچھوگے کیا کھاتي هی جواب ملیگا چڑیا پس بلي فاعل ٹھہري اور چڑیا مفعول *

۱۴۷ جیسے کتے اور بھیڑئے دوڑے یا بھیڑئے نکلے اور جھپٹے *

۱۴۴ اکثر لوگ فارسي والوں کي دیکھا دیکھي اِس دیس کي بولي میں بھي (ھی) کو حرف مان کر جملوں کي قسمیں عربي فارسي ھي کے طور پر ٹھہراتے ھیں لیکن ھماري سمجھہ میں (ھی) فعل ھی کیونکہ انگریزي (اِز) رومي (اِیسٹ) یوناني (اِیسٹ) الیماني (اِسٹ) اور سنسکرت (اَستِ) کے معني دیتا ھی اور اُس کو اِن تمام زبان والوں نے فعل ھي مانا ھی بلکہ یہہ بات قیاس کي جا سکتي ھی کہ فارسي کا (است) اور (ھست) اسي سنسکرت (اَستِ) سے نکلا ھی اور کون جانے اِسي لیئے اُس کو حرفوں میں ڈال دیا ھی نہیں تو (است) کو (ھست) کا مخفف اور (ھست) کو ھستن مصدر سے نکلا فعل ماننے میں کیا برائي ھی *

---

۱۴۴ اگر پوچھو کہ عربي اور فارسي والوں کي طرح جملوں کو اِسمیہ و فعلیہ نہ مانوگے تو موتي لنگڑا ھی اِس کي کیا ترکیب کیونکر لگاؤگے اور لنگڑا کو کیا بتاؤگے تو ھم لنگڑا ھونا مصدر مرکب سے لنگڑا ھی فعل اور موتي فاعل بتلاکر جواب دیدینگے نہیں تو موتي لنگڑا ھوگا اِس کي ترکیب کیونکر لگاؤگے کیا (ھوگا) کو بھي فعل نہ مانوگے اور حرف کہوگے عربي فارسي والے ھونا بننا ٹھہرنا نکلنا رھنا وغیرہ لازم مصدروں کو افعال ناقص یعني جو فاعل کے سوائے اَچھہ اور بھي چاھیے مان کر ھوگا فعل ناقص کی موتي کو مبتدا اور لنگڑا کو اُس کي خبر بتلاوینگے سنسکرت والے ایسے فعلوں سمیت لنگڑا کو خبر کہتے ھیں

۱۴۲ عربي میں خالي دو اِسموں سے بھي جملہ بن جاتا ھی (ھی) اُس میں چھپا رھتا ھی اور اِسي لیئے اُس میں جملوں کي قسمیں اُسي کے مطابق تھہرائي ھیں یعني اِسمیہ اور فعلیہ *

۱۴۲¼ اِسمیہ جس میں خالي مبتدا اور خبر ھوں *

۱۴۲½ فعلیہ جس میں فعل اور فاعل ھوں *

۱۴۳ فارسي میں (ھی) کے معني میں (است) کو حرفوں میں گنا ھی اور اُس کا نام حرف ربط رکھا ھی اِس لیئے فارسي میں بھي عربي کي طرح دو اِسموں کا جملہ بن سکتا ھی *

۱۴۲¼ مبتدا [جسے مُسندالیہ اور محکوم‌الیہ بھي کہتے ھیں] وہ ھی جو کون کے جواب میں آوے اور خبر [یعني مُسند یعني محکوم] وہ جو کیا کے جواب میں آوے جیسے موتي لنگڑا اب اگر پوچھیں کون جواب ملیگا موتي اگر پوچھیں کیا جواب ملیگا لنگڑا اِسي لیئے موتي مبتدا اور لنگڑا اُس کي خبر تھہري *

۱۴۳ صحیح لفظ فارسي میں خالي (ست) ھی (ا) [یعني ھمزہ وقایہ] کام پڑلے سے آتا ھی سب جگھہ اُس کا لانا تھیک نہیں *

۱۴۲¼ جیسے موتي لنگڑا یعني موتي للنگڑا ھی موتي مبتدا اور لنگڑا خبر *

۱۴۲½ جیسے موھن مرگیا مرگیا فعل موھن فاعل *

۱۴۳ جیسے موھن ھوشیار است (صحیح ھوشیار ست) اِس میں موھن مبتدا عالم خبر اور است کو فارسي والے حرف ربط بتلاتے ھیں *

۱۴۱ ¼ یہہ ہو سکتا ہی کہ ایک اُن دو میں سے چھپا ہو *

۱۴۱ ½ دو کے سواے جو کچھہ جملہ میں ہوگا اگر فعل متعدّي ہی تو ایک یا دو یا تین جیسا متعدّي ہی مفعول ہونگے اور باقي سب اُسی کے متعلق *

پانچ ایسے ٹھہراے ہیں کہ جو کسي کلمہ کے پیچھے [جس کو متبوع کہینگے] لائے جاویں اور سارے § حالات و کیفیات میں اُس کے تابع رہیں پہلا تاکید یعني تکرار لفظ یا کوئي تاکیدي لفظ جیسے ہاں ہاں موتي کو مارا یہاں ایک ہاں تاکید کے لیئے ہی ضمیر کے ساتھہ تاکید کے اپنے آپ اور خود وغیرہ آتا ہی جیسے میں آپ گیا تو خود چلا جا دوسرا صفت جیسے اچھا لڑکا اور اچھے لڑکے نے تیسرا بدل وہ ہی کہ جو ایک بات اُس کلمہ سے جس کا وہ تابع ہی نسبت رکھتي ہو اُس نسبت میں وہ آپ مقصود ہو جیسے تیرے بھائي موتي کو دیکھا چوتھا عرف [جسے عطف بیان بھي کہتے ہیں] جیسے موہن پچکوڑیا موہن نام پنچکوڑیا عرف [یعنی عطف بیان] ہی پانچواں عطف حرف جیسے موتي اور موہن گئے لیکن کوئي کوئي توابع بے معني یعني مہمل ہوتے ہیں خالي زبان کے سہارے کے لیئے آتے ہیں جیسے روٹي ووٹي اور پاني واني وغیرہ *

---

۱۴۱ ¼ جیسے کوئي کسي کو حکم دے جا یعني تو جا تو چھپا ہی اور کوئي کسي کو پکارے رام‌سنگھہ یا اے رام‌سنگھہ یعني رام‌سنگھہ کو پکارتا ہوں پکارتا ہوں چھپا ہی اور کوئي کسي کو رولے ہاے موہن یعني موہن کو روتا ہوں روتا ہوں چھپا ہی اور کوئي کسي کو ڈراوے سانپ سانپ یعني سانپ کو دیکھو یا سانپ سے بچو یا بچاؤ دیکھو یا بچو یا بچاؤ چھپا ہی فعل کے ساتھہ مفعول وغیرہ کي ملاصق بھي چھپي رہتي ہی *

۱۴۱ ½ جیسے موہن کے اُس لڑکے نے اپنے مکان میں دو بڑے آم کے پیڑ جو بارہوں مہینے پھلتے ہیں لگائے ہیں یا موہن کو اُس کے پھل موتي سے کھلوایگا *

١٤٢ عربي میں خالي دو اِسموں سے بھي جملہ بن جاتا ھی (ھی) اُس میں چھپا رھتا ھی اور اِسي لیئے اُس میں جملوں کي قسمیں اُسي کے مطابق تھہرائي ھیں یعني اِسمیۂ اور فعلیۂ *

١٤٢¼ اِسمیۂ جس میں خالي مبتدا اور خبر ھوں *

١٤٢½ فعلیۂ جس میں فعل اور فاعل ھوں *

١٤٣ فارسي میں (ھی) کے معني میں (است) کو حرفوں میں گنا ھی اور اُس کا نام حرف ربط رکھا ھی اِس لیئے فارسي میں بھي عربي کي طرح دو اِسموں کا جملہ بن سکتا ھی *

١٤٢¼ مبتدا [جسے مُسندالیہ اور محکومالیہ بھي کہتے ھیں] وہ ھی جو کون کے جواب میں آوے اور خبر [یعني مُسند یعني محکوم] وہ جو کیا کے جواب میں آوے جیسے موتي لنگڑا اب اگر پوچھیں کون جواب ملیگا موتي اگر پوچھیں کیا جواب ملیگا لنگڑا اِسي لیئے موتي مبتدا اور لنگڑا اُس کي خبر ٹھہري *

١٤٣ صحیح لفظ فارسي میں خالي (ست) ھی (ا) [یعني ھمزۂ وقایہ] کام پڑنے سے آتا ھی سب جگہہ اُس کا لانا ٹھیک نہیں *

١٤٢¼ جیسے موتي لنگڑا یعني موتي لنگڑا ھی موتي مبتدا اور لنگڑا خبر *

١٤٢½ جیسے موھن مرگیا مرگیا فعل موھن فاعل *

١٤٣ جیسے موھن ھوشیار است (صحیح ھوشیار ست) اِس میں موھن مبتدا عالم خبر اور است کو فارسي والے حرف ربط بتاتے ھیں *

۱۴۱½ یهه هو سکتا هی که ایک اُن دو میں سے چهپا هو *

۱۴۱¼ دو کے سواے جو کچهه جمله میں هوگا اگر فعل متعدّي هی تو ایک یا دو یا تین جیسا متعدّي هی مفعول هونگے اور باقي سب اُس کے متعلق *

پانچ ایسے ٹهہراۓ هیں که جو کسي کلمه کے پیچهے [جس کو مطبوع کہینگے] لگے جاویں اور سارے § حالات و کیفیات میں اُس کے تابع رهیں پہلا تاکید یعني تکرار لفظ یا کوئي تاکیدي لفظ جیسے هاں هاں موتي کو مارا یہاں ایک هاں تاکید کے لیئے هي ضمیر کے ساتهه تاکید کے اپنے آپ اور خود وغیره آتا هی جیسے میں آپ گیا تو خود چلا جا دوسرا صفت جیسے اچها لڑکا اور اچهے لڑکے نے تیسرا بدل وه هی که جو ایک بات اُس کلمه سے جس کا وه تابع هی نسبت رکهتي هو اُس نسبت میں وه آپ مقصود هو جیسے تیرے بهائی موتي کو دیکها چوتها عرف [جسے عطف بیان بهي کہتے هیں] جیسے موهن پنچکوڑیا موهن نام پنچکوڑیا عرف [یعني عطف بیان] هی پانچواں عطف حرف جیسے موتي اور موهن گئے لیکن کوئي کوئي توابع بے معني یعني مہمل هوتے هیں خالی زبان کے سہارے کے لیئے آتے هیں جیسے روٹي ووٹي اور پاني واني وغیره *

۱۴۱½ جیسے کوئي کسي کو حکم دے جا یعني تو جا تو چهپا هی اور کوئي کسي کو پکارے رام‌سنگهه یا اے رام‌سنگهه یعني رام‌سنگهه کو پکارتا هوں پکارتا هوں چهپا هی اور کوئي کسي کو روئے هاے موهن یعني موهن کو روتا هوں روتا هوں چهپا هی اور کوئي کسي کو ڈراوے سانپ سانپ یعني سانپ کو دیکهو یا سانپ سے بچو یا بچاؤ دیکهو یا بچو یا بچاؤ چهپا هی فعل کے ساتهه مفعول وغیره کي متعلقات بهي چهپي رهتي هی *

۱۴۱½ جیسے موهن کے اُس لڑکے نے اپنے مکان میں دو بڑے آم کے پیڑ جو بارهوں مهینے پهلتے هیں لگائے هیں یا موهن کو اُس کے پهل موتي سے کهلوائیگا *

مُضاف اور مُضاف اِلیہ مل کر اِضافي کہلاویگا یا صفت اور موصوف مل کر توصیفي یا جہاں کوئي حرف عطاف رہتا ہو [معطوف اور معطوف علیہ مل کر] عطفي یا وہي اگر عددوں سے مل کر بنا ہوگا عددي کہا جائیگا حروف کے ساتہہ حرفي اور مشبہ اور مشبہ بہ مل کر تشبیہي ٭

۱۴۱ جملہ دو کلموں سے کم کبھي نہوگا اور اُن دو میں ایک کا فعل اور دوسرے کا اُس کا فاعل ہونا بھي ضرور ہوگا اِن میں حرفوں کي گنتي نہیں ھی ٭

---

۱۴۱ یہہ بھي جان رکہنا کچہہ بے فائدہ نہوگا کہ عربي فارسي والے جملہ کي دو قسم مانتے ہیں خبریہ اور اِنشائیہ اور پہر خبریہ کي بھي دو قسم بتاتے ہیں اِسمیہ اور فعلیہ خبریہ اُسے کہتے ہیں جو خبر دے جیسے موتي لنگڑا لیکن یہہ اسمیہ ھی کیونکہ موتي مبتدا یعني مُسند اور لنگڑا خبر یعني مُسندالیہ (۱۴۲½ کي شرح دیکہو) دونوں جو جملہ بناتے ہیں اِسم ہیں اور اگر کہیں موتی مر گیا فعل فاعل مل کر فعلیہ ہو جائیگا اِنشائیہ جو خواهش ظاہر کرے اور اُس کي آتہہ قسمیں ہیں اور پہر معني کے مطابق بھي جملہ کي آتہہ ہي قسمیں تہہرائي ہیں جیسے ایک اُن میں سے معترضہ اُسے کہتے ہیں جو کسي جملہ کے بیچ میں [illegible] اگر نکل جاوے وہ جملہ توت کر ادہورا [یعني ناتما[illegible] جیسے موتي کیا ہي اچہا آد[illegible]دمي [illegible]س چلا [illegible]

هیں هم یہاں عربي اور سنسکرت والوں کے معنی اور § قیود چھوڑ کر اِمتزاجي اُس کو ٹھہراتے هیں کہ جو دو یا زیادہ لفظ مل کر اور اُن کي علامت یا حرف عطف وغیرہ دور هوکر مفرد سا معلوم پڑے اور غیر اِمتزاجي اِس کے خلاف هی یعنی جس میں لفظوں کي جدائي اپني حالت [یعني ترکیبوں] کے ساتھہ بني رهے پس یهہ اِمتزاجي اور غیر اِمتزاجي مرکب یا تو

بولتے جب مضاف الیه پہلے آجاتا هی زیر اُڑ جاتا هی جیسے جہاں پناہ کبھي یے پہلے آئے بھي زیر اُڑ جاتا هی جیسے شاہِ جہان کا شاهجہان آگے اکثے هوئے اِسم بھي جب مضاف هوتے هیں زیر اکثر نہیں آتا یعني صاحب جیسے صاحبدل اور سر جیسے سر دفتر اور نائب جیسے نائب داروغہ اور گُل جیسے گل زار اور بن جیسے موتي بن موهن فارسي میں موصوف بھي اِس دیس کي بولي کے خلاف صفت سے پہلے آتا هی اور اُس کے آخر میں بھي سدا زیر رهتا هی جیسے مردِ نیک لیکن بولتے بولتے جب موصوف صفت سے پیچھے آتا هی زیر اُڑ جاتا هی جیسے نیک مرد اِس دیس کي بولي میں کوئی علامت موصوف کے اپنے نہیں هی معني سے پہچانا جاتا هی (کیسا) (کیسي) (کیسے) کے جواب میں جو اِسم بولا جائے وهي صفت هی اور جس اِسم کے اپنے پوچھا جائے وهي اُس کا موصوف هی جیسے اگر پوچھو کہ کیسا مرد اور کوئی جواب دے نیک تو نیک صفت اور مرد موصوف هی کبھي بہت صفتوں کا ایک موصوف هوتا هی جیسے دوسرا کاٹنے والا بندھا هوا پاگل کُتا اور کبھي بہت موصوفوں کي ایک صفت هوتي هی جیسے مرد عورت اور لڑکے صفت میں مدح و ذم دونوں گني جیسے اچھا لڑکا اور بُرا لڑکا •

نحو

۱۴۰ مرکب چاھے دو کلموں سے بنا ھو چاھے زیادہ سے مفید ھوگا یا غیر مفید *

۱۴۰¼ مرکب مفید وہ ھی جس کے سننے سے سننے والے کو پورا فائدہ ملے اور اور کچھہ سننے کا اِنتظار نرھے اِسي کو جملہ اور کلام اور مرکب تام کہتے ھیں *

۱۴۰½ مرکب غیر مفید وہ ھی جس سے پورا فائدہ نہ ملے اور سننے کا اِنتظار رھے مرکب غیر مفید جملہ نہیں ھو سکتا مفرد کي طرح سدا جملہ کا ٹکڑہ [یعني جزو] رھا کرتا ھی *

۱۴۰¾ مرکب غیر مفید کي قسمیں عربي اور سنسکرت والوں نے جدا جدا طور پر تھہرائي

۱۴۰¾ فارسي میں اِس دیس کي بولي کے خلاف پہلے مضاف اور پیچھے مضاف الیہ آتا ھی اور (کا) کي جگہہ مضاف کے آخر میں زیر رھتا ھی جیسے جہان کي پناہ کے بدلے پناہِ جہاں لیکن بولتے

۱۴۰¼ جیسے موتي کا باپ موھن مرگیا پس موتي کا باپ موھن یہاں تک سننے سے سننے والے کو پورا فائدہ نہ ملا تھا وہ اِس بات کے جاننے کا منتظر تھا کہ کیا ھوا جب سنا کہ مرگیا اِنتظار باقي نرھا کہنے کا فائدہ پورا مل گیا *

۱۴۰½ جیسے موتي کا باپ موھن *

۱۴۰¾ جیسے دھینڈي یعني دھي کي ھانڈي اِمتزاجي اِضافي [عاقل آدمي غیر اِمتزاجي اور] مہاراج اِمتزاجي توصیفي پچیس یعني پانچ اور بیس اِمتزاجي عطفي و عددي [ناواقف غیر اِمتزاجي اور] یتھاشکت اِمتزاجي حرفي اور [ماہرو یعني رو مثل ماہ و] کمل لوچن [یعني لوچن مثل کمل] اِمتزاجي تشبیہي *

۱۳۷ آواز کے حرف [یعني حروف اصوات] وہ هیں جن سے جانوروں کو بلاویں یا کسي کي آواز نقل کریں *

۱۳۸ سال سن [یعني تاریخ] نکالنے کے لیئے فارسي میں آگے لکھے هوئے حروف تهجي سے [بحساب ابجد] اُن کے نیچے لکھے هوئے عدد لیتے هیں

[ابجد هوز حطي کلمن سعفص قرشت ثخذ ضظغ]

ف	ع	س	ن	م	ل	ک	ي	ط	ح	ز	و	ہ	د	ج	ب	ا
۸۰	۷۰	۶۰	۵۰	۴۰	۳۰	۲۰	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱

*	غ	ظ	ض	ذ	خ	ث	ت	ش	ر	ق	ص
	۱۰۰۰	۹۰۰	۸۰۰	۷۰۰	۶۰۰	۵۰۰	۴۰۰	۳۰۰	۲۰۰	۱۰۰	۹۰

۱۳۹ اکثر فارسي اور عربي کے حروف بهي کام میں آتے هیں لیکن فارسي کے فارسي لفظوں کے ساتهہ اور عربي کے عربي لفظوں کے ساتهہ *

---

۱۳۷ جیسے تو تو کُتا بُلانے کو اور تن تن گهنٹے کي آواز *

۱۳۸ جیسے دهلي خراب شد إس سے نادرشاهي کا سنه ۱۱۵۲ هجري نکلتا هے *

۱۳۹ جیسے (از) (سے) کے معني میں (بہ) (بر) کے اور (به) (میں) (سے) اور (بر) کے معني میں فارسي هیں اور (في) (میں) کے معني میں (من) (سے) کے (الي) (تک) کے (علی) (پر) کے اور (حتّی) (یہاں تک) کے معني میں عربي هیں بابر اور بارہا میں فارسي حرف (به) اور (با) (ساتهہ) کے معني میں اور علی الحساب اور في الفور میں عربي حرف (صاد) اور (في) (اوپر) اور (میں) کے معني میں هیں *

ایئے [هندي میں (یا) (وا) (ڑي) § محبت یا حقارت [یعني تصغیر] دکھلانے کو لاتے هیں اور کبھي اِسي غرض سے [جہاں (ا) یا (ہ) آخر میں هوتي هی مذکر کا] مؤنث بنا لیتے هیں *

۱۳۵¼ (ایک) تنکیر یعني بے ٹھہرائے هوئے کے لیئے آتا هی اور کوئي کے معني دیتا هی *

۱۳۵½ (آد) جو آدھ کا مخفف هي ایک کي تنکیر کے لیئے آتا هی *

۱۳۶ (پس) [سنسکرت میں] (اَت اِیو) نتیجہ دکھلاتے هیں اور (آغاز) [سنسکرت میں] (آتھ) اِبتدا کے معني دیتے هیں *

۱۳۶¼ (سُ) اچھے کے لیئے اور (کُ) اور (دُر) بُرے کے لیئے سنسکرت لفظوں کے شروع میں آتے هیں *

۱۳۵¼ جیسے ایک آدمي یعني کوئي آدمي *

۱۳۵½ جیسے ایک آد یعني ایک یا کم زیادہ *

۱۳۶ جیسے زهر کھایا تھا پس یا اَت اِیو مرگیا اور آغاز یا اَتھ اُردو صرف و نحو یعني اُردو صرف و نحو کي اِبتدا [یعني شروع] *

۱۳۶¼ جیسے سُدَول کُدَول اور دُردشا *

ر بھي جتے هیں لیکن اِسم غیر سالم کے آخر
اگر (ا) یا (ہ) هو (والا) کے آنے پر (ے) [یع
یائے مجہول] سے بدل دیتے هیں (سار) کے مع
تشبیہ کے بھي لیتے هیں *

۱۳۳ (واں) اسماء عددي کے آخر میں آ
سے معني صفت پیدا کرتا هی لیکن پہلا دوسرا تیسر
چوتھا اور چھٹھا اِس قاعدے سے باهر هی *

۱۳۴ (خانہ) (دان) (گاہ) (سِتان) (زار)
(سار) (شن) (لاخ) [هندي میں] (ستھان)
(شالا) (سال) (آلي) (آل) (واري) (واڑي)
اِسم کے آخر میں ظرف کے معني پیدا کرتے هیں [یعني
اُس کو اِسم ظرف بنا دیتے هیں] *

۱۳۵ (ک) جاندار کے لیئے اور (چہ) بے
جان کے لیئے [سینسکرت میں] (ک) دونوں کے

---

۱۳۵ عربی میں فُعَیل یا فُعَیلہ کے وزن پر ڈھال کر بنا لیتے
هیں جیسے عدد سے عُدَید اور نھر سے نُھَیرہ *

---

۱۳۳ جیسے پانچواں ساتواں *
۱۳۴ جیسے کتب‌خانہ قلمدان نمایشگاہ فرنگستان لالہ‌زار نمک‌سار گلش
لاخ یا دیوستھان پاٹھہ شالہ کُھڑسال عیالي سُسرال اَمراوتي اور پھلواڑي *
۱۳۵ جیسے بِھنک یعني چھوٹا بھا و باغچہ یعني چھوٹا باغ کا بال سے
یا کھات سے کھٹیا مرد سے مَردوا پلنگ سے پلنگڑي یا گرہ سے گولي اور پیالہ
ي *

۱۳۰ (ین) (ینه) (ہ) (انہ) فارسي اِسم کے آخر میں آنے سے نسبت کے معني پیدا کرتے ھیں *

۱۳۱ (یّت) [یعني یاے مشدد اور (ت)] (ن) (س) (ت) (پا) (پن) (ھٹ) [سنسکرت میں] (تا) (تو) حاصل مصدر کي علامت ھیں *

۱۳۲ (والا) (ي) (یا) (یت) (یل) (یلا) (یلا) (چي) (آر) (یرا) [فارسي میں] (گر) (گار) (کار) (مند) (مندہ) (ور) (وار) (یار) (ناک) (گین) (بان) (سار) [سنسکرت میں] (کار) (کر) (ونت) (وان) (مان) (وي) (لُ) آخر میں آکر اِسم کو اِسم فاعل بنا دیتے ھیں کبھي پہلے حرف کے بعد الف وغیرہ

---

۱۳۰ جیسے نمکین پشمینہ یکسالہ اور ماھانہ *

۱۳۱ جیسے اِنسانیت امبان متہاس [میم کے آگے کی (يَ) گر گئي] رنگت بڑھاپا پاگلپن کڑواھٹ [سنسکرت میں] مِتّرتا اور گُرتو *

۱۳۲ جیسے دوشالے والا لالچي دکھیا ڈھلیت گھایل رنگیلا بنیلا مشعلچي لوھار سنپیرا یا زرگر خدمتگار بینکار دولتمند شرمندہ جانور اُمیدوار ھوشیار خوفناک غمگین مہربان شرمسار یا سورنکار (اِسي کا مخفف سونار ھی اور کمبھکار کا کمہار) دنکر بلونت دیاوان بدھمان تپسوي دیالُ یا خاکسار *

معني ديتے هيں اور اكثر بے معني بهي سمجهے جاتے هيں *

۱۲۸½ (آ) فارسي ميں اكثر (سے) اور (.تک) كے معني ديتا هى اور اِس ديس كي بولي ميں آپس كے *

۱۲۹ (ي) [يعني ياے معروف] فارسي مُصدر كے آخر ميں § لياقت كے معني ديتي هى *

۱۲۹½ اور اِسم كے آخر ميں نسبت كے معني پيدا كرتي هى *

۱۲۹¼ يا اُسے اگر اِسم صفت هى حاصل مصدر بنا ليتي هى *

۱۲۹½ اگر آخر ميں (ا) يا (ه). يا (ي) هو (و) سے بدل جاتي هى جيسے عيسوي ميدانوي اور بريلوي [كبهي (ه) گر بهي جاتي هى اور الف كے بعد همزه وقايه آجاتي هى جيسے بنگالي يا عيساني اور خدائي] ليكن خانگي ميں (ه) (گ) سے بدل گئي *

۱۲۹¼ اگر عربي كي (ت) (ه) هوئي هو بهر (ت) هو جائيگي جيسے زيادتي اور اگر فارسي كي (ه) هو (گ) بن جائيگي جيسے تازگي *

۱۲۸½ جيسے سراپا يعني سر سے پير تک اور ديكها ديكهي يعني آپس كي *

۱۲۹ جيسے خوردني يعني كهانے كے لائق *

۱۲۹½ جيسے روغني يعني جو روغن سے نسبت يعني علاقه ركهے اور كتابي يعني جو كتاب سے نسبت يعني علاقه ركهے *

۱۲۹¼ جيسے برا سے برائي اور خراب سے خرابي *

(هوت) (ا) (هے) حروف ندا هیں پکارنے کے
کام میں آتے هیں *

١٢٥ (هاے) (هاے رے) (آه) (اُه)
(واے) (وَاه) (واه رے) [یهه حروف ندبه] دکهه
اور پچهتاوے [یعني غم و افسوس] کے لیئے بولے
جاتے هیں *

١٢٦ (اها) (اوهو) (واه وا) اچرج اور
اچمبها ظاهر کرنے کے لیئے آتے هیں *

١٢٧ (نا) (بے) (بدون) (غیر) (لا)
(نِ) (اَ) (اَن) (نِر) (بِن) (بِنا) اِسموں
کي نفي کے لیئے آتے هیں لیکن پهلے پانچ میں تین فارسي
اور دو عربي اور پچهلے چهه سنسکرت هیں *

١٢٨ (اَ) (بَ) (وُن) (نه) مکرر
لفظوں کے بیچ میں آنے سے بهتات اور عطف کے

---

١٢٧ (نا) اکثر اِسم صفت پر اور (بے) اِسم غیرصفت پر آتا
هی جیسے ناواقف اور بیهوش *

---

١٢٥ جیسے هاے میرے لال هاے رے دکهه آه یهه کیا هوا اُه میري جان
واے قسمت واه خرب دوا دي ارر واه رے نصیب *

١٢٦ جیسے اها یهاں تو بڑا چین هی اُوهو یهه تو سانپ هی اور واه وا
آپ نے تو بچا لیا *

١٢٧ جیسے ناواقف بیهوش بدرن حکم غیر واجب لاوارث نڈر اٹل انجان
نربل بِن بات اور بِنا کام *

١٢٨ جیسے لبالب جابجا راتوں رات کچهه نه کچهه *

۱۲۰ (البتہ) اِثبات کي تاکید کے لیئے آتا ھی لیکن کبھي نفي کي تاکید کے لیئے بھي آ جاتا ھی *

۱۲۱ (ھرگز) (کبھي) نفي کي تاکید کے لیئے آتے ھیں *

۱۲۲ (ھي) خاص ٹھہرائے ھوئے [یعني حصر] کے معني دیتا ھی *

۱۲۳ (ھیں) جھڑکنے کے لیئے آتا ھی *

۱۲۳½ (چھي) حقارت اور گِھن [یعني نفرت] ظاھر کرنے کے لیئے آتا ھی *

۱۲۴ (اے) (اَی) (او) (یا) (اجي) (ارے) (اورے) (ابے) (رے) (ھو)

---

۱۲۴ پہلے پانچ زیادہ کام میں آتے ھیں باقي اچھے نہیں ھیں ان میں (اے) اور (اَي) پاس کے لیئے ھیں اور (او) دور کے لیئے (یا) اکثر خدا ھي کے نام کے ساتھہ آتا ھی اور (اجی) جتانے کے لیئے (ارے) (اورے) اور (ابے) حقارت کے لیئے اور (رے) (ھو) اور (ھوت) آخر میں بہت دور کے لیئے آتے ھیں (ا) خالي فارسي عربي لفظوں کے آخر میں آتا ھی اور (ھے) نرا سنسکرت ھی *

---

۱۲۰ جیسے کوئي پوچھے تم آج جاؤگے اور تم کہو البتہ جاؤنگا *
۱۲۱ جیسے کوئي پوچھے کہ تم آج جاؤگے اور تم کہو ھرگز نہ جاؤنگا *
۱۲۲ جیسے موتي ھي آوے یعني اور کوئي نہ آوے *
۱۲۳ جیسے ھیں ایسا کرتے ھو *
۱۲۳½ جیسے چھي ایسي خراب بات کہتے ھو *
۱۲۴ جیسے اے صاحب اَی لڑکے او ترکاري والے یا مالک اجي لالہ ارے بیرھن اورے تتوا ابے بھوکوے تتو رے کتوا ھو خیراتي عورت مہربانا اور ھے ایشور *

۱۱۶ (اچانک) (یکایک) (ناگاہ) [هندي میں] (دیوات) (اَکسمات) [یہہ حروف مفاجات اُس جگہہ آتے ھیں جہاں کسي § اِتفاق سے بنا سوچي بات ھو جاے *

۱۱۷ (آیا) (آیں) کیا کي جگہہ پوچھنے کے لیئے آتا ھی *

۱۱۷$\frac{1}{2}$ (کاش) چاہ [یعني تمنّا] ظاھر کرنے کے لیئے آتا ھی *

۱۱۸ (ساتھہ) (سمیت) (ھم) [هندي میں] (سَہَ) ساجھے اور شراکت کے معني دیتے ھیں *

۱۱۹ (ھاں) (جي) (اچھا) (ھوں) [حرف اِقرار] اِقرار اور قبول کرنے کے لیئے آتے ھیں لیکن (ھوں) § حقارت کے ساتھہ بولا جاتا ھی *

---

۱۱۶ جیسے وہ اچانک یا یکایک یا ناگاہ یا دَیوات یا اَکَسمات اُٹھہ کھڑا ھوا *

۱۱۷ جیسے آیا وہ آویگا یا ایں یہہ کام نہ ھو سکیگا یعني کیا وہ آویگا یا کیا یہہ کام نہ ھوسکیگا *

۱۱۷$\frac{1}{2}$ جیسے کاش وہ آتا *

۱۱۸ جیسے موھن کے ساتھہ گیا اور اُس سمیت ڈوب گیا اُس کا ھم درد ھی اور سَہَگامي ھی *

۱۱۹ جیسے کوئي پوچھے تم آج جاؤگے اور تم جواب دو ھاں یا جي یا کوئي پوچھے کہ میں چلا جاؤں اور تم جواب دو اچھا یا کوئي عرض کرے کہ آپ کیا کچھہ خفا ھیں اور تم کہو ھوں *

کو دور کرتا ھی اور دو § مختلف جملوں کے بیچ میں رهتا ھی *

۱۱۱ (اگر) [هندي میں] (یَدِ) شرط کے لیئے آتے هیں *

۱۱۲ (اگرچه) [هندي میں] (یَدَیَپ) هونے پر بهي [یعني باوجود] کے معني میں آتے هیں *

۱۱۳ (که) پهلے کهے هوئے کا بیان کرتا هی *

۱۱۴ (یعني) (اعني) [هندي میں] (آرتهات) معني صاف کهول دینے [یعني تفسیر] کے لیئے آتے هیں *

۱۱۵ (سا) (سي) (سے) (انه) (گویا) تشبیهه کے لیئے آتے هیں *

---

۱۱۵ جس کے ساتهه تشبیهه دي جاے اُسے مشبهه به اور جس کے لیئے تشبیهه دیں اُسے مشبهه کهتے هیں *

---

۱۱۱ جیسے اگر یا یَدِ زهر کهائیگا مر جائیگا *

۱۱۲ جیسے اگرچه یا یَدَیَپ سامنے تها دکهائي نهیں دیا یعني سامنے هوتے پر بهي دکهائي نهیں دیا *

۱۱۳ جیسے اُس نے کها که میں جاتا هوں *

۱۱۴ جیسے اُس کا باپ یعني یا اعني موتي یا سب سے بڑا جانور ارتهات هاتهي *

۱۱۵ جیسے وه مرد شیر سا هی وه عورت پري سي هی وه گهوڑے آدمي سے بهتر اور کام مردانه هی اور یهه مرد گویا شیر هی *

۱۰۹ یا (نہیں تو) (ورنہ) (و اِلا) (خواہ) (چاھے) [ھندي میں] (وا) حروف تردید ھیں جن دو لفظوں یا جملوں کے بیچ آتے ھیں اُن میں سے ایک اینا ھوتا ھی دوسرا چھوڑنا دونوں ھرگز نہیں *

۱۱۰ (لیکن) (مگر) (پر) (سواے) (اِلا) (بجز) (بغیر) [سنسکرت میں] (کِنتُ) (پَرَنتُ) [یہہ حروف اِستثنائی] جس کے آگے آتے ھیں اُس میں سے جو کچھہ اُن کے آگے رھتا ھی اُس کے نکل جانے کے معني دیتے ھیں *

۱۱۰½ (لیکن) (مگر) (پر) (کنت) (پرنت) اکثر جو کچھہ اُس کے پہلے کہا جاتا ھی اُس کے شک

۱۱۰ [اِستثنی کے معني نکالنے کے ھیں جس میں سے نکالیں وہ مستثنیٰ منہ اور جس کو نکالیں وہ مستثنیٰ کہلاتا ھی] نکلنا دو قسم کا ایک وہ جس میں دونوں یعني جس میں سے نکالیں اور جس کو نکالیں دونوں ایک جنس کے ھوں [اِس کو مستثنیٰ متصل کہتے ھیں] جیسے برادری کے سب لوگ آئے لیکن موھن‌لال یعني موھن‌لال نہ آئے اور دوسرا وہ جس میں دونوں ایک جنس کے نہوں [اِس کو مستثنیٰ منقطع کہتے ھیں] جیسے گھوڑے آئے لیکن موھن‌لال یعني موھن‌لال نہ آئے *

۱۰۹ جیسے یہہ یا وہ یا یہہ نہیں تو وہ یا یہہ ورنہ وہ یا یہہ و اِلا وہ یا یہہ خواہ وہ یا یہہ چاھے وہ [ھندي میں] یا یہہ وا وہ آوے یعني اگر یہہ آوے تو وہ نہ آوے اور وہ آوے تو یہہ نہ آوے یعني دونوں میں سے ایک آوے دونوں نہ آویں *

۱۱۰ جیسے سب آئے لیکن یا مگر یا پر یا سواے یا اِلا یا بجز یا بغیر موھن‌لال یا [ھندي میں] سب آئے کِنتُ یا پَرَنتُ موھن‌لال *

۱۱۰½ جیسے وہ گھر گیا ھی لیکن یا مگر یا پر یا کنت یا پرنت شام تک آجائیگا *

۱۰۴½ اور کبھي بدلے کے *

۱۰۴¾ اور (لیکن) کے بھي *

۱۰۵ (تک) اِنتہائیت کيِ علامت ھی *

۱۰۶ (اور) (او) (و) یہہ حروف عطف جن دو لفظوں یا جملوں کے بیچ میں آتے ھیں اُن کو ایک حالت میں کر دیتے ھیں *

۱۰۶½ (ساتھہ) کے معني بھي دیتے ھیں *

۱۰۷ (بھي) یہہ بھي حرف عطف ھی *

۱۰۸ (بلکہ) [ھندي میں] (بَرک) (بَرَن) وھاں آتے ھیں جہاں معطوف‌علیہ سے معطوف میں کچھہ بہت بڑھتا دکھلانا ھو *

---

۱۰۶ پہلے کو معطوف‌علیہ اور دوسرے کو معطوف کہتے ھیں *

۱۰۴½ جیسے کتنے پر لیا *

۱۰۴¾ جیسے موتي نے موھن کو بہت سمجھایا پر اُس نے کچھہ نہ مانا *

۱۰۵ جیسے دلي تک جاؤنگا *

۱۰۶ جیسے ؛ اور یہہ یا وہ بچ گئے اور یہہ روپئے یا زمین و جائداد *

۱۰۶½ جیسے تم گئے اور میں مرا یعني ساتھہ ھي یعني ترت [یعني معاً] مر جاؤنگا اور جارے اور دوشالے یعني جاڑے کے ساتھہ دوشالے نکلتے ھیں اور میں ھوں اور تم ھو یعني ساتھہ ھونگا یعني پیچھا نہ چھوڑونگا سمجھہ لونگا *

۱۰۷ جیسے روپئے ہاتھي دوشالے بھي یعني روپئے اور دوشالے ہاتھي *

۱۰۸ جیسے یہہ بیمار بلکہ مردہ ھی [ھندي میں] کوا بُرَک پتھر ھی

۱۰۳ (میں) ظرفیۃ کي علامت هی چهپا هوا بهي رهتا هی *

۱۰۳¼ کبهي پهلے کهے هوئے کے بیان کو آتا هی *

۱۰۳½ کبهي (ساتهه) (پر) (سے) اور بدلے کے معني دیتا هی *

۱۰۳¾ ایک هي جملۃ میں دو بار آنے سے اِبتدا اور اِنتها کے معني دیتا هی *

۱۰۴ (پر) بهي ظرفیت کي علامت هی اور کبهي مفعول کي بهي هوتي هی *

۱۰۴¼ اکثر اُوپر کے معني دیتا هی *

---

۱۰۴ حروف کے آگے حرف آنے سے پهلا اِسم کے معني دیتا هی جیسے اِس میں سے یعني اِس کے بیچ سے اور اُس پر سے یعني اُس کے اُوپر سے *

---

۱۰۳ جیسے گهر میں بیتها یا گهر گیا یعني گهر میں گیا *

۱۰۳¼ جیسے موتي موهن سے کس بات میں کم هی حاضري میں ملنساري میں پڑهنے میں لکهنے میں *

۱۰۳½ جیسے درخت میں باندهو یعني درخت کے ساتهه بدن میں کپڑا نهیں یعني بدن پر اِس میں کیا نقصان هی یعني اِس سے اور دو روپئے میں لي یعني دو روپیه کے بدلے *

۱۰۳¾ جیسے مجهه میں تجهه میں کیا تفاوت هی یعني مجهه سے تجهه تک کتنا تفاوت هی *

۱۰۴ جیسے وہ گهر پر هی یعني گهر میں هی یا هم پر ظلم کیا یعني هم کو ظلم کیا *

۱۰۴¼ جیسے وہ کوٹهے پر کهڑا هی *

۱۰۱ (لیئے) اور (واسطے) اِنتفاعیہ کي علامت هیں *

۱۰۲ (کا) (کي) (کے) مضاف کي تذکیر و تانیث اور وحدیت و جمعیت کے مطابق مضاف‌اِلیه کي علامت هیں *

۱۰۲¼ § مکرر لفظوں کے بیچ میں پورے اور بهت کے معني دیتے هیں *

۱۰۲½ مصدر نفي کے آخر میں اگر مضاف‌اِلیه کي علامت نه هو (هرگز) کے معني اِستقبال کے ساتهه دیتے هیں *

۱۰۲¾ (کے) کبهي (کو) یعني علامت مفعول کي جگهه بهي آتا هی *

---

۱۰۱ جیسے تقیر کے لیئے یا واسطے روٹي پکاؤ *

۱۰۲ جیسے موتي کا گهوڑا موتي کي گهوڑي موتي کے گهوڑے *

۱۰۲¼ جیسے گانو کا گانو یعني سارا گانو اور رات کي رات یعني رات بهر احمق کے احمق یعني پورے احمق اور جنگل کے جنگل یعني بهتیرے جنگل *

۱۰۲½ جیسے میں نهیں جانے کا یعني هرگز نهیں جاؤنگا یا لڑکي نهیں جانے کي اور لڑکے نهیں جانے کے دیئے کا نام نه لو اِس میں (کا) مضاف‌اِلیه کي علامت هی *

۱۰۲¾ جیسے اُس کے چوٹ لگي یعني اُس کو چوٹ لگي *

۹۸¼ کبھي ظرفیۃ کے اور ظرف کے *

۹۸¾ اور کبھي بدلے کے *

۹۹ (سے) اعانتیۃ یا سببیۃ و تجاوزیۃ یا ابتدائیۃ کي علامت ھی *

۹۹¼ کبھي علامت مفعول کي جگھہ آتا ھی *

۹۹½ کبھي (ساتھہ) کے معني دیتا ھی *

۹۹¾ کبھي پہلے کہے ھوئے کے بیان کو آتا ھی اور کبھي کوئي ایک کے معني دیتا ھی *

۱۰۰ (مارے) اکثر (سے) کي جگھہ آتا ھی خاص کر کے جب بہتایت کے معني نکالنے ھوں *

۹۸¼ جیسے گھر کر گیا یعني گھر میں گیا اور پورب کو گیا یعني پورب کي طرف گیا *

۹۸¾ جیسے گھوڑا کتنے کو دوگے یعني کتنے کے بدلے دوگے *

۹۹ جیسے تلوار سے کاٹ ڈالا اور بیوقوفي سے مر گیا یا گھوڑے سے گرپڑا اور بنارس سے چلا *

۹۹¼ جیسے اُس سے کہو یعني اُس کو کہو *

۹۹½ جیسے بڑي بھیتر بھاڑ سے *

۹۹¾ جیسے اُس کو کیا کمي ھی روپئے سے پیسے سے کپڑے سے کھانے سے یا بنارس هندوستان کے شہروں سے ھی یعني هندوستان کا کوئي ایک شہر ھی *

۱۰۰ جیسے گرمي کے مارے بیہوش ھو گیا یعني گرمي سے بلکہ گرمي کي بہتایت سے *

۹۶ جهت سے حرفوں کے معني او. اُن کے کام میں لانے کے طریقے [یعني محاورے و اِستعمال] نیچے لکھے جاتے هیں اِس میں شک نہیں که کوئي کوئي اِسم بهي اُن میں آگئے هیں *

۹۷ (نے) فاعل کي علامت هی ماضي مطلق ماضي قریب ماضي بعید و ماضي مشکوک متعدّي معروف کے *

۹۸ (کو) (کے تئیں) اور (ے) [یعني یاے مجهول] مفعول کي علامتیں هیں لیکن پہلي دو هر اِسم کے ساتهه آ سکتي هیں اور (ے) [یعني یاے مجهول] خالي ضمائر اِسم اِشارہ اِسم موصول اور الفاظ اِستفهامیه کے ساتهه آتي هی اور کبهي یهه علامتیں چهپي بهي رهتي هیں *

۹۸½ (کو) کبهي سببیه کے بهي معني دیتا هی *

---

۹۸ اِس پهل کو کهانا اچها نہیں اِس میں پهل مفعول کے بدلے میں بلکه مفعول کي جگهه هی لیکن کهانا مصدر یعني اِسم هونے کے سبب (کو) کو (کا) کي جگهه میں یعني (کا) کے معني میں سمجهنا بهتر هی *

---

۹۷ جیسے موتي نے یا میں نے پڑها یا پڑها هی یا پڑها تها یا پڑها هو *

۹۸ جیسے موتي کو روپئے دئے وہ اپنے تئیں گالیاں دے رها هی اسے کچهه دیدو جسے بلایا تها کیے بلایا تها اور سبق پڑهو اِس میں کو چهپا هی یعني سبق کو پڑهو *

۹۸½ جیسے آٹا خریدنے کو بازار گیا یعني آٹا خریدنے کے لئے *

٩٢ کبھي فعل کو دوهرانے [يعني مکرر لانے] سے بہت کے معني نکلتے هيں *

٩٣ کبھي تھوڑے کے *

٩٤ کبھي صاف ظاهر کرنے کے ليئے ايک هي معني ميں دو فعل لاتے هيں *

حرف

٩٥ حرف دو قسم کے مانے هيں *

٩٥½ پہلے حروف تہجي وہ جن سے لفظ يعني اِسم و فعل بنيں *

٩٥½ دوسرے حروف معنوي وہ جن سے اِسم اور فعل آپس ميں مل کر جملہ بناويں ليکن اکيلے اُن کے معني مستقل کچھہ نہيں هوتے اور نہ اُن ميں کوئي زمانہ پايا جاتا هی يعني جب تک وہ کسي اِسم يا فعل کے ساتھہ نہ آويں اُن سے کچھہ بھي کام نہيں نکلتا هی *

---

٩٢ جيسے چلتے چلتے تھک گيا *

٩٣ جيسے ديکھتے ديکھتے غائب هو گيا *

٩٤ جيسے چلنا پھرنا اور کودنا پھاندنا *

٩٥½ جيسے (سے) اور (تک) کہ اکيلے اُن کے معني کچھہ نہيں ليکن جب کہيں بنارس سے کلکتے تک تو (سے) کے معني اِبتدا اور (تک) کے معني اِنتہا نکلينگے *

۸۹ فعل اِبتدائي وہ ھی جس سے اِبتدا یعني شروع ھونے کے معني نکلیں *

۸۹½ مصدر کے آخر کا الف (ے) [یعني یاے مجہول] سے بدل کر اُس کے آگے لگنا مصدر کے صیغے بڑھانے سے بنتا ھی *

۹۰ فعل بےاختیاري وہ ھی جس میں بےاختیار یعني [مجبور] ھونے کے معني نکلیں *

۹۰½ مصدر کے آخر میں پڑنا مصدر کے صیغے بڑھانے سے اور ماضي شرطي واحد غائب کے آخر کا الف (ے) [یعني یاے مجہول] سے بدل کر اُس کے آگے بننا مصدر کے صیغے بڑھانے سے بنتا ھی *

۹۱ فعل مجازي وہ ھی جس میں اِجازت ملنے کے معني نکلیں *

۹۱½ مصدر کے آخر میں دینا یا پانا مصدر کے صیغے بڑھانے سے بنتا ھی مصدر کے آخر کا الف (ے) [یعني یاے مجہول] ھو جاتا ھی *

۹۰½ پڑنا مصدر کے صیغے واحد حاضر امر کے آخر میں بھی آتے ھیں جیسے جاپڑا اور کرپڑا *

۸۹½ جیسے برسنے لگا یعني برسنا شروع ھوا *
۹۰½ جیسے آنا پڑا اور آتے بنا *
۹۱½ جیسے آنے دیا اور جانے پایا *

٩٢ کبھي فعل کو دوهرانے [یعني مکرر لانے] سے بہت کے معني نکلتے هیں *

٩٣ کبھي تھوڑے کے *

٩٤ کبھي صاف ظاهر کرنے کے لیئے ایک هي معني میں دو فعل لاتے هیں *

حرف

٩٥ حرف دو قسم کے مانے هیں *

٩٥½ پہلے حروف تہجي وہ جن سے لفظ یعني اِسم و فعل بنیں *

٩٥½ دوسرے حروف معنوي وہ جن سے اِسم اور فعل آپس میں مل کر جملہ بناویں لیکن اکیلے اُن کے معني § مستقل کچھہ نہیں هوتے اور نہ اُن میں کوئي زمانہ پایا جاتا هی یعني جب تک وہ کسي اِسم یا فعل کے ساتھہ نہ آویں اُن سے کچھہ بھي کام نہیں نکلتا هی *

---

٩٢ جیسے چلتے چلتے تھک گیا *

٩٣ جیسے دیکھتے دیکھتے غائب هو گیا *

٩٤ جیسے چلنا پھرنا اور کودنا پھاندنا *

٩٥½ جیسے (سے) اور (تک) کہ اکیلے اُن کے معني کچھہ نہیں لیکن جب کہیں بنارس سے کلکتے تک تو (سے) کے معني اِبتدا اور (تک) کے معني اِنتہا نکلینگے *

۸۹ فعل اِبتدائي وہ ھی جس سے اِبتدا یعني شروع ھونے کے معني نکلیں *

۸۹½ مصدر کے آخر کا الف (ے) [یعني یاے مجہول] سے بدل کر اُس کے آگے لگنا مصدر کے صیغے بڑھانے سے بنتا ھی *

۹۰ فعل بےاختیاري وہ ھی جس میں بےاختیار یعني [مجبور] ھونے کے معني نکلیں *

۹۰½ مصدر کے آخر میں پڑنا مصدر کے صیغے بڑھانے سے اور ماضي شرطي واحد غائب کے آخر کا الف (ے) [یعني یاے مجہول] سے بدل کر اُس کے آگے بننا مصدر کے صیغے بڑھانے سے بنتا ھی *

۹۱ فعل مُجازي وہ ھی جس میں اِجازت ملنے کے معني نکلیں *

۹۱½ مصدر کے آخر میں دینا یا پانا مصدر کے صیغے بڑھانے سے بنتا ھی مصدر کے آخر کا الف (ے) [یعني یاے مجہول] ھو جاتا ھی *

۹۰½ پڑنا مصدر کے صیغے واحد حاضر امر کے آخر میں بھي آتے ھیں جیسے جاپڑا اور کرپڑا *

۸۹½ جیسے برسنے لگا یعني برسنا شروع ھوا *
۹۰½ جیسے آنا پڑا اور آتے بنا *
۹۱½ جیسے آنے دیا اور جانے پایا *

۸۶½ اسي امر کے آخر میں چکنا مصدر کے صیغے بڑھانے سے بنتا ھی *

۸۷ فعل استمراري وہ ھی جس میں استمرار [یعني] ھمیشگي اور برابر یا پھر پھر کے ھونے یا کرنے کے معني پائے جائیں *

۸۷½ ماضي مطلق کے آخر میں کرنا مصدر اور ماضي شرطي کے آخر میں جانا اور رھنا مصدر کے صیغے جہاں جیسا مناسب ھو بڑھانے سے بنتا ھی *

۸۸ فعل مستقبل قریب‌الوقوع وہ ھی جس کا ھونا زمانۂ حال کے قریب یعني پاس سمجھا جاوے *

۸۸½ مصدر یا ماضي مطلق واحد غائب کے آخر میں چاھنا مصدر کے صیغے یا مصدر کے آخر کا الف (ے) [یعني یاے مجھول] سے بدل کر اُس کے آگے (پر) بڑھانے سے بنتا ھی اور اِسم فاعل بھي اِس کے معني دیتا ھی *

۸۷½ جانا مصدر کے صیغے ماضي مطلق وغیرہ کے آخر میں بھي اکثر آیا کرتے ھیں جیسے چلا جا اور چلے جائے وغیرہ *

۸۸½ چاھنا مصدر کے کوئي کوئي صیغے اکثر ضرور اور مناسب کے معني بھي دیتے ھیں جیسے تم کو وھاں جانا چاھیئے یعني وھاں جانا ضرور اور مناسب ھی *

۸۶½ جیسے لکھچکا *

۸۷½ جیسے پڑھا کر کھاتا جا اور جیتا رہ *

۸۸½ جیسے جانا چاھتا ھی یا جایا چاھتا ھی یا جانے پر ھی یا جانے والا ھی *

٨٢ فعل بهي اپني بناوت سے [يعني باعتبار تركيب ذات] مفرد اور مركب هوتا هى *

٨٢½ فعل مفرد وہ هى جو مصدر مفرد سے أوپر كي گردان كے مطابق نكلا هو *

٨٢⅓ فعل مركب وہ هى جو مصدر مركب سے أوپر كي گردان كے مطابق نكلا هو *

٨٣ مركب كي آٹهہ قسميں هيں ١ تاكيدي ٢ إختياري ٣ إختتامي ۴ إستمراري ٥ مستقبل قريب الوقوع ٦ إبتدائي ٧ بےاختياري ٨ مجازي *

٨۴ فعل تاكيدي وہ هى جس ميں فعل مفرد سے كچهہ زيادہ تاكيد پائي جاے *

٨۴½ واحد حاضر امر كے آخر ميں ڈالنا دينا جانا وغيرہ مصدر كے صيغے بڑهانے سے بنتا هى *

٨٥ فعل اختياري وہ هى جس كا كرنا فاعل كے إختيار ميں هو *

٨٥½ أسي امر كے آخر ميں سكنا مصدر كے صيغے بڑهانے سے بنتا هى *

٨٦ فعل إختتامي وہ هى جس سے فعل كا پورا اور تمام هونا پايا جاے *

٨٥½ سكنا مصدر اكيلا كبهي كام ميں نهيں آتا *

٨۴½ جيسے مار ڈالا دےديا اور كها گيا *

٨٥⅓ جيسے توڑ سكتا هى [illegible] *

۸۰½ جب فاعل یا مفعول جس کا فعل تابع هو ایک سے زیادہ [یعني متعدد] اور مذکر و مؤنث دونوں قسم کے هوں فعل جمع اور تذکیر و تانیث میں پچھلے فاعل یا مفعول کے تابع رهیگا *

۸۱ کبھي کبھي [حقیقي اور] اصلي یعني لفظي معني چھوڑ کر فعل کے مجازي معني بھي لیتے هیں *

۸۰½ اگر جدا جدا قسم کے کئي فاعل یا مفعولوں کے آگے سب یا کوئي دوسرا لفظ اُس کے معني میں آ جاے فعل جمع مذکر هوگا جیسے مرد عورت لڑکے لڑکیاں سب باهر گئے لیکن کبھي جب ایسا لفظ آجاتا هی که جس سے سب واحد کي طرح سمجھے جائیں تو فعل واحد مذکر هوتا هی جیسے روپیه پیسا زیور برتن اُس کا سب چوري هوگیا الفاظ جمع عربي کے فعل کبھي جمع هوتے هیں کبھي واحد یعني جیسا موقع هو جیسے بهت اسباب جل گیا اور ترقي کے اسباب کیا هوں اگر بهت سے فاعل هوں اور سب واحد هوں فعل کو چاهے واحد رکھیں چاهے جمع جیسے دهرم ایمان جاتا رها اور بُرائي بھلائي اِسي سے پیدا هوتي هیں یهه بھي یاد رکھنا چاهیئے که جب غائب حاضر متکلم تینوں ساتهه آویں فعل متکلم کے تابع رهیگا جیسے وه تو اور میں پڑھونگا اور اگر صرف غائب اور حاضر آویں حاضر کے تابع هوگا جیسے وه اور تم چلو *

۸۰½ جیسے زمین چاند اور تارے گھومتے هیں اور گھوڑے بیل بکریاں چرتي هیں *

۸۱ جیسے مصدر کو امر یا نهي کے معني میں بولنا جیسے تم آنا یعني آئیو اور تم مت جانا یعني مت جائیو یا ماضي کو قرب هونے کے سبب حال یا مستقبل کي جگهه کام میں لانا جیسے کوئي کسي سے کهے که میري کتاب لا اور وه جواب دے که لایا یعني لاتا هوں یا لاؤنگا یا فعل حال کو ماضي بعید کي جگهه جیسے کل کیا دیکھتا هوں یعني کل دیکھتا تھا اور کبھي مضارع سے ماضي کے معني لیتے هیں جیسے وهاں جاکر دیکھوں تو کچھه اور هي سامان هو رها هی یعني جاکر دیکھا *

۷۸ جن فعلوں کے ساتھہ فاعل کي علامت (نے) نہیں هوتي وے تذکیر و تانیث و وحدت و جمعیت میں جب معروف هوں فاعل کے اور جب مجہول هوں فاعل کے قائم‌مقام مفعول کے تابع رهتے هیں *

۷۹ جن فعلوں کے ساتھہ فاعل کي علامت (نے) تو هو لیکن مفعول کي علامت (کو) نهو وہ مفعول کے تابع رهتے هیں *

۸۰ جن فعلوں کے ساتھہ فاعل اور مفعول دونوں کي علامت هوں وہ هرحالت میں واحد مذکر بولے جاتے هیں *

---

۷۸ جیسے مرهن آیا یا سمجھا گیا بنو آئي یا سمجھي گئي مرهن لکھتا هی یا سمجھا جاتا هی بنو لکھتي هی یا سمجھي جاتي هی مرهن پڑھاتا تھا یا سمجھا جاتا تھا بنو پڑھاتي تھي یا سمجھي جاتي تھي لڑکے سوئے یا سمجھے گئے لڑکیاں سوئیں یا سمجھي گئیں لڑکے کتابوں کو دیکھتے هیں لڑکیاں کتابوں کو دیکھتي هیں *

۷۹ جیسے لڑکوں نے یا لڑکیوں نے گھوڑا دیکھا اور لڑکے نے یا لڑکي نے گھوڑے دیکھے لڑکوں نے یا لڑکیوں نے ایک سطر پڑھي اور لڑکے نے یا لڑکي نے دو سطریں پڑھیں *

۸۰ جیسے لڑکوں نے یا لڑکیوں نے گھوڑے کو دیکھا اور لڑکے نے یا لڑکي نے گھوڑوں کو دیکھا لڑکوں نے یا لڑکیوں نے اُس سطر کو پڑھا اور لڑکے نے یا لڑکي نے اُن سطروں کو پڑھا *

...ي شرطي ...تمنائي	میں سمجھا جاتا (علامت ا جاتا)	امر	میں سمجھا جاؤں (علامت ا جاؤں)
...هي ناتمام ...ي	میں سمجھا جاتاتھا (علامت ا جاتا تھا)	نهي	میں نہ سمجھا جاؤں (علامت نہ ا جاؤں)
...ي ناقص ...سرے فعل ...نی ماضی ...طلق کے ساتھ	میں سمجھا جاکر یا جاکے بولا (علامت ا جاکر یا جاکے)	حال مشکوک (یہہ گنتی سے باهر هی)	میں سمجھا جاتا هونگا (علامت ا جاتا هونگا)

٧٥ فعل کي اور بھي دو قسمیں تھہرائي هیں *

٧٦ پہلا صحیح جس کے [مادہ یعني] اصلي حرفوں میں یعني جو مصدر کي علامت (نا) دور کرنے پر صیغۂ واحد حاضر امر میں رهتے هیں گردان کے لیئے کچھہ گھٹ بڑھہ یا رد بدل نہ کرني پڑے *

٧٧ دوسرا غیر صحیح جس کے اصلي حرفوں میں گردان کے لیئے کچھہ نہ کچھہ گھٹ بڑھہ یا رد بدل کرني پڑے *

---

٧٦ جیسے سمجھنا اِس مصدر کے سارے افعال اور یاد رهے کہ جتنے مصادر صحیح هونگے سب کے فعلوں کے صیغے ٹھیک ویسے هي هونگے جیسے ابھي سمجھنا مصدر کے دکھلا آئے هیں *

٧٧ جیسے کرنا کہ اُس کا ماضي مطلق کرا کے بدلے کیا بولا جاتا هي ... جانا کہ اُس کا ماضي مطلق جایا کے بدلے گیا بنجاتا هی اور کبھي کبھي ... اور جایا بھي کام میں آتا هی جیسے کرا دیا اور جایا چاهتے هو *

مضارع	مستقبل	امر	نهي
میں سمجھوں (علامت وں)	میں سمجھونگا (علامت ونگا)	میں سمجھوں (علامت وں)	میں نہ سمجھوں (علامت نہ وں)
هم سمجھیں (علامت یں)	هم سمجھینگے (علامت ینگے)	هم سمجھیں (علامت یں)	هم نہ سمجھیں (علامت نہ یں)
تو سمجھے (علامت ے)	تو سمجھیگا (علامت یگا)	تو سمجھه (علامت .)	تو مت سمجھه (علامت مت)
تم سمجھو (علامت و)	تم سمجھوگے (علامت وگے)	تم سمجھو (علامت و)	تم مت سمجھو (علامت مت و)
وہ سمجھے (علامت ے)	وہ سمجھیگا (علامت یگا)	وہ سمجھے (علامت ے	وہ نہ سمجھے (علامت نہ ے)
وے سمجھیں (علامت یں)	وے سمجھینگے علامت ینگے)	وے سمجھیں (علامت یں)	وے نہ سمجھیں (علامت نہ یں)

چھہ میں سے پہلے ایک ایک صیغہ مجہول کا بھی یہاں نمونہ کے طور پر لکھدیتے هیں #

ماضي قریب	میں سمجھا گیا هوں (علامت ا گیا هوں)	حال	میں سمجھا جاتا هوں (علامت ا جاتا هوں)
ماضي بعید	میں سمجھا گیا تھا (علامت ا گیا تھا)	مستقبل	میں سمجھا جاؤنگا (علامت ا جاؤنگا)
ماضي مشکوک	میں سمجھا گیا هونگا (علامت ا گیا هونگا)	مضارع	میں سمجھا جاؤں (علامت ا جاؤں)

حال مشکوک (یهه گنتی سے باهر هی)	حال	ماضی ناقص یا فعل معطوف علیه دوسرے فعل معطوف یعنی ماضی مطلق کے ساتهه	ماضی ناتمام
میں سمجهتا هونگا (علامت تا هونگا)	میں سمجهتا هوں (علامت تا هوں)	میں سمجهه کر یا سمجهه کے بولا (علامت کر یا کے)	میں سمجهتا تها (علامت تا تها)
هم سمجهتے هونگے (علامت تے هونگے)	هم سمجهتے هیں (علامت تے هیں)	هم سمجهه کر یا سمجهه کے بولے علامت کر یا کے)	هم سمجهتے تهے (علامت تے تهے)
تو سمجهتا هوگا (علامت تا هوگا)	تو سمجهتا هی (علامت تا هی)	تو سمجهه کر یا سمجهه کے بولا (علامت کر یا کے)	تو سمجهتا تها (علامت تا تها)
تم سمجهتے هوگے (علامت تے هوگے)	تم سمجهتے هو (علامت تے هو	تم سمجهه کر یا سمجهه کے بولے (علامت کر یا کے)	تم سمجهتے تهے (علامت تے تهے)
وه سمجهتا هوگا (علامت تا هوگا)	وه سمجهتا هی (علامت تا هی)	وه سمجهه کر یا سمجهه کے بولا (علامت کر یا کے)	وه سمجهتا تها (علامت تا تها)
وے سمجهتے هونگے (علامت تے هونگے)	وے سمجهتے هیں (علامت تے هیں)	وے سمجهه کر یا سمجهه کے بولے (علامت کر یا کے)	وے سمجهتے تهے (علامت تے تهے)

ماضي قريب	ماضي بعيد	ماضي مشكوک	ماضي شرطي يا تمنائي
میں سمجھا هوں (علامت ا هوں)	میں سمجھا تھا (علامت ا تھا)	میں سمجھا هونگا (علامت ا هونگا)	میں سمجھتا (علامت تا)
هم سمجھے هیں (علامت ے هیں)	هم سمجھے تھے (علامت ے تھے)	هم سمجھے هونگے یا هووینگے (علامت ے هونگے یا هووینگے)	هم سمجھتے (علامت تے)
تو سمجھا هی (علامت ا هی)	تو سمجھا تھا (علامت ا تھا)	تو سمجھا هوگا (علامت ا هوگا)	تو سمجھتا (علامت تا)
تم سمجھے هو (علامت ے هو)	تم سمجھے تھے (علامت ے تھے)	تم سمجھے هوگے (علامت ے هوگے)	تم سمجھتے (علامت تے)
وه سمجھا هی (علامت ا هی)	وه سمجھا تھا (علامت ا تھا)	وه سمجھا هوگا (علامت ا هوگا)	وه سمجھتا (علامت تا)
وے سمجھے هیں (علامت ے هیں)	وے سمجھے تھے (علامت ے تھے)	وے سمجھے هونگے یا هووینگے (علامت ے هونگے یا هووینگے)	وے سمجھتے (علامت تے)

٤٣	صیغۂ متکلم واحد مؤنث ماضي مطلق منفي مجہول میں نہیں سمجھي گئي
٤٤	صیغۂ متکلم جمع مؤنث ماضي مطلق منفي مجہول ہم نہیں سمجھي گئیں (ہم نہیں سمجھے گئے بہتر ہی)
٤٥	صیغۂ حاضر واحد مؤنث ماضي مطلق منفي مجہول تو نہیں سمجھي گئي
٤٦	صیغۂ حاضر جمع مؤنث ماضي مطلق منفي مجہول تم نہیں سمجھي گئیں
٤٧	صیغۂ غائب واحد مؤنث ماضي مطلق منفي مجہول وہ نہیں سمجھي گئي
٤٨	صیغۂ غائب جمع مؤنث ماضي مطلق منفي مجہول وے نہیں سمجھي گئیں

پہلے چھہ صیغے باقي چھہ قسم کے ماضي اور اور بھي پانچوں فعلوں کے نیچے لکھے جاتے ہیں اِن کے مؤنث ماضي مطلق کے طور پر بنا لینے چاہئیں ٭

۳۶	صیغۂ غائب جمع مؤنث ماضی مطلق مثبت مجہول وے سمجھی گئیں
۳۷	صیغۂ متکلم واحد مذکر ماضی مطلق منفی مجہول میں نہیں سمجھا گیا
۳۸	صیغۂ متکلم جمع مذکر ماضی مطلق منفی مجہول ہم نہیں سمجھے گئے
۳۹	صیغۂ حاضر واحد مذکر ماضی مطلق منفی مجہول تو نہیں سمجھا گیا
۴۰	صیغۂ حاضر جمع مذکر ماضی مطلق منفی مجہول تم نہیں سمجھے گئے
۴۱	صیغۂ غائب واحد مذکر ماضی مطلق منفی مجہول وہ نہیں سمجھا گیا
۴۲	صیغۂ غائب جمع مذکر ماضی مطلق منفی مجہول وے نہیں سمجھے گئے

۲۹	صیغۂ غائب واحد مذکر ماضي مطلق مثبت مجہول وہ سمجھا گیا
۳۰	صیغۂ غائب جمع مذکر ماضي مطلق مثبت مجہول وے سمجھے گئے
۳۱	صیغۂ متکلم واحد مؤنث ماضي مطلق مثبت مجہول میں سمجھي گئي
۳۲	صیغۂ متکلم جمع مؤنث ماضي مطلق مثبت مجہول ہم سمجھی گئیں (ہم سمجھے گئے بہتر ہی)
۳۳	صیغۂ حاضر واحد مؤنث ماضي مطلق مثبت مجہول تو سمجھي گئي
۳۴	صیغۂ حاضر جمع مؤنث ماضي مطلق مثبت مجہول تم سمجھي گئیں
۳۵	صیغۂ غائب واحد مؤنث ماضي مطلق مثبت مجہول وہ سمجھي گئي

۲۱	صیغهٔ حاضر واحد مؤنث ماضی مطلق منفی معروف تو نہیں سمجھی
۲۲	صیغهٔ حاضر جمع مؤنث ماضی مطلق منفی معروف تم نہیں سمجھیں
۲۳	صیغهٔ غائب واحد مؤنث ماضی مطلق منفی معروف وہ نہیں سمجھی
۲۴	صیغهٔ غائب جمع مؤنث ماضی مطلق منفی معروف وے نہیں سمجھیں
۲۵	صیغهٔ متکلم واحد مذکر ماضی مطلق مثبت مجہول میں سمجھا گیا
۲۶	صیغهٔ متکلم جمع مذکر ماضی مطلق مثبت مجہول ہم سمجھے گئے
۲۷	صیغهٔ حاضر واحد مذکر ماضی مطلق مثبت مجہول تو سمجھا گیا
۲۸	صیغهٔ حاضر جمع مذکر ماضی مطلق مثبت مجہول تم سمجھے گئے

۱۳	صیغۂ متکلم واحد مذکر ماضي مطلق منفي معروف میں نہیں سمجھا
۱۴	صیغۂ متکلم جمع مذکر ماضي مطلق منفي معروف ھم نہیں سمجھے
۱۵	صیغۂ حاضر واحد مذکر ماضي مطلق منفي معروف تو نہیں سمجھا
۱۶	صیغۂ حاضر جمع مذکر ماضي مطلق منفي معروف تم نہیں سمجھے
۱۷	صیغۂ غائب واحد مذکر ماضي مطلق منفي معروف وہ نہیں سمجھا
۱۸	صیغۂ غائب جمع مذکر ماضي مطلق منفي معروف وے نہیں سمجھے
۱۹	صیغۂ متکلم واحد مؤنث ماضي مطلق منفي معروف میں نہیں سمجھي
۲۰	صیغۂ متکلم جمع مؤنث ماضي مطلق منفي معروف ھم نہیں سمجھیں (ھم نہیں سمجھے بہتر ھی)

۶	صیغۂ غائب جمع مذکر ماضي مطلق مثبت معروف وے سمجھے (علامت ے)
۷	صیغۂ متکلم واحد مؤنث ماضي مطلق مثبت معروف میں سمجھي (علامت ي)
۸	صیغۂ متکلم جمع مؤنث ماضي مطلق مثبت معروف هم سمجھیں (هم سمجھے بهتر هی) (علامت ین)
۹	صیغۂ حاضر واحد مؤنث ماضي مطلق مثبت معروف تو سمجھي (علامت ي)
۱۰	صیغۂ حاضر جمع مؤنث ماضي مطلق مثبت معروف تم سمجھیں (علامت ین)
۱۱	صیغۂ غائب واحد مؤنث ماضي مطلق مثبت معروف وہ سمجھي (علامت ي)
۱۲	صیغۂ غائب جمع مؤنث ماضي مطلق مثبت معروف وے سمجھیں (علامت ین)

۷۴½ نیچے کا نقشہ دیکھنے سے ایک ماضي مطلق کے اڑتالیس صیغے معلوم ھو جائینگے یہہ مصدر متعدّي سمجھنا کے صیغوں کي ¶ گردان ھی اِسي طرح باقي سب فعلوں کے اگر لازم ھوں چوبیس اور اگر متعدّي ھوں اڑتالیس صیغے بنا لینے چاھئیں *

۱	صیغۂ متکلم واحد مذکر ماضي مطلق مثبت معروف میں سمجھا (علامت ا)
۲	صیغۂ متکلم جمع مذکر ماضي مطلق مثبت معروف هم سمجھے (علامت ے)
۳	صیغۂ حاضر واحد مذکر ماضي مطلق مثبت معروف تو سمجھا (علامت ا)
۴	صیغۂ حاضر جمع مذکر ماضي مطلق مثبت معروف تم سمجھے (علامت ے)
۵	صیغۂ غائب واحد مذکر ماضي مطلق مثبت معروف وہ سمجھا (علامت ا)

تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت کے مطابق بنا لینے چاہئیں *

گر جاتا ہی جیسے سمجھی تہیں ماضی مشکوک کی تانیث ماضی مطلق کے آخر کا الف او (ہوگا) کا الف (ی) [یعنی یاے معروف] کے ساتھ بدلنے سے بنجاویگی جیسے سمجھی ہوگی اور (گی) کے پہلے نون غنہ بڑھانے سے جمع ہو جاویگی جیسے سمجھی ہونگی جمع مذکر کے اوپر ماضی مطلق کے آخر کا الف (ے) [یعنی یاے مجہول] سے بدل کر اُس کے آگے (ہوگا) کی جگہہ (ہونگے) آویگے جیسے سمجھے ہونگے اون جس کے فاعل کے آگے فاعل کی علامت (نے) نہ آتی ہو واحد متکلم میں (ہوگا) کی جگہہ (ہونگا) [بواو معروف] اور جمع حاضر میں (ہونگے) کی جگہہ (ہوگے) بولا جائیگا جیسے سمجھا ہونگا اور سمجھے ہوگے ماضی شرطی یا تمنائی ضمیر و تانیث و جمعیت میں ٹھیک ماضی مطلق کی طرح اور ماضی ناتمام ضمیر و تانیث و جمعیت میں ٹھیک ماضی بعید کی طرح رہتا ہی حال ضمیر و تانیث اور جمعیت میں ٹھیک ماضی قریب کی طرح ہوتا ہی مضارع اور امر کی ضمیر و تانیث و جمع ایک سی ہوتی ہی سواے اس کے کہ مضارع کے واحد حاضر کا صیغہ ٹھیک اُس کے واحد غائب کا سا ہوتا ہی پھر دونوں یعنی مضارع و امر کے واحد متکلم میں (ے) [یعنی یاے مجہول] کی جگہہ (ون) [یعنی واو معروف مع نون غنہ] اور جمع حاضر میں حالی (و) [یعنی واو مجہول] ہوگا جیسے سمجھوں اور سمجھو اور باقی جمع یعنی غائب و متکلم کی پر نون غنہ بڑھانے سے بن جاتی ہیں جیسے سمجھیں مستقبل کا ہر ایک صیغہ مضارع کے ہر ایک صیغہ سے بنتا ہی جمع مذکر میں (گا) کا (گے) اور واحد و جمع مؤنث میں (گی) ہو جائیگا جیسے سمجھینگے اور سمجھیگی اور سمجھینگی *

---

۷۵ جس طرح ایک ایک صیغه بنانے کي ترکیب بتلا دی هی اُسي طرح باقي سب صیغے ضمیر

---

۷۴ ماضي مطلق کے آخر کا (ا) [یعني الف] جمع میں (ے) [یعني یاے مجهول] سے بدل جائیگا جیسے سمجها کي جمع سمجهے اگر الف سے پهلے (ي) هوگي [همزه بن جائیگي] جیسے گیا کي گئے آیا کي آئے پییا کي پیئے چهویا کي چهوئے سییا کي سیئے کهویا کي کهوئے دیا کي دئے بهتیرے (اے) کي جگهه (یے) هي لکهتے هیں جیسے گیے آیے وغیره مؤنث کے ایئے واحد میں اُس الف کو (ي) [یعني یاے معروف] سے اور جمع میں (ین) [یعني یاے معروف اور نون غنه] سے بدل دیتے هیں جیسے سمجهي اور سمجهیں اگر الف سے پهلے (ي) هوگي [همزه بن جائیگي] جیسے گئي اور گئیں آئي اور آئیں چهوئي اور چهوئیں سیئي اور سیئیں اور کهوئي اور کهوئیں بهتیرے (ئي) اور (ئیں) کي جگهه (یي) اور (ییں) هي لکهتے رهتے هیں جیسے گیي اور گییں آیي اور آییں وغیره [لیکن (ي) کے پهلے اگر زیر هوگا ضرور گر جائیگي جیسے] دي اور دیں اور پي اور پیں ماضي قریب کے (هی) کي جمع (هیں) جیسے دئے هیں لیکن جسکے فاعل کے آگے فاعل کي علامت (نے) نه آتي هو واحد متکلم میں (هی) کا (هوں) اور جمع حاضر میں (هی) کا (هو) هو جائیگا جیسے سمجها هوں اور سمجهے هو صیغهٔ جمع مؤنث کے آخر کا نون غنه هیں کے آنے سے گر جاتا هی جیسے سمجهیں هیں کي جگهه سمجهي هیں بولا جاتا هی ماضي بعید کي تانیث اور جمع ماضي مطلق کي طرح جانو سواے اِس کے که جو حال اُس میں اُس کے آخري الف کا هوتا هی وهي حال اِس میں (تها) کے الف کا بهي هوگا جیسے سمجهي تهي اور سمجهے تهے صیغهٔ جمع مؤنث کے آخر کا نون غنه ماضي قریب کي طرح

۶۹ حال وہ ھی جس کا ھونا یا کرنا زمانۂ حال یعني موجود میں پایا جاے *

۶۹½ حال مشکوک وہ ھی جس میں شک ھو *

۷۰ مضارع وہ ھی جس کا ھونا یا کرنا حال و إستقبال دونوں میں ھو سکے *

۷۱ مستقبل وہ ھی جس کا ھونا یا کرنا زمانۂ إستقبال یعني آنے والے میں پایا جاے *

۷۲ امر کے معني ھیں حکم *

۷۳ نہي کے معني ھیں منع کرنا سنسکرت والے إس کو امر کا منفي سمجھتے ھیں جدا نہیں مانتے *

---

۶۹ سنسکرت والے کہتے ھیں جس میں فعل کي إبتدا ملے لیکن إنتہا نہ ملے یعني جس کا ھونا یا کرنا موجود زمانے میں پایا جاے *

۷۰ کوئي کوئي کہتے ھیں جس کے ھونے یا کرنے میں إستقبال کے ساتھہ کچھہ چاہ بھي پائي جاے جیسے وہ آوے یعنی ابھي آیا تو نہیں ھی لیکن کہنے والے کو اُس کے آنے کي چاہ ھی *

۷۱ سنسکرت والے کہتے ھیں جس میں فعل کي إبتدا اور إنتہا دونوں نہ ملے یعني جس کا ھونا یا کرنا زمانۂ إستقبال میں پایا جاے *

---

۶۹ جیسے آتا ھی *

۶۹½ جیسے آتا ھو یا آتا ھوگا *

۷۰ جیسے آوے *

۷۱ جیسے آویگا *

۷۲ جیسے آیا آئیو یا آئیے *

۷۳ جیسے مت آ یا مت آئیو یا مت آئیے *

۶۷ چھتا ماضي ناتمام جس میں ناتمامي یعنی بےپورا هوئے پھر پھر کے هونا یا کرنا پایا جاے ※

۶۸ ساتواں ماضي ناقص یا فعل معطوف‌علیه جو سدا دوسرے فعل کے پہلے رهے یعني آپ پورے معني نه دیکر زمانه و ضمیر و تذکیر و تانیث و وحدت و جمعیت دکھلانے کے لیئے دوسرے فعل [معطوف] کا محتاج هو لیکن بہت لوگ اِس کو ماضي کي قسم بلکه جدا صیغه هي نہیں مانتے هیں اور جس فعل کا محتاج هو اُس کو فعل معطوف کہکر اِس کا نام فعل معطوف‌علیه رکھتے هیں (۱۰۶ کي شرح دیکھو) ※

---

۶۷ [ناتمام کو اِستمراري بھي کہتے هیں] *

۶۸ هماري سمجھه میں اگر آکر بیٹھا [یعني معطوف‌علیه اور معطوف کو] ایک صیغه مانکر صیغۂ عطفي ماضي مطلق کہیں کچھه بُرائي نہیں دکھائي دیتي اور تب اِسي طرح آکر بیٹھیگا اِس کو صیغۂ عطفي مستقبل کہینگے *

---

۶۷ جیسے آتا تھا *

۶۸ جیسے آکر یا آکے یعني محتاج هی که کہا جاے آکر بیٹھا یا آکر بولا یا آکر کھایا یا کچھه هوا یا کچھه کیا لیکن بہت لوگ اِس کے معني یوں لگاوینگے که آیا اور بیٹھا یا آیا اور بولا یا آیا اور کھایا اور اِس صورت میں اگر کہیں آکر بیٹھیگا مستقبل هو جائیگا یعني آویگا اور بیٹھیگا یعني دوسرے فعل کا ساتھي رهیگا جو دوسرا هوگا وهي وه بھي کہا جائیگا اور اِس میں (کر) یا (کے) معني (اور) یعني حرف عطف کے دیتا هی اِسي لیئے یهه معطوف‌علیه اور اِس کا ساتھي فعل معطوف کہلاتا هی *

۶۰ ماضي وہ هی جس کا هونا یا کرنا بیتے یعني گذشتہ زمانہ میں پایا جاے *

۶۱ سات قسم کا هوتا هی *

۶۲ پہلا ماضي مطلق یعني مطلق زمانۂ گذشتہ جس میں دور یا پاس کچهہ نہ نکلے [یعني بلا قید قریب یا بعید] *

۶۳ دوسرا ماضي قریب یعني زمانۂ گذشتہ جو قریب یعني پاس هو *

۶۴ تیسرا ماضي بعید یعني زمانۂ گذشتہ جس میں کچهہ بُعد یعني دوري بڑي هو *

۶۵ چوتها ماضي مشکوک جس میں شک هو *

۶۶ پانچواں ماضي شرطي یا تمنائي شرط و جزا کي حالت میں شرطي کہا جاتا هی اور تمنا [یعني آرزو] کي حالت میں تمنائي کہلاتا هی *

---

۶۰ سنسکرت والے کہتے هیں جس میں فعل کي ابتدا اور انتہا دونوں ملے یعني جس کا هونا یا کرنا زمانۂ گذشتہ میں پایا جاوے *

۶۵ [اِس کو اِحتمالي اور موهوم بهي کہتے هیں] *

۶۶ [تمنائي کو غیر واقع بهي کہتے هیں] *

---

۶۲ جیسے آیا *

۶۳ جیسے آیا هی *

۶۴ جیسے آیا تها *

۶۵ جیسے آیا هو یا آیا هوتا *

۶۶ جیسے اگر موتي آتا میں اُٹهتا یا کاش موتي آتا *

۵۵ فعل کي تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت فاعل یا مفعول کے مطابق ھوتي ھی لیکن مضارع و امر و نہي میں تذکیر و تانیث کي ضرورت نہیں پڑتي دونوں حالت میں ایک ھي سا بولا جاتا ھی *

۵۶ فعل اگر متعدي ھوگا معروف و مجہول کے [اعتبار سے] پھر وھي بارہ چوبیس ھو جائینگے *

۵۷ امر و نہي کي طرح کہ نہي امر کا منفي ھی سب فعل کے صیغے مثبت اور منفي دو قسم کے ھو سکینگے *

۵۸ مثبت وہ ھی جس میں [حرف نفي] نہ آوے اور منفي وہ ھی جس کے شروع میں اور کبھي کام پڑے تو آخر میں (نہ) یا (نہیں) [یعني حرف نفي] آوے اور تب وھي چوبیس پورے اڑتالیس صیغے ھو جائینگے *

۵۹ اِس حساب سے ھر فعل کے اڑتالیس تک صیغے ھوسکتے ھیں *

---

۵۵ متکلم و حاضر و غائب ھونا اور تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت اِسم کا § خواص ھی فعل میں صرف اِسم کي برابري کے لیئے رھتے ھیں حقیقت میں کچھہ نہیں ھوتے *

إعتبار سے] وهي تينوں چهه هو جائينگے اور پهر ماضي و حال و مستقبل ميں [تذكير و تانيث كے إعتبار سے] وهي چهه بارہ هو جائينگے ❋

ماضي قريب بنتا هی جيسے سمجها هی اور (تها) بڑهانے سے ماضي بعيد جيسے سمجها تها اگر (هوگا) بڑهاويں ماضي مشكوك بن جاويگا جيسے سمجها هوگا اور كبهي (گا) اور جمع ميں (گے) دور كر كے صرف (هو) اور (هوں) سے كام ليتے هيں جيسے سمجها هو اور سمجهے هوں واحد حاضر امر كے آخر ميں (كر) يا (كے) لگانے سے ماضي ناقص بنتا هی ليكن جو لوگ اِس كو جدا صيغه اور ماضي نهيں مانتے وہ (كر) يا (كے) كو حرف عطف يعني اور كے معني ميں بتاتے هيں جيسے سمجهكر يا سمجهكے واحد حاضر امر كے آخر ميں (تا) بڑهانے سے ماضي شرطي اور تمنائي بنتا هی جيسے سمجهتا اور پهر ماضي شرطي و تمنائي كے آخر ميں (تها) لانے سے وہ ماضي استمراري بنجاتا هی جيسے سمجهتا تها اگر (تها) نه لاكر (هی) لاويں حال هو جائيگا جيسے سمجهتا هی كبهي مضارع كے آگے (هی) لاكر حال بنا ليتے هيں جيسے سمجهے هی ليكن اچها نهيں هی اور كبهي بغير (هی) كے بهي بولتے هيں پر اكثر نفي كے ليئے جيسے نهيں سمجهتا صيغۀ واحد حاضر امر كے آخر ميں (ے) بڑهانے سے صيغۀ واحد غائب مضارع بن جائيگا جيسے سمجهے [ليكن اگر آخر ميں حرف علت هو (ے) كے پهلے واو يا يے يا همزہ لاتے هيں ليكن اچها اكثر وهي همزہ معلوم هوتا هی جيسے كهاوے پيوے چهووے بووے اور كهيوے يا كهايے پيے چهاويے بويے اور كهيے يا كهائے پيئے چهوئے بوئے اور كهيئے] هونا مصدر كا مضارع (وے) (يے) اور (ئے) كے بغير بهي بولا جاتا هی جيسے هووے كی جگهه هو مضارع كے آخر ميں (گا) بڑهانے سے مستقبل بنجاتا هی جيسے سمجهيگا ❋

۵۵ فعل کي تذکير و تانيث اور وحدت و جمعيت فاعل يا مفعول کے مطابق هوتي هى ليکن مضارع و امر و نهي ميں تذکير و تانيث کي ضرورت نهيں پڑتي دونوں حالت ميں ايک هي سا بولا جاتا هى *

۵۶ فعل اگر متعدي هوگا معروف و مجهول کے [اعتبار سے] پهر وهي بارہ چوبيس هو جائينگے *

۵۷ امر و نهي کي طرح کہ نهي امر کا منفي هى سب فعل کے صيغے مثبت اور منفي دو قسم کے هو سکينگے *

۵۸ مثبت وہ هى جس ميں [حرف نفي] نہ آوے اور منفي وہ هى جس کے شروع ميں اور کبهي کام پڑے تو آخر ميں (نہ) يا (نهيں) [يعني حرف نفي] آوے اور تب وهي چوبيس پورے اڑتاليس صيغے هو جائينگے *

۵۹ اِس حساب سے هر فعل کے اڑتاليس تک صيغے هوسکتے هيں *

---

۵۵ متکلم و حاضر و غائب هونا اور تذکير و تانيث اور وحدت و جمعيت اِسم کا § خواص هى فعل ميں صرف اِسم کي برابري کے ليئے رهتے هيں حقيقت ميں کچهہ نهيں هوتے *

اِعتبار سے] وهي تينوں چهه هو جائينگے اور پهر ماضي و حال و مستقبل ميں [تذكير و تانيث كے اِعتبار سے] وهي چهه بارہ هو جائينگے ٭

ماضي قريب بنتا هى جيسے سمجها هى اور (تها) بڑهانے سے ماضي بعيد جيسے سمجها تها اگر (هوگا) بڑهاويں ماضي مشكوك بن جاويگا جيسے سمجها هوگا اور كبهي (هے) اور جمع ميں (هيں) دور كر كے صرف (هو) اور (هيں) سے كام ليتے هيں جيسے سمجها هو اور سمجهے هوں واحد حاضر امر كے آخر ميں (كر) يا (كے) لگانے سے ماضي ناقص بنتا هى ليكن جو لوگ اس كو جدا صيغه اور ماضي نهيں مانتے وہ (كر) يا (كے) كو حرف عطف يعني اور كے معني ميں بتاتے هيں جيسے سمجهكر يا سمجهكے پڑهتے حاضر امر كے آخر ميں (تا) بڑهانے سے ماضي شرطي اور تمنائي بنتا هى جيسے سمجهتا اور پهر ماضي شرطي و تمنائي كے آخر ميں (تها) لانے سے وہ ماضي استمراري بنتا هى جيسے سمجهتا تها اگر (تها) كے بدلے (هى) لاويں حال هو جائيگا جيسے سمجهتا هى كبهي مضارع كے آگے (هى) لاكر حال بنا ليتے هيں جيسے سمجهے هى ليكن يه نحو هى اور كبهي بغير (هى) كے يهي بولتے هيں پر اس نحو كے تئيں جيسے تينوں سمجهتا صيغهٔ واحد حاضر امر كے آخر ميں (ے) بڑهانے سے صيغهٔ پڑهنے والے مضارع بن جائيگا جيسے سمجهے آخر ميں حرف علت هو (ے) كے پهلے واو يا ي يا همزہ لانے سے ليكن آخر وهي همزہ معلوم هوتا هى جيسے كهوئے بوئے جيسے بوئے اور كهوئے يا كوئي بهي جيوے بوئے اور كهيں پئے جيئے بوئے اور كهيئے] هونا مصدر كا مضارع (هوے) يه ... كے بغير بهي بولا جاتا هى جيسے هووے كي جگهه هو مضارع كے آخر ميں (گا) بڑهانے سے مستقبل بنتا هى جيسے سمجهيگا ٭

۵۴ [متکلم و حاضر و غائب کے اعتبار سے]
ہر فعل کے تین § صیغے ہونگے اور [واحد و جمع کے

---

۵۴ اِن کے بنانے کی یہہ ترکیب ہی کہ مصدر کی علامت (نا) دور
کرنے سے امر کا صیغۂ واحد حاضر بن جاتا ہی [کہ وہی گویا مصدر کا
مادہ ہوتا ہی] جیسے سمجھنا سے سمجھہ اِسی کے شروع میں یا آخر میں
(مت) لانے سے وہ نہی ہو جاتا ہی جیسے مت سمجھہ یا سمجھہ
مت لیکن یاد رہے کہ (مت) خالی صیغۂ حاضر کے لیئے آتا ہی باقی
متکلم و غائب کے لیئے (نہ) آتا ہی اور جب (مت) آخر میں آوے
مضارع بھی کام میں آ سکتا ہی جیسے سمجھے مت اکثر واحد حاضر
امر و نہی میں تعظیم کے لیئے (یے) بڑھا دیتے ہیں لیکن لفظ آپ کے
ساتھہ چاہے وہ ظاہر ہو چاہے چھپا ہوا جیسے آپ سمجھیے یا سمجھیئے اور
[اگر آخر میں (الف) ہوگا ہمزۂ وقایہ درمیان میں آویگی جیسے] لائیے
[اور اگر (و) یا (ی) ہوگی بجاے ہمزہ (ج) آویگا اور وہ (و)
اور (ی) معروف پڑھی جاویگی] جیسے ہوجیئے لیجیئے اور پیجیئے
[اور کبھی (و) مثل (الف) سمجھا جاتا ہی جیسے سوئیے اور کھوئیے]
اور کبھی (گا) بھی [اِس صیغے پر] بڑھا دیتے ہیں جیسے سمجھئیگا
اور ہوجئیگا اور کبھی بھی امر مضارع کے معنی دیتا ہی جیسے جی
چاہتا ہی خوب سوئیے اور خوب کھوئیہ یعنی سوئیں اور کھوئیں اور
کبھی یہی امر اِستقبال کے معنی دیتا ہی جیسے تو سوئے اور کھوئے
اور کبھی (یے) کی جگہہ (یو) لاتے ہیں جیسے تو سوئیو اور کھوئیو اور
کبھی یہہ § دعا اور § بددعا کے بھی معنی دیتا ہی جیسے جیتا رہیو اور
جلد مر جائیو صیغۂ واحد حاضر امر [کے آخر میں (ا) لانے سے اور
اگر ماقبل آخر متحرک ہو اُسے ساکن کرنے سے] وہ صیغۂ واحد غائب
ماضی مطلق بن جاتا ہی جیسے سمجھا [مگر شرط یہہ ہی کہ آخر
میں (ا) (ی) یا (و) نہو نہیں تو (ا)] کے بدلے (یا) آتا ہی جیسے
کھایا پییا اور سویا ماضی مطلق کے آخر میں (ہی) بڑھانے سے

٥٠ مضارع میں حال و مستقبل دونوں زمانے پائے جاتے هیں لیکن کوئي کوئي اِس کو ایک قسم کا مستقبل هي مانتے هیں *

٥١ امر و نهي بهي فعل هیں *

٥٢ یهه چهوُں فعل مصدر سے نکلتے هیں *

٥٣ مصدر لازم سے فعل لازم مصدر متعدّي معروف سے فعل متعدّي معروف اور مصدر متعدّي مجهول سے فعل متعدّي مجهول نکلتے هیں *

جاتا هی حالت ظرفیه میں یعني (میں) (پر) (پاس) وغیرہ اور حالت إعانتیه و تجاوزیه میں (سے) آگے آنے سے میں کا مجهه یا مجهِ تو کا تجهه یا تجهِ وہ کا اُس وے کا اُن یهه کا اِس اور یے کا اِن هو جاتا هی إسم موصول یعني جو حروف معنوي علامتي کے آگے آنے سے ضمیر کي طرح بدل کر واحد کے لیئے جِس اور جمع کے لیئے جن هو جاتا هی اور جن نے کي جگهه جنهوں نے اور جِس کو کي جگهه جسے اور جن کو کي جگهه جنهیں بهي بولا جاتا هی إسي طرح حروف معنوي علامتي کے آگے آنے سے الفاظ إستفهامیه یعني کون اور کیا کا واحد کے لیئے کِس اور جمع کے لیئے کِن هو جائیگا اور کِن نے کي جگهه کِنهوں نے اور کِس کو کي جگهه کِسے اور کِن کو کي جگهه کِنهیں بهي بولا جائیگا اور إسي طرح الفاظ تنکیر یعني کوئي اور کچهه کا واحد کے لیئے کسي اور کسو اور جمع کے لیئے کئي اور کنهیں بنجائیگا لیکن کسو اب نهیں بولا جاتا اچها نهیں هی اکثر مجهه تجهه تمهه اُنهه اِنهه جنهه اور کِنهه سے (٥) دور [یعني حذف] هوکر مجهِ تجهِ تم اُن اِن جن اور کن حروف معنوي علامتي کے ساتهه بولا جاتا هی لیکن بهت اِس طرح پر عورتوں کے بولنے میں آتا هی *

فعل

۴۹ فعل کے معني کام اور وہ اُس کا نام هی جو بنا مدد دوسرے لفظ کے اپنے معني بتلا دیتا هی اور ماضي حال اور مستقبل اِن تین زمانوں میں سے کوئي زمانہ اُس میں پایا جاتا هی *

تمهیں" (مجھکو تجھکو اچھا نہیں) وہ کا اُسکو یا اُسے اور وے کا اُن کو یا اُنهیں اور یہہ کا اِس کو یا اِسے اور یے کا اِن کو یا اِنهیں بنجاتا هی لیکن (تئیں) کے آنے سے اور (تئیں) کے پہلے (کے) رهنے سے مضاف الیه کي شکل پیدا کرتا هی پر اب (تئیں) کوئي بولتا نہیں هی خالي اپنے کے ساتھہ کام میں آتا هی حالت اِنتفاعیہ میں بهي (لیئے) اور اُس کے مرادف الفاظ (واسطے) وغیرہ آگے آنے سے اور اُن کے پہلے (کے) رهنے سے ٹھیک حالت اِضافیه میں [یعني مضاف الیه کي شکل] بنا رهتا هی جب مضاف الیه هو یعني (کا) یا (کے) یا (کي) آگے آئے (کا کے کي) سمیت میں کا میرا میرے میري اور هم کا همارا همارے هماري اور تو کا تیرا تیرے تیري اور تم کا تمهارا تمهارے تمهاري یا تمارا تمارے تماري اور وہ کا اُس کا اُس کے اُس کي اور وے کا اُن کا اُن کے اُن کي اور یہہ کا اِس کا اِس کے اِس کي اور یے کا اِن کا اِن کے اِن کي مضاف کي وحدیت و جمعیت اور تانیث و تذکیر کے مطابق بنجائیگا ضمیر غائب اِس میں حالت مفعولیه کي شکل پر هی متکلم و حاضر نے جدا شکلیں پیدا کیں اگر ضمیر اور علامت اِضافت میں کچھہ فاصلہ هوگا جیسے مجھہ کم بخت کي کتاب حالت اِضافت میں بهي ضمیر کا رد بدل حالت مفعولیه کا سا هوگا ضمیر غائب اور اِسم اِشارہ میں حالت فاعلیه کے درمیان جب (نے) آگے آئے یهي رد بدل هو جاتا هی یعني اُس نے اور اُن نے یا اُنهوں نے اور اِس نے اور اِن نے یا اِنهوں نے بولا

۳۸½ نیچے لکھے ہوئے نقشے سے معلوم ہوگا *

	میں	ہم	تو	تم	وہ	وے یا وہ	یہ	یے یا یہ
حالت فاعلیه	میں نے	ہم نے	تو نے	تم نے	اس نے	اُنہوں نے (یا اُنہیں نے)	اِس نے	اِنہوں نے (یا اِنہیں نے)
حالت مفعولیه	مجھکو یا مجھے	ہم کو یا ہمیں	تجھکو یا تجھے	تمکو یا تمہیں	اُسکو یا اُسے	اُنکو یا اُنہیں	اِسکو یا اِسے	اِنکو یا اِنہیں
حالت إعانتيه یا سببیه	مجھ سے	ہم سے	تجھ سے	تم سے	اُس سے	اُن سے	اِس سے	اِن سے
حالت إنتفاعیه	میرے لئے	ہمارے لئے	تیرے لئے	تمہارے لئے	اُسکے لئے	اُنکے لئے	اِسکے لئے	اِنکے لئے
حالت تجاوریه یا إبتدائیه	(إعانتيه کي طرح)							
حالت إضافیه	میرا	ہمارا	تیرا	تمہارا	اُسکا	اُنکا	اِسکا	اِنکا
حالت ظرفیه	مجھ میں	ہم میں	تجھ میں	تم میں	اُس میں	اُن میں	اِس میں	اِن میں
حالت إنتہائیه	مجھ تک	ہم تک	تجھ تک	تم تک	اُس تک	اُن تک	اِس تک	اِن تک

۳۸½ حالت مفعولیه میں جب (کو) آگے آئے (کو) سمیت
میں کا مجھکو یا مجھے ہم کا ہمکو یا ہمیں تو کا تجھکو یا تجھے تم کا تمکو یا

۴۷½ علامت اِضافت و حروف تشبیہ اور صفات عددي بهي اُن کے مضاف مشبہ اور موصوف پر ترتیب‌وار حروف معنوي علامتي کے آنے سے یعني اُن کا اثر ہونے سے اِسم غیر سالم کي طرح بدل جاتے ہیں *

۴۸ ضمیروں میں اور مبہمات اور متعلقات مبہمات میں بهي اکثر خلاف قیاس رد بدل ہوتے ہیں *

۴۷½ حرفوں میں خالي حروف علامت اِضافت اور حروف تشبیہ ہیں جن میں تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت اور حروف معنوي علامتي سے رد بدل ہوتا ہی *

میلے میں نہ جائیگي اِس میں لکهنے والا حالت فاعلیہ میں گهوڑا حالت مفعولیہ میں کوڑا حالت اِعانتیہ میں بڈها حالت اِنتفاعیہ میں صندوقچہ حالت تجاوزیہ میں پالا حالت اِضافیہ میں تیلا حالت ظرفیہ میں مرنا حالت اِنتہائیہ میں اور سڑا حالت ندائیہ میں [یعني منادیٰ] ہی اور میلا بهي حالت ظرفیہ میں ہی اور روپیہ حالت مفعولیہ میں لیکن علامت مفعولیہ چهپي ہی اور میرا چهوٹا بهائي اپنے لکهنے پڑهنے میں محنت کرتا ہی اِس میں میرا چهوٹا اپنا لکهنا اور پڑهنا پانچ لفظ غیر سالم ہیں لیکن علامت ظرفیہ یعني (میں) کا اثر صرف پچهلے تین لفظوں پر یعني اپنا لکهنا اور پڑهنا پر ہی اِسي لیئے وہ بدل گئے پہلے دو حالت فاعلیہ میں بنے رہے *

۴۷½ جیسے موتي کا گهوڑا مر گیا موتي کے گهوڑے کو مار ڈالا موتي سا غریب لڑکا بهوکها رہا موتي سے غریب لڑکے کو بهوکها رکها چوتها لڑکا آیا چوتهے لڑکے کو بهیجا *

اِبتدائیۂ علامت اِعانتیۂ کي طرح (سے) هی علامت اِضافیۂ (کا کي کے) هی علامت ظرفیۂ (میں) یا (پر) وغیرہ هی اور علامت اِنتهائیۂ (تک) هی سوا‌ے اِن کے علامت ندائیۂ (اے) وغیرہ هی *

۴۷ اِسم غیرسالم کے آخر کا (ا) [یا (ہ)] حروف معنوي علامتي سے یعني اُن کا اثر هونے سے چاهے وہ ظاهر هوں چاهے چھپے هوئے بدل کر (ے) بن جاتا هی *

۴۷ اِسم فاعل حالیہ جس فعل کي حالت دکھلاتا هی اگر اُس کے فاعل یا مفعول کا صفت بني هو یعني وہ فاعل یا مفعول اُس اِسم حالیہ کا موصوف هو تو دونوں تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت میں فاعل یا مفعول موصوف کے تابع هونگے جیسے وہ عورت روتي هوئي چلي گئي یا عورتیں روتي هوئیں دیکھیں اور بچھونا بچھا هوا تھا یا بچھونے بچھے هوئے چھوڑے لیکن اگر اِسم حالیہ کا موصوف کوئي دوسرا هو اِسم حالیہ سدا واحد ظرفیت کي حالت میں آتا هی گو علامت نہیں رهتي اور اکثر لفظ هوا بھي چھوٹ جاتا هی جیسے ساري رات تلپھتے کٹي یا رات تلپھتے کاٹي وہ سر نیچے کیئے کھڑا تھا یا اُس کو سر نیچے کیئے دیکھا تم پیٹھہ دکھئے جاتے هو یا تم کو پیٹھہ دکھائے جانا نہ چاهیئے وہ بڑھیا کو لیئے هوئے آیا یا اُسے بڑھیا کو لیئے هوئے کسي نے دیکھا اور وہ عورت میلے کپڑے پہنے باهر نکلی یا اُس عورت کو میلے کپڑے پہنے دیکھا لیکن اگر یہہ اِسم حالیہ تاکید یا همیشگي کے لیئے آویگا گو دوهرا کر نہ آوے پہلي حالت میں رهتے هوئے بھی دوسري حالت کي دوسري شکل پیدا کریگا جیسے میں ڈرتے ڈرتے پاس گیا هم گاتے گاتے سیتے هیں وہ چپکي بت کی طرح بیٹھے سنا کي *

۴۷ جیسے لکھنے والے نے گھوڑے کو کوڑے سے مارا اُس بڈھے کے لیئے صندوقچے سے دو روپئے نکالو پالے کا نام بھي ٹیلے پر نہیں هی مرنے تک اے سڑے پردہ‌دار عورت

متن دیکھو) متعدي کے فاعل کي سو بھي بھولنا وغیرہ کئي مصدروں کا نہیں اور لانا اصل میں لے آنا اُس قسم کے مصادر مرکب میں سے ھی جن کا دوسرا تکڑا [یعني جزو دوم] لازم ھوتا ھی علامت مفعولیہ (کو) ھی لیکن کہنا اور اُس کے مرادف مصادر کے لیئے (سے) اور رحم اور دیا کرنا وغیرہ کے لیئے (پر) ھی جب کوئي بے جان مفعول ھو اکثر علامت مفعول چھپي رھتي ھی اور متعدي بدو مفعول میں مفعول دوم کے لیئے بالکل نہیں آتي اور متعدي بسہ مفعول میں مفعول سوم کے لیئے (سے) آتا ھی (لیکن سنسکرت والے عربي فارسي والوں کے مفعول دوم کو مفعول اول کہتے ھیں اور عربي فارسي والے سنسکرت والوں کے مفعول دوم کو مفعول اول ھماري سمجھ میں سنسکرت والوں کي رائے بہتر ھی) علامت اِعانتیہ یا سببیہ (سے) ھی علامت اِنتفاعیہ (کے لیئے) یا اُس کا مرادف (کے واسطے) وغیرہ ھی علامت تجاوزیہ یا

[صادر] ھو حالت اِنتفاعیہ میں وہ جس کے لیئے فعل کیا جاے [یعني صادر ھو] حالت تجاوزیہ یا اِبتدائیہ میں وہ جس کو چھوڑ کر [یعني جس سے جدا ھوکر] یا جہاں سے [یعني جس اِبتدا سے] فعل [صادر] ھونے لگے حالت اِضافیہ میں [یعني مضاف اِلیہ] وہ جس کا کسي دوسرے یعني مضاف کے ساتھہ کچھہ § علاقہ [یعني نسبت] رھتا ھو حالت ظرفیہ میں وہ جس میں فعل کیا جاوے [یعني واقع ھو] اور حالت اِنتہائیہ میں وہ جو [صدور] فعل کي § اِنتہا دکھلاوے ٭

اِنتفاعیہ [۶] حالت تجاوزیہ یا اِبتدائیہ [۵] حالت اِضافیہ [۴]
حالت ظرفیہ [۷] لیکن ہماري سمجھہ میں آٹھویں
حالت اِنتہائیہ [۸] بھي ماننی چاہیئے تھي *

۴۹ ۳/۴ علامت فاعلیہ (نے) ہی لیکن خالي
ماضي مطلق قریب بعید اور مشکوک (۹۰ اور ۹۱ کا

مفعولیہ و اِضافیہ باقي سب کو § متعلقات و توابع کے نام سے یا اِنہیں تین میں قسم در قسم کر کے شامل کر دیا ہی جیسے ظرفیہ اور اِنتفاعیہ کو مفعولیہ کي قسم [یعني مفعول فیہ اور مفعول لہ] ٹھہرایا ہی بلکہ دو قسم اَور بھي نئي مفعول کي مان لي ہیں [یعني مفعول معہ اور مفعول مطلق] جیسے جاڑا اور دوشالہ یعنی جاڑا ساتھہ ہی دوشالا یعنی دوشالے کے ساتھہ اِس میں دوشالا ایک قسم کا مفعول [یعني مفعول معہ] اور کھیل کھیلا اِس میں کھیل دوسري قسم کا مفعول [یعني مفعول مطلق] ہی اور تماشا یہہ کہ یہ چاروں جن کو مفعول کہتے ہیں افعال لازم کے ساتھہ بھي آیا کرتے ہیں سنسکرت میں اُوپر لکھي ہوئي آٹھہ حالتوں کے سواے صرف صفت کو تابع مانکر بالکل کام نکالا ہی فارسي میں کسي قسم کا عمل نہونے کے سبب علامتوں کو [زیر اِضافي اور موصوفي] کے سواے جو فارسي عربي کے مضاف اور موصوف کے آخر میں اگر مضاف الیہ اور صفت سے پہلے ہوں آتا ہی حروف مانکر اُن کا نام حروف معنوي علامتي رکھہ لیا ہی حروف معنوي علامتي کا اثر کہنے سے اِنہیں اُوپر لکھي ہوئي آٹھہ حالتوں کا عمل سمجھنا چاہیئے *

۴۶ ۳/۴ حالت فاعلیہ میں وہ جو فعل کو کرے [یعني جس سے فعل صادر ہو] حالت مفعولیہ میں وہ جس پر فعل پڑے [یعني صادر ہو] حالت اِعانتیہ یا سببیہ میں وہ جس کے وسیلے سے یا جس کے سبب فعل

۴۶ ۳/۴ جیسے موتي نے دیکھا دیکھا ہی دیکھا تھا یا دیکھا ہو وہ بھولا تھا تو لایا ہی مجھہ سے کہہ اُس کو مہربان ہو روتي کہا موتي کو روپیہ دیے یا پہاڑ سے دلوا دے *

۲۵½ سنسکرت والوں نے ندائیہ کے سواے اِسم کی سات حالتیں مانی ہیں یعني حالت فاعلیہ[1] حالت مفعولیہ[2] حالت اعانتیہ[3] یا سببیہ حالت

جیسے ناظموں اور حاضرین یا مکانات لیکن جس کے آخر میں (ت) [یا هاے مختفی] ہوگي وہ (ات) کے آنے سے گر جائیگي جیسے سعادت سے سعادات یا معاملہ سے معاملات کبھي کبھي فارسي اسموں کي جمع بھي گو غلط ہی (ات) بڑھا کر بنا لیتے ہیں لیکن [آخر میں اگر هاے مختفي رهتي هی اُس کو (ج) سے بدل دیتے ہیں] جیسے باغ اور نامہ سے باغات اور نامجات پر عربي میں بہتا جو جس کے لیئے وزن مقرر ہیں اُسي وزن پر اُس کي جمع بنا لیتے ہیں [اور اُس کو جمع تکسیر کہتے ہیں] جیسے فَعِیل کے وزن پر وَزِیر کي جمع فُعَلا کے وزن پر وُزَرا جب عربي کي جمع کو پھر کسي قاعدہ سے جمع کرتے ہیں تو اُس کو جمع الجمع کہتے ہیں جیسے ولي کي جمع اولیا اور پھر اولیا کي جمع اولیاؤں اور شریف کي جمع اشراف اور پھر اشراف کي جمع اشرافوں یہہ بھي یاد رکھنا چاهیئے کہ گنتي کے آگے ایسے الفاظ جو روپیہ پرمان [یعني مقدار] وقت ظرف اور قسم کے معني میں ہوں یا جوڑا اور § قطار کي طرح اکٹھے معني دکھلاتے ہوں اکثر واحد آتے ہیں لیکن اُن کے فعل جمع رهتے ہیں جیسے ہزار اشرفي دیں بیس گز کام آئے چار گھوڑي لگیں دو ظرف اچھي ہیں چار قسم تھیں سو قطار دیکھیں لیکن ہزار اشرفیاں دیں اور ہزار اشرفي دي بھي ٹھیک هی ندان باقي سب الفاظ جمع آتے ہیں جیسے لاکھہ گھوڑے اور دو سطریں اور جو یہہ الفاظ کبھي واحد بھي آ جاویں تو فعل سدا جمع هي رهینگے جیسے دو چیز ہیں *

۲۶½ عربي میں تین هي § عمل ہوتے ہیں یعني [رفع[1] نصب[2] جر[3]] اِس لیئے اِسم کي تین هي حالت مانی ہیں یعني فاعلیہ و

۲۶½ جیسے موتي نے (۱) موتي کو (۲) موتي سے (۳) موتي کے لیئے (۴) موتي سے (۵) موتي کا (۶) موتي میں (۷) موتي تک (۸) اور اے موتي (ندائیہ) *

۴۹½. حروف معنوي علامتي چاهے ظاهر هوں چاهے چهپے هوئے وه هيں جو اِسم كي § حالتوں كو دكهلاتے هيں اور اُن حالتوں كي علامت كهلاتے هيں *

اسماے صفات كي جن كے آخر ميں (ا) [يا (ه)] هووے اور حروف معنوي علامتي كے آنے سے بدلتي بهي هووے [وحدت و جمعيت مضاف و مشبهه و موصوف كے مطابق ترتيبوار هوگي جيسے موتي كا گهوڑا اور موتي كے گهوڑے يا انگريز سا عقلمند اور هندوستانيوں سے بيوقوف يا اچها لڑكا اور اچهے لڑكے [يا بيچاره گهوڑا اور بيچارے گهوڑے] يا هنستا هوا چاهے هنستا لڑكا اور هنستے هوئے چاهے هنستے لڑكے ليكن حالت تانيث ميں كچهه نه بدلينگي جيسے موتي كي گهوڑي اور موتي كي گهوڑياں يا عورت سي بيوقوف اور عورتوں سي بيوقوف يا اچهي لڑكي اور اچهي لڑكياں اكثر اسماے مقدار يا ظروف زمانه كے آخر ميں بنا حروف معنوي علامتي كے بهي (وں) جمع كي علامت زياده كرنے سے پورے يا بهتايت كے معني نكلتے هيں جيسے تينوں بهائي آئے اور اپنے پچيسوں روپئے لے گئے يا گهڑوں پاني پڑا منوں آنا بهه گيا برسوں بيت گئے اور مدتوں كي بات هے فارسي ميں جاندار كي جمع (ان) اور بے جان كي (ها) آخر ميں لاكے بناتے هيں جيسے دوستان اور صاحبان يا بارها و صدها عربي ميں اكثر عقلدار [يعني ذيعقل] مذكر اِسم فاعل كي جمع (ون) [يعني واو معروف و نون] يا (ين) [يعني ياے معروف اور نون] اور مؤنث اور مذكر غيرحقيقي كي جمع (ات) بڑها كر بنا ليتے هوں

اے مرزا دادا پاس جاؤ اور ننداكو چهوڑو اِس ميں مرد عورت للو خدا ملكه كره صهرا حيا دعا زبان مرزا دادا اور نندا سب سالم هيں نندا سنسكرت مؤنث هے دادا هندي هے ليكن اِس جگهه فارسي كے طور پر كام ميں آيا هے باقي خدا ملكه صحرا حيا دعا مرزا فارسي يا عربي هيں اور فارسي يا عربي هي كے طور پر برتے گئے هيں ليكن اگر ملكه كا نام اِس كو الٹ ديں نام كا حرف آخر كه فارسي سالم مكسور [هو جائيگا جيسے نامِ ملكه اِسي طرح نامِ نيك كو بهي سمجهو *

۴۹ سالم وہ هی جس کے آخر میں (ا) [یا (ۂ)]
نہ هووے اگر هووے تو وہ اِسم معرفہ هووے یا سنسکرت
کا یا فارسي کا یا عربي کا لفظ هووے اور سنسکرت
فارسي اور عربي هي کے طور پر کام میں آوے یعني
هندي نہ بن جاوے یا هندي هي کا هووے لیکن
سنسکرت فارسي اور عربي کے طور پر کام میں آوے
وہ حروف معنوي علامتي کے آنے سے یعني اُن کا اثر هونے
سے چاهے وہ ظاهر [یعني مذکور] هوں چاهے چھپے
هوئے [یعني مقدر] بدلتا نہیں هی *

هو جائیگي جیسے مردوں نے لڑکیوں کے لیئے یا کبیوں کے لیئے یا بندھوں کے لیئے [سنسکرت لفظ کبِ اور بندھُ میں حرفِ آخر مکسور اور مضموم هونے کے سبب (ون) کے پہلے یاے وقایہ اور همزۂ وقایہ لائے] لڑکوں کو بندوں میں نوکروں سے گنوایا لیکن عربي فارسي اور سنسکرت کا (ا) نہیں گرتا [وهاں (ون) کے پہلے همزہ لاتے هیں] جیسے دعاؤں † سے دلرباؤں کو راجاؤں نے ملا لیا سرسوں کي جمع اِس قاعدے سے سرسونؤں هوني چاهیئے تھي لیکن سننے میں اچھي نہیں معلوم هوتي اِس لیئے جمع کي جگہہ واحد بولا جاتا هی جیسے پچاس سرسوں میں ایک بھي لال نہیں

† [جب (و) اپنے ماقبل ضمہ خواہ (ي) اپنے ماقبل کسرہ چاهتي هی اور حرف اُن کے ماقبل مثل الف ایسا رهتا هی کہ جو ضمہ خواہ کسرہ قبول نہیں کرسکتا همزۂ وقایہ درمیان میں لاتے هیں جیسے بد دعاؤں سے صحرائي بن گیا جہاں ماقبل کوئي حرکت پیشتر سے رهتي هی وهاں بھي همزۂ وقایہ آتا هی جیسے بندھؤں سے کہدو لیکن کسرہ کے بعد یاے وقایہ آتي هی جیسے کبیوں کو بلاؤ جہاں دو (و) یا دو (ي) جمع هوں پہلا حرف همزہ هو جائیگا جیسے تاؤں اور لوئیں]

پانچواں قاعدہ علامت اِضافت و حروف تشبیہہ اور اُن

۴۶ جیسے مرد نے عورت سے کہا للّٰو کو سمجھا دے خدا کے لیئے ملکہ کا نام کرکر صحرا میں بھي اگر حیا والا هي دعا کے بغیر زبان پر نہ لاوے

۴۵ بدلنے اور نہ بدلنے کے سبب اِسم سالم اور غیر سالم کہلاتا ہی *

ہوتی ہی اُس کی جمعیت اکیلے اُس کے فعلوں کی جمعیت سے معلوم پڑ جاتی ہی جیسے مرد آئے برتن خریدے دریا بہے اور پُرکھا مر گئے لیکن جس مذکر اِسم کے آخر میں (ا) [یا (ہ)] ہووے اور حروف معنوی علامتی کے آنے سے بدل جاوے جمع میں، اُس کے (ا) [یا (ہ)] کو (ے) کے ساتھہ بدل دیتے ہیں جیسے گھوڑے دوڑے اور لڑکے بیٹھے یا پیالے پیئے اور نوالے کھائے دوسرا قاعدہ جس مؤنث کے آخر میں (ی) نہ ہووے اور کوئی حرف معنوی علامتی اُس کے آگے نہ رہے اُس کے آخر میں (یں) لانے سے جمع ہو جاتی ہی جیسے عورتیں آئیں اور کتابیں خریدیں اور جس مؤنث کے آخر میں (ی) ہووے اور کوئی حرف معنوی علامتی اُس کے آگے نہ رہے [(اں)] بڑھا دینے سے اُس کی جمع بن جاتی ہی جیسے لڑکیاں آئیں اور بکریاں خریدیں اور کوئی کوئی اِن کی بھی جمع (یں) بڑھا کر بنا لیتے ہیں لیکن اچھی نہیں ہوتیں جیسے لڑکیئیں آئیں اور بکریئیں خریدیں پر چڑیا کی جمع چڑیاں کے لیئے یہہ کہہ سکتے ہیں کہ چڑیا میں [(ی) کے آگے الف] پہلے سے موجود پاکر نرا [نون بڑھا] دیا تیسرا قاعدہ حالت ندائیہ میں [واو مجہول زیادہ کرنے] سے جمع ہو جاتی ہی جیسے اے مردو اے عورتو اے کَپِیو [سنسکرت لفظ کَپِ میں حرف آخر مکسور ہونے کے سبب واو کے پہلے یے لائے ایسی یے کو یائے وقایہ کہتے ہیں] اے بندھو [سنسکرت لفظ بندھُ میں حرف آخر مضموم ہونے کے سبب واو کے پہلے ہمزہ لائے ایسے ہمزہ کو ہمزۂ وقایہ کہتے ہیں] اور اے لڑکو لیکن جس کے آخر میں (ا) [یا (ہ)] ہوگی وہ گر جائیگی جیسے اے لڑکو اور اے بندو چوتھا قاعدہ جب کوئی حرف معنوی علامتی آگے آوے چاہے مذکر ہو چاہے مؤنث چاہے سالم ہو چاہے غیر سالم آخر میں (ؐوں) لانے سے جمع بن جاتی ہی اگر آخر میں (ا) [یا (ہ)] ہوگی گر جائیگی اور اگر [ماقبل آخر کو حرکت ہوگی] وہ بھی دور

۴۳ کسي کسي کي تانیث خلاف قیاس هوتي هی بلکه مذکر اور مؤنث کے لیئے جدا جدا لفظ بنے هوتے هیں *

۴۴ اِسم واحد هوگا یا جمع *

۴۴½ واحد سے ایک هي سمجها جاتا هی اور جمع سے زیاده *

۴۴½ جمع کي علامت پانچ هیں (وْ) [یعني واو مجهول] (وْن) [یعني واو مجهول و نون غنه] (ے) [یعني یاے مجهول] (ین) [یعني یاے مجهول و نون غنه] اور (ان) [یعني الف و نون غنه] *

کئي جاندار مضاف مذکر اور مؤنث دونوں قسم کے هوویں علامت اِضافت جمع مذکر هوگي جیسے موتي کے ما باپ اور اُس کے لڑکي لڑکا نهیں تو جو زیاده پاس هو اُس کے مطابق جیسے اصل اور نفع اُس کا اور نفع اور اصل اُس کي یا اخبار کا دستور اور کیفیت اور اخبار کي کیفیت اور دستور اور فعل بهي اُسي کے § تابع رهیگا جیسے موتي کے ما باپ مر گئے اور اُس کے لڑکي لڑکا جیتے هیں اصل و نفع اُس کا مجهے ملیگا اور نفع و اصل اُس کي مجهے ملیگي یا اُس اخبار کا دستور و کیفیت اچهي هی اور اُس اخبار کي کیفیت و دستور اچها هی *

۴۴½ پهلا قاعده جس مذکر کے آخر میں (ا) [یا (ه)] نه هووے اور جو هووے بهي تو حروف معنوي علامتي کے آنے سے بدل نه جاوے جب تک اُس کے آگے حروف معنوي علامتي نه آویں اُس میں کچهه رد و بدل نهیں

۴۳ جیسے راجا سے راني هاتهي سے هتهني ماموں سے مماني یا مامي بهائي سے بهاوج یا بهابي اور بهوجائي لیکن بهابي اور بهوجائي اچهوں کي بولي نهیں هی خان سے خانم اور بیگ سے بیگم *

۴۴½ جیسے گهوڑا اور کتاب وغیره واحد اور گهوڑے اور کتابیں وغیره جمع *

۴۴½ جیسے اے مردو عورتوں نے دیکها لڑکے چلے گئے ناویں ڈوب گئیں اور لڑکیاں نه بچ سکیں *

۴۲ جس اِسم کي تذکير و تانيث ميں کچهه ...ک هو اُس کو مذکر بولنا بہتر هی *

جیسے مادہ کوّا اور نر چیل وغیره   ستواں قاعده جس واحد مذکر
حقیقي کے آخر میں (ا) هو اکثر اُس کو (ري) یا (ریا)
کے ساتهه بدلنے سے مؤنث بن جاتا هی جیسے لڑکا سے لڑکي اور
بیٹا سے بیٹي یا بوڑها سے بوڑهیا اور چڑا سے چڑیا وغیره اور کبهي (ن)
کے ساتهه جیسے دُلها سے دُلهن اور اوجها سے اوجهن وغیره اور جس
مذکر حقیقي کے آخر میں (ري) یا (ے) هو اُس کي جگهه بهي
اکثر (ن) آ جاتا هی جیسے دهوبي سے دهوبن اور چوبے سے چوبن
وغیره اور (ا) اور (ري) بنا بهي کہیں (ن) آ جاتا هی جیسے
لوهار سے لوهارن اور سنار سے سنارن وغیره اور کسي جگهه (ري) کے
بدلے (اني) لے آتے هیں بلکه (ري) نه هي هو تو (اني) لے آتے هیں
جیسے کهتري سے کهتراني اور تواري سے توراني یا مهتر سے مهتراني
اور پنڈت سے پنڈتاني لیکن پانڈے سے پنڈیاني بنانے میں پانڈے کا
(ا) تواري [کے (ا) کي طرح گر گیا]   آٹهواں قاعده حروف اِضافت
و تشبیهه اور اُن اسماے صفات کي جن کے آخر میں (ا) یا (ه)
هووے اور حروف معنوي علامتي کے آنے سے تبدیل بهي هوتي هووے
تذکیر و تانیث مضاف و مشبهه و موصوف کے مطابق § ترتیب وار
هوگي جیسے راجا کا گهوڑا اور راجا کي گهوڑي یا راجا سا سمجهه‌دار
اور راني سي سمجهه‌دار یا اچها لڑکا اور اچهي لڑکي یا بیچاره لڑکا اور
بیچاري لڑکي یا هنستا هوا یا هنستا لڑکا اور هنستي هوئي یا هنستي
لڑکي   نواں قاعده هندي میں حروف تہجي سب مذکر هیں سواے
(اِ) (اي) (رِ) (ري) و (لِر) [یعني इ ई ऋ ॠ ऌ
کے اُردو میں [دو حرفي سب اور سه حرفي صرف تین یعني کل
بیس مؤنث هیں یعني (ب پ ت ٹ ث ج ح خ د ڈ ذ ر
ز ژ ط ظ ف ه ي)   دسواں قاعده مصدر اپنے فعل کے مفعو
مطلق مذ ... نث هوتا هی جیسے لڑکے نے جو لفظ کهنا تها کها
لڑکے نـ ... تبهي کبهي یهه بهي یاد رکهنا چاهیئه که

کوئي کوئي اِسم مذکر و مؤنث دونوں بولے
[...]تے هیں لیکن اُنکو مؤنث هي بولنا اچها هی *

[...] عربي کا ملکه وغیره کي طرح] نه هو اکثر مذکر هوتے هیں
[...] دریا صحرا باجا راجا مقابله مباحثه سقه پرده وغیره دوسرا
[...] پیشهوالے جیسے تیلي تمبولي اور نسبتي لفظ جیسے بنارسي
[...]ستاني اِنکو چهوڑ کر [جن کے آخر میں یاے معروف هو] اکثر
[...]ث هوتے هیں جیسے گهوڑي بیٹي روٹي حویلي وغیره لیکن
[...]ي دهي پاني موتي گهي اور جي اِس سے باهر هیں یعني مذکر
[...]ے جاتے هیں تیسرا قاعده عربي کا مصدر تفعیل کے وزن پر مؤنث
[...]وگا سواے تعویذ کے جیسے تدبیر تصویر تحریر تقریر وغیره چوتها قاعده
[...] جس کے آخر میں عربي مصدر کي (ت) یا هندي حاصل مصدر کي
(ت) هو مؤنث هوگا سواے شربت و حضرت کے جیسے موافقت
عداوت یا سجاوت بناوت وغیره پانچواں قاعده جس کے آخر میں
فارسي حاصل مصدر کا (ش) هو مؤنث هوگا اور اِسي طرح فارسي
کے اور بهي حاصل مصدر اکثر مؤنث بولے جاتے هیں جیسے بخشش
کوشش اور آزمایش یا نوشت خواند آمد رفت گفتگو رفتار آسودگي
وغیره چهٹها قاعده اِسم جنس جاندار جو ظاهرا تذکیر و تانیث
[میں مشترک] هیں اکثر اُن کا فرق جاننے کے لیئے آخر میں
(ري) یا (ني) بڑها کر مؤنث بولتے هیں جیسے هرن سے
هرني مرغ سے مرغي یا مور سے مورني سنگهه سے سنگهني وغیره
کبهي مذکر میں (ا) بڑها دیتے هیں جیسے هرن سے هرنا اور مرغ
سے مرغا وغیره اور جهاں بڑهانے کا موقع نهیں هوتا شروع میں مذکر
کے لیئے نر اور مؤنث کے لیئے ماده لگا دیتے هیں جیسے نرساهی او[ر]
ماده ساهی نر بهیڑیا اور ماده بهیڑیا وغیره لیکن جو دونوں کے لیئ[ے]
مذکر بولے جاتے هیں اُن میں اکیلا لفظ ماده اور جو دونوں کے لی[ئے]
مؤنث بولے جاتے هیں اُن میں اکیلا لفظ نر لانے کا کام پڑتا ه[ے]

۴۱ جیسے بلبل فکر اور جان *

۳۹¼ جاندار جن کے جوڑے ہوتے ہیں مذکر حقیقي اور مؤنث حقیقي کہلاتے ہیں *

۳۹½ بےجان مذکر غیرحقیقي و مؤنث غیرحقیقي *

۴۰ مذکر اور مؤنث غیرحقیقي کي پہچان بہت مشکل ہی وہ دو طرح کے ہوتے ہیں سماعي اور قیاسي *

۴۰¼ سماعي وہ ہی جس کے لیئے کوئي قاعدہ نہیں جیسا معتبر آدمیوں سے سنا جاتا ہی بولا جاتا ہی [یعني اہل زبان کا تتبع کیا جاتا ہی] *

۴۰½ قیاسي وہ ہی جس کے لیئے کوئي قاعدہ مقرر ہو *

۴۰½ پہلا قاعدہ [جنکے آخر مین (ا) یا (ہ) ہو] لیکن وہ (ا) عربي مصدر یا حاصل مصدر کا تماشا و تقاضا وغیرہ چھوڑکر دعا تمنا وفا جفا وغیرہ کي طرح یا عربي إسم تفضیل مؤنث کا دنیا عقبیٰ وغیرہ کي طرح یا علامت تانیث سنسکرت کا بھاکھا گنگا وغیرہ کي طرح یا علامت تصغیر ہندي کا کھٹیا وغیرہ کی طرح [اور وہ (ہ) علامت

۳۹¼ جیسے مرد اور عورت یا بکرا اور بکري *

۳۹½ جیسے کپڑا اور ٹوپی *

۴۰¼ جیسے مذکر لشکر گُرنتھہ آلو پہلو جادو إحسان تردد تدارک إلتماس إستعمال مکان کھیل ناچ اور مؤنث فوج پُستک بالو دارو ترازو إصلاح توجہہ تواضع إحتیاج إستعداد مجال مار اور سمجھہ *

۳۸ چھتھے منادیٰ جب کسي اِسم نکرہ کو کسي حرف ندا کے ساتھہ یا بِنا حرف پکارتے ھیں تو اُس میں بھي ایک طرح کا ٹھہر جانا اور خاص ھو جانا آ جاتا ھی *

۳۸$\frac{1}{4}$ لیکن اندھوں کي پکار میں ایسا ٹھہرنا اور خاص ھونا نہیں بھي ھو سکتا ھی *

۳۸$\frac{1}{2}$ سواے اِن چھہ قسموں کے کوئي کوئي صفتیں ایسي ھیں کہ وہ بھي ایک طرح پر ٹھہرا کر اور خاص دکھلا کر اپنے موصوف کو معرفہ بنا دیتي ھیں *

۳۸$\frac{3}{4}$ ھر مضاف اور موصوف کچھہ نہ کچھہ ٹھہر ھي جاتا ھی اور تھوڑا بہت خاص بھي بن جاتا ھی لیکن وہ سب کے سب معرفہ نہیں ھوسکتے *

۳۹ تذکیر و تانیث کے حساب سے اِسم کي دو قسم ھیں [یعني اِسم مذکر ھوگا یا مؤنث] *

---

۳۸ جیسے اے لڑکے یا لڑکے *

۳۸$\frac{1}{4}$ جیسے کوئي اندھا پکارے اے بابا *

۳۸$\frac{1}{2}$ جیسے جانا ھوا آدمي [شخص معلوم] اور ٹھہرایا ھوا وقت [وقت معین] *

جان‌دار [يعني ذي روح] کے ليئے کون اور بےجان [يعني غير ذي روح] کے ليئے کيا اور تنکير کي جگهه يعني جهاں کسي کا بےتهہرايا هوا هونا پايا جاے جاندار کے ليئے کوئي اور بےجان کے ليئے کچهه اور کبهي اِس کا اُلٹا بهي (ليکن اچها نهيں) يا اِنکے § مرادف الفاظ لاتے هيں اور تقليل دکهلانے کو جاندار اور بےجان دونوں کے ليئے کچهه بولتے هيں *

۳۷ پانچويں مضاف اِن اُوپر لکهے هوئے چاروں کي اِضافت کے ساتهه يعني چاروں ميں سے کوئي ايک مضاف‌اليه هو کيونکه ايسے مضاف ميں ايک طرح کا تهہر جانا اور خاص هو جانا پايا جاتا هي *

يهه اور وه سے † يهاں اور وهاں (جيسے ناگري ميں اِهاں اُهاں هي لکهتے هيں) يا يهيں اور وهيں § مکان کے ليئے اِدهر اور اُدهر طرف کے ليئے يوں اور ووں طرح کے ليئے ايسا اور ويسا § تشبيهه کے ليئے اِتنا اور اُتنا (اِتّا اُتّا نهيں بولا جاتا) پرمان کے ليئے اور اب وقت کے ليئے بن جاتا هي اگر ان سبهد کے پهلے لفظوں کا پهلا حرف (ج) سے بدل ديں اِسم موصول هو جائينگے جيسے جهاں جهيں جدهر جوں جيسا جتنا اور جب اور اگر (ت) سے بدل ديں جواب شرط بن جاوينگے جيسے تهاں تهيں تدهر توں تيسا تتنا اور تب اور اگر (ک) سے بدل ديں اِستفهاميه کهلاوينگے جيسے کهاں کهيں کدهر کيوں (اِس ميں (ي) باقي رهي) کيسا کتنا (کبهي کتنا کي جگهه کي بهي بولتے هيں) اور کب *

† هماري سمجهه ميں يهه ستهان سے يهاں اور وه ستهان سے وهاں بنا هي *

۳۴ چوتھے اِسم موصول یعني جو سدا اپنے
ا محتاج رهتا هی *

۳۵ ¼ جب اِسم موصول میں شرط کے معني
جاتے هیں اُس کي جزا میں (تو) لاتے هیں لیکن
ي بنا (تو) کے بهي بولتے هیں *

۳۵ ½ اِسم اِشارة اور اِسم موصول ان دونوں
مبهمات کهتے هیں *

۳۶ الفاظ اِستفهامیه اور الفاظ تنکیر متعلقات
مبهمات هیں اِس لیئے اُن کا اِسي جگهه لکها جانا هم
مناسب سمجهتے هیں استفهام یعني پوچهنے کے وقت

۳۶ اکثر حرف کے ساتهه اِسم ملکر ایسے بن جاتے هیں که اُن
میں کوئي بات مرکب هونے کي دکهلائي نهیں دیتي جیسے اِسم اِشارة

۳۵ جیسے جو آیا تها اِس میں جو موصول هی اور آیا تها صله هی چاهیے
یوں کهیں جو آیا تها نهیں هی اور چاهے (سو) یا (وه) بڑها کر کهیں یعني
جو آیا تها سو نهیں هی یا جو آیا تها وه نهیں هی اور لڑکا جو یا جو لڑکا آیا تها
اور لڑکا جس نے اور لڑکے جنهوں نے یا جس لڑکے نے اور جن لڑکوں نے دیکها تها
یهه بهي بولنے کے طریقے هیں جس کے پهلے لڑکا آنے سے لڑکے کے بدلے لڑکا بنا رها
اور جنهوں کے پهلے لڑکے آنے سے لڑکوں کے بدلے لڑکے هو گیا ایسي جگهوں میں جو لڑکا
یعني جو اور لڑکا دونوں ملکر اِسم موصول کهلاوینگے *

۳۵ ¼ جیسے جو دیگا تو پاویگا یعني اگر دیگا یا جو دیگا پاویگا یعني اگر دیگا *

۳۶ جیسے کون آدمي گیا اور کیا بات کرتے هو یا کوئي لڑکا نهیں پڑهتا اور
کچهه کام نهیں هوتا یا کون بات کهي گئي اور یهه کیا کیڑا هی یا کوئي کام نهیں
هوتا اور کچهه کیڑا مکوڑا نهیں هی یا کچهه آدمي مرے کچهه جانور مرے *

۳۴ جب ایک جملہ (۱۴۰½ کا متن دیکھو) میں دو ضمیریں یا دو اِسم اِشارہ ایک ھي مرجع یا مشار الیہ کے لیئے اس طرح آئیں کہ پہلي فاعل ھو اور دوسري مضاف الیہ تب مضاف الیہ کو اپنا اپنے اپني سے مضاف کے واحد جمع اور مؤنث کے مطابق بدل دیتے ھیں *

۳۴½ جب آپ ضمیر کے ساتھہ آویگا خود کي طرح تخصیص یا تاکید کے معني دیگا کبھي آپ کي جگہہ بھي بولا جاتا ھی *

---

۳۳ کبھي کبھي اپني غریبي دکھلانے کے لیئے ضمیر متکلم کي جگہہ فدوي کمترین غلام بندہ خاکسار گنہگار فقیر عاجز عاصي نیازمند داس سیوک اور بھکشک وغیرہ بولتے ھیں اِسي طرح تعظیم اور ادب کے لیئے ضمیر واحد حاضر و غائب کي جگہہ جمع یا آپ مالک مہربان صاحب حضور جناب عالي حضرت خداوند خداوند نعمت غریب پرور پیر و مرشد مخدوم قبلہ قبلۂ عالم مہاراج سوامي اَن داتا گریاندھان وغیرہ کام میں لاتے ھیں اور اِسي طرح لحاظ اور شرم کے لیئے میرے لڑکے کي جگہہ بندہزادہ اور میري بي بي کي جگہہ گھر کے لوگ وغیرہ کہتے ھیں *

---

۳۴ جیسے میں نے اپنا سبق پڑھا اگر کہیں کہ میں نے میرا سبق پڑھا ٹھیک نہ ھوگا اِسي طرح تو نے اپنے گھوڑے دیکھے اور اُس نے اپني گاے دوھي *

۳۴½ جیسے وہ آپ گیا یعني وہ خود گیا یعني ضرور و خاص وھي گیا یا میرا تم کا کام ھی یعني میرا اپنا کام ھی *

٣٢ دوسرے ضمیر وہ هی جو اِسم کے بدلے یعني اِسم کي جگهہ آوے اور اُس اِسم کي قائممقام سمجھي جاوے *

٣٢¼ اُس اِسم کو اُس ضمیر کا مرجع کہینگے *

٣٢½ ضمیر چھہ هیں دو واحد و جمع متکلم یعني میں اور هم دو واحد و جمع حاضر یعني تو (تو کي جگهہ تَیں اب نہیں بولتے) اور تم اور دو واحد و جمع غائب یعني وہ یا وُہ اور وے یا وو لیکن اب وے کي جگهہ وہ بولنا اچھا سمجھتے هیں *

٣٣ تیسرے اِسم اِشارہ وہ هی جس سے کسي کي طرف اِشارہ کریں *

٣٣¼ جس کي طرف اِشارہ کیا جاے اُس کو مشارٌالیہ کہتے هیں *

٣٣½ اِسم اِشارہ دو هیں [قریب یعني] نزدیک کے لیئے یہہ اور [بعید یعني] دور کے لیئے وہ اِنھیں کي جمع یے اور وے هیں *

٣٢½ متکلم جو بات کرے یعني کہنےوالا حاضر [یا مخاطب] جس سے بات کرے یعني جو موجود هو اور سُنے اور غائب وہ جس کي بات کي جاے یعني جس کي بات متکلم حاضر سے کہے واحد ایک کو اور جمع ایک سے زیادہ کو کہتے هیں *

---

٣٢ جیسے رامپرشاد آیا اور اُس نے اپنا § سبق پڑھا اُس نے اور اپنا دونوں ضمیر هیں اور رامپرشاد کے بدلے کہ اُنکا مرجع هی آئي هیں اگر کہتے کہ رامپرشاد آیا اور رامپرشاد نے رامپرشاد کا سبق پڑھا جملہ بگڑ جاتا [خلاف محاورہ هوتا] *

٢٧ جامد کي دو قسمیں هیں نکرہ و معرفہ *

٢٨ نکرہ بے تھہرائے ہوئے کو کہتے هیں جو ایک جنس کے هر ایک کے لیئے بولا جاے کسي خاص تھہرائے ہوئے کا نام نہ هو [اِسي کو اِسم جنس بھي کہتے هیں] *

٢٩ معرفہ خاص تھہرائے ہوئے کو کہتے هیں بےتھہرائے ہوئے کو جو ایک جنس کے هر ایک کے لیئے بولا جاے نہیں کہتے *

٣٠ معرفہ کي چھہ قسمیں هیں ١ عَلَم ٢ ضمیر ٣ اِسم اِشارہ ٤ اِسم موصول ٥ مضاف اِن چاروں کا اور ٦ منادیٰ *

٣١ پہلے علم [یعني نام] چاھے جامد هو چاھے مشتق وہ هی جس سے کسي خاص تھہرائے ہوئے آدمي یا جانور یا چیز کو پکاریں *

٣١ [کُنیت جیسے ابوظفر عرف جیسے بہادرشاہ خطاب جیسے غازي اور تخلص جیسے ظفر یہہ بھي داخل قسم معرفہ هیں] *

٢٨ جیسے گھوڑا کہ یہہ گھوڑے کي جنس کے هر ایک کے لیئے بولا جاسکتا هی *

٣١ جیسے سکندر اور محمود نام بادشاهوں کا دُلدل اور بُراق نام گھوڑوں کا کابل اور مشہد نام شہروں کا *

۲۴½ اِسم آلہ وہ جو ھتھیار کے معني میں آوے

۲۵ عربي میں اِسم ظرف کو بھي [مکان یا زمان کے معني میں] مشتق مانا ھی *

۲۶ جامد وہ ھی کہ نام ھو کسي کا لیکن نہ آپ کسي دوسرے لفظ سے نکلا ھو اور نہ اُس سے کوئي دوسرا لفظ نکل سکے یعني نہ کسي ٹھہرائے ھوئے قاعدے کے ساتھہ کسي مصدر سے مشتق ھوا ھو اور نہ وہ آپ مصدر ھو *

یعني سب لڑکوں سے موتي ملنسار ھی اور اِس کي بہ نسبت وہ ھونہار ھی یعني اِس سے وہ ھونہار ھی (کچھہ) (کسي قدر) اور [سنسکرت میں] (کنچِت) تقلیل کے معني دیتے ھیں جیسے کچھہ ملنسار کسي قدر ملنسار یا کنچِت ملنسار ھی یعني بہت ملنسار نہیں ھی تھوڑا ملنسار ھی *

۲۴½ عربي میں اِسم آلہ مِفْعَل مِفْعَلہ اور مِفْعَال کے وزن پر آتا ھی جیسے مِشْعَل مِصْقَلہ اور مِقْرَاض *

۲۵ مَفْعَل یا مَفْعَلہ یا مَفْعِل یا اُس صیغۂ مفعول کے وزن پر جو آپ مفعول کے وزن پر نہو آتا ھی جیسے مَکْتَب مَدرَسہ یا مَجْلِس اور مُستقر اِس دیس کي بولي میں کبھي مصدر بھي ظرف کے معني دیتا ھی جیسے جھرنا اور فارسي میں کبھي صیغۂ واحد حاضر امر اِسم کے ساتھہ ملکر جیسے پا انداز *

۲۴½ جیسے مضراب اور کترني *
۲۵ جیسے مجلس اور مدرسہ *
۲۶ جیسے ندي اور گنگا *

سمجھہ میں تو عربي کا اِسم آلہ بھي جو مشتق مانا جاتا ھی ایک قسم کا اِسم فاعل ھي ھی *

۲۴ صفت مشبہہ وہ ھی جس میں معني اِسم صفت [یعني وصفي] ٹھہراو [یعني استحکام و اِستقلال] کے ساتھہ پائے جائیں *

۲۴½ اِسم تفضیل وہ صفت ھی جس کے موصوف کو کسي دوسرے پر خواہ تمام دوسروں پر فضیلت یعني بڑائي ھو اور مبالغہ وہ جس میں آپ اپني صفت میں پورا رھے *

۲۴½ تفضیل شروع میں (سے) اور (سب سے) اور مبالغہ (بڑا) (بہت) اور (نہایت) وغیرہ لانے سے بن جاتا ھی جیسے موتي بہادر سے ھونہار ھی اور موتي سب سے ملنسار ھی یا بہادر بڑا یا بہت یا نہایت ملنسار ھی سنسکرت میں تفضیل کے لیئے (تر) اور (تم) اور مبالغہ کے لیئے (مَہا) (اَتِ) اور (اَتیَنت) وغیرہ اور فارسي میں تفضیل کے لیئے (تر) اور (ترین) اور مبالغہ کے لیئے (بدرجۂ غایت) وغیرہ آتا ھی اور عربي میں تفضیل اَفعَل اور مبالغہ فُعّال و فَعّالہ وغیرہ کے وزن پر ھوتا ھی جیسے سنسکرت مَہَتّر اور مَہَتّم یا مہا پنڈت اَت پنڈت اور اتینت پنڈت فارسي مہتر اور مہترین یا بدرجۂ غایت دانا اور عربي اکبر یا بقّال و علّامہ (میں) بھي کہیں کہیں یعني صیغۂ جمع کے پیچھے تفضیل کا کام دیتا ھی اور (کي بہ نسبت) بھي کام میں آتا ھی جیسے لڑکوں میں موتي ملنسار ھی

۲۴ جیسے نقیر اور جھگڑالو *

۲۴½ جیسے اکبر اور بہتر یا دلال اور بجھکر *

۲۳ سنسکرت میں سبھي اِسم کسي نه کسي مصدر سے نکلے هیں جنکا مصدر معلوم نہیں هوتا وهي § شاذ و نادر جامد (۲۶ کا متن دیکھو) کہلاتے هیں اور دوهي قسم کے دیکھنے میں آتے هیں ایک تو اِسم صفت جو کسي کي کوئي صفت یعني برائي یا بھلائي دکھلاویں اور دوسرے وه جو صفت نه هونے کے سبب خالي موصوف هي هو سکیں اِسي لیئے سنسکرت میں زیادہ جدا جدا قسم ٹھہرانے کا بکھیڑا نہیں هی اِسم فاعل اور اِسم مفعول کو بھي اُسي اسم صفت میں ڈال دیا هی لیکن عربي میں اِسم فاعل کي قسم میں صفت مشبہه کے سوائے که اُس کو بھي مشتق مانا هی دو قسم کے مشتق اور یعني اِسم تفضیل اور اِسم مبالغه جدا جدا کئے هیں اور هماري

معني دیدیتا هی جیسے پوشش اور کُورچن عربي اِسم مفعول مفعول کے وزن پر هوگا یا اِسم فاعل کے [ماقبل آخر کا کسرہ فتحه سے بدلکر] بن جائیگا جیسے منظور مُجمَل مُختَصَر مُقرَّر مُخاطَب مُتصوَّر مُتجاوَز مُستعمَل مُترجَم مُتسلسَل وغیرہ سنسکرت مفعول [کے آخر میں اکثر [فتحه] هي رهتا هی پر وہ [فتحه] اِس دیس کي بولي میں بولا نہیں جاتا هی جیسے گت [یعني گیا هوا] وغیرہ *

۲۴ عربي میں صفت مشبہه کے بہت وزن هیں جیسے فَعْل کے وزن پر صَعْب فَعَل کے وزن پر حَسَن فَعِیل کے وزن پر وَزِیر فُعَال کے وزن پر شُجَاع فَیِّعل کے وزن پر سَیِّد وغیرہ *

۲۰ فارسي مبں اسم فاعل ترکیبي اُسے کہتے هیں جو اِسم کے آخر میں صیغۂ واحد حاضر امر لانے سے بنتا هی *

۲۱ اِسم مفعول اُس کو بتلاتا هی جس میں یا جس پر فعل هوا هو [یعني واقع هو] *

۲۲ اِس دیس کي بولي میں بہت سے اِسم مفعول فارسي عربي اور سنسکرت کے بهي کام آتے هیں *

اکثر (ا) (ک) (وان) وغیرہ آخر میں رهتے هیں جیسے داتا پالک اور بِدوان وغیرہ *

۲۰ کبهي هندي اِسم کے آخر میں بهي فارسي صیغۂ امر لاکر بنا لیتے هیں جیسے سونٹے بردار اور کوڑے باز لیکن اِس حالت میں اِسم کے آخر کا (اً) (ے) کے ساتهہ بدل جاتا هی *

۲۱۰ اِسم مفعول ماضي مطلق کے آخر میں (هوا) ملا دینے سے بن جاتا هی جیسے مرا هوا کبهي نرا ماضي مطلق هي اِسم مفعول کے معني دیدیتا هی جیسے کسکا بنایا هی یعنی بنایا هوا هی *

۲۲ فارسي اِسم مفعول اکثر ماضي مطلق کے آخر میں (ہ †) لاکر خواہ اِسم کے آخر میں اِسم فاعل ترکیبی کي طرح صیغۂ واحد حاضر امر لگاکر بناتے هیں جیسے کُشتہ اور پیشکش کبهي حاصل مصدر بهي فارسي اور اِس دیس کي بولي دونوں میں اِسم مفعول کے

† [واضح رهے کہ (ۂ) یعنی هاے مختفي سواے کہ سہ اور بہہ کے صرف اِظہار فتحہ کے لیئے آتا هی پس وهي فتحہ اصل علامت هی ناگری حرف میں اِظہار فتحۂ آخر کے لیئے هاے مختفي کی جگہہ الف کام میں لاتے هیں اور کشتہ کو کشتا لکهتے هیں *]

---

۲۰ جیسے دگریز *

۲۱ جیسے مرا تیرا *

۲۲ جیسے مردہ فارسي معلوم عربي مکت سنسکرت *

۱۹ اِس دیس کي بولي میں بہت سے اِسم فاعل فارسي عربي اور سنسکرت کے بھي کام آتے ھیں *

(ا) اور کبھي (اک) بڑھا دینے سے بن جاتا ھی جیسے پیرا اور پیراک کبھي (ؤ) جیسے کماؤ اور چلاؤ کبھي (الو) جیسے جھگڑالو اور کبھي (ویّا) (کڑّ) (وڑا) (اڑي) اور (یل) جو جس کے لیئے مقرر ھی بڑھا دینے سے بن جاتا ھی جیسے گویّا بجھکڑ بھگوڑا کھلاڑي اور بُجھیل گویّا اور بُجھکڑ وغیرہ میں صیغۂ امر کے پہلے حرف [کے بعد جو حرف علت تھے حذف] ھوگئے لیکن بجویّا میں دوسرے حرف کے بعد اور کبھي صیغۂ ماضي شرطي کو (ھوا) کے ساتھہ اور کبھي (ھوا) بدون بھي کام میں لاتے ھیں جیسے ھنستا یا ھنستا ھوا لیکن اِس طرح کي صفت جب اپنے موصوف کے پہلے نہ آکر فعل کے پہلے آوے یعنی فعل کي حالت کو دکھلاوے اُس کو صفت نہ کہکر حال کہتے ھیں [اور اُسکے موصوف کو ذوالحال] جیسے ھنستا یا ھنستا ھوا لڑکا مر گیا اِس طرح پر نہ کہکر لڑکا ھنستا یا ھنستا ھوا (۲۷۰ کي شرح دیکھو) مر گیا کہیں تو ھنستا یا ھنستا ھوا اِس میں حال ھی یعني لڑکا جس حال میں مرا اُس کو دکھلاتا ھی [اور لڑکا ذوالحال ھی یعني صاحب حال یعني جس کا وہ حال ھی] *

۱۹ فارسي اِسم فاعل اِکثر واحد حاضر امر کا (ب) دور کرکے اور آخر میں (َندہ) یا (ا) (َان) بڑھاکے بناتے ھیں جیسے پرندہ دانا اور روان یہہ آخري روان حالیہ ھی خریدار میں (َار) واحد غائب ماضي مطلق کے آخر میں آیا ھی عربي اِسم فاعل فاعِل کے وزن پر ھوگا یا شروع میں میم مضموم اور آخر حرف کے پہلے مکسور ھوگا جیسے ظالِم یا مُنصِف مُمتحِن مُصوِّر مُنصرِم مُقابِل مُتصرِّف مُتجاوِز مُستوجِب مُترجِم اور مُتسلسِل سنسکرت میں

۱۹ جیسے دانا فارسي داخل عربي اور داتا سنسکرت *

۱۷¼ فارسي کا بھي حاصل مصدر بہت کام میں آتا ھی *

۱۷½ اکثر عربي کا بھي *

۱۷¾ اور سنسکرت کا بھي *

۱۸ اِسم فاعل اُس کو بتلاتا ھی جس نے اپنے مصدر کا فعل کیا ھو [یعني جس سے وہ فعل صادر ھوا ھو] یا جس کے ساتھہ وہ فعل رھا ھو [یعني قائم رھا ھو] *

۱۷½ عربي میں مصدر ھي حاصل مصدر کے معني دیتا ھی اِس لیئے حاصل مصدر مُشتق نہیں کہلاتا *

۱۸ مصدر کے آخر میں (نا) کو (ے) سے بدلکر (والا) یا (ھارا) خواہ حاصل مصدر کے آخر میں (ھار) یا (سار) بڑھانے سے بنتا ھی لیکن (ھارا) دوتاو میں کم آتا ھی اچھا نہیں ھی جیسے مرنے والا مرنےھارا ھونہار اور ملنسار کبھي آپ مصدر اُس قسم کے اِسم فاعل کے معني دیتا ھی جو عربي میں آلہ کہلاتا ھی جیسے بیلنا اور تصغیر کے لیئے اُسے مؤنث بناکر اُس کے آخري (نا) کو (ني) سے بدل دیتے ھیں جیسے بیلني اکثر (نا) اور (ني) دونوں کو دور کر دیتے ھیں جیسے بیلن اور کبھي اُس کے (ن) کو جیسے جھولا یا رتني لیکن اُس قسم کے اِسم فاعل بنانے کو جسے عربي میں صفت مشبہہ اور مبالغہ کہتے ھیں کبھي واحد حاضر امر کے آخر میں

۱۷¼ جیسے خرید فروخت خواھش اندیشہ دانائي رفتار آسودگي اور خراب *

۱۷½ جیسے مدد اور اِظہار *

۱۷¾ جیسے حی اور بھجن *

۱۸ جیسے کھانےوالا *

۱۴¾ کوئي کوئي مصدر لازم بهي اس طرح مجهول کي شکل پر آتے هيں که اُن کے فعل کے فاعل حالتِ اِستعانت هي ميں رهتے هيں *

۱۵ مشتق وه هی جو کسي ٹهہرائے هوئے [یعني معین] قاعده کے ساتهه مصدر سے نکلے اور فعل (۴۹ کا متن دیکهو) نهو اور اُس میں مصدر کي علامت دور کرنے پر مصدر کے حرف [یعني حروف مادّه] بجنسه خواه کچهه بدل بدلاکر باقي رهیں اور معني بهي بالکل نه چلے جاویں *

۱۶ حاصل مصدر ، اِسم فاعل اور اِسم مفعول مشتق کي قسمیں هیں *

۱۷ حاصل مصدر وه هی جو مصدر کے معني کي § کیفیت بتلاوے *

---

۱۷ مصدر کي علامت دور کرنے سے جو صیغه واحد حاضر امر کا یا اُس سے ماضي مطلق کا بنتا هی اکثر حاصل مصدر هوتا هی جیسے لوٹ مار یا گهیرا چهاپا وغیره کبهي صیغهٔ جمع حاضر امر کے آخر میں جهاں [همزه اور واو هو همزه کے دور کرنے] سے حاصل مصدر بن جاتا هی جیسے چڑهاو دباو وغیره کبهي صیغه واحد حاضر امر کے پهلے حرف کے [بعد الف زیاده] کرنے سے بن جاتا هی جیسے چال ڈهال وغیره اور کبهي آخر میں (ت) (تي) (هت) (وت) (ن) (س) (پ) یا (اِي) بڑها دینے سے بهي بن جاتا هی جیسے بچت بڑهتي آهٹ بناوٹ چلن پیاس (پیاس کا مخفف) ملاپ کهلائي وغیره *

† [ڈهه کو اِس دیس کي بولي کے قاعدے سے ایک حرف مانا هی *]

۱۴¾ جیسے اُس سے اُٹها گیا مجهه سے نهیں اُٹها جاتا یا اس سے چلا جاتا هی مجهه سے نهیں چلا جاتا *

۱۷ جیسے مار پیٹ مارنے کي کیفیت یعني چوٹ کو بتلاتا هی *

۱۳ کوئي کوئي مصدر لازم اور متعدي دونوں هوتے هیں یعني کبهي لازم کے معني دیتے هیں اور کبهي متعدي کے *

۱۴ مصدر متعدي دو قسم کے هوتے هیں معروف اور مجهول *

۱۴¼ معروف وہ هی جس کے فعل کا فاعل معلوم هو یعني وہ فاعل اپني حالت میں موجود هو اور جس میں اُس فاعل کے معلوم هونے کي اِحتیاج مقدم پائي جاے *

۱۴½ مجهول وہ هی جس کے فعل کا فاعل معلوم نهو یعني اپني حالت میں موجود نہ هو اور جو هو بهي تو حالتِ اِستعانت میں هو اور جس میں مفعول کے معلوم هونے کي اِحتیاج مقدم پائي جاے اور وهي مفعول فاعل کا قائم‌مقام گنا جاے (۴۹½ کا متن اور اُسکي § شرح دیکهو) *

۱۴½ معروف کے صیغه واحد (۳۲½ کی شرح دیکهو) غائب ماضي مطلق کے آخر میں لفظ جانا بڑها دینے سے وہ مجهول بنتا هی جیسے کهایا جانا *

۱۳ جیسے کهجلانا یعني لڑکي کي هتهیلي کهجلاتي هی اِس میں لازم هی اور لڑکي اپني هتهیلي کهجلاتي هی اِس میں متعدي *
۱۴ جیسے کهانا معروف اور کهایا جانا مجهول *
۱۴¼ جیسے لڑکا کهاتا هی *
۱۴½ جیسے میوہ کهایا جاتا هی یا لڑکے سے روٹي نهیں کهائي جاتي روٹي کي قائم‌مقام هی اور لڑکا حالت فاعلیت میں نہ هوکر حالت اِستعانت

۱۲½ ۔ اِسي طرح بنفسه اور بالواسطه متعدي بيک مفعول سے بالواسطه متعدي بدو مفعول اور بنفسه اور بالواسطه متعدي بدو مفعول سے بالواسطه متعدي بسه مفعول بنايا جاتا هي *

اور بالواسطه بيکَ اور بدو مفعول سے بالواسطه بدو اور بسه مفعول بنانے کے ليئے (وا) بڑھا ديتے هيں جيسے بيٹھنا سے بيٹھانا يا بيٹھلانا (بيٹھلانا اچھي بولي نهيں هی) اور بيٹھوانا مصدر [پنجم حرفي بے حرف علت ميں] مصدر کي علامت سے پهلے (آ) آنے سے اُس کا دوسرا حرف جب § متحرک هو § ساکن هو جاتا هی جيسے برسنا سے برسانا جهاں کوئي [حرف علت يعنيَ (ا) (و) (ي)] هو [گر جاتا هی] جيسے گانا سے گوانا رونا سے رلانا اور سيکهنا سے سکهانا ليکن کهانا سے کهلانا بنانے ميں (لا) کے پهلے § خلاف قياس [زبر کے بدلے زير] هوگيا اَوْر بهي قاعدوں ميں ايسے اُلٹ پلٹ هو جانے کا کچهه ٹهکانا نهيں هی سنے هوئے [يعني سماعي] محاوروں کے موافق بولا جاتا هی جهاں مصدر کي علامت سے پهلے ساکن هوتا هی اکثر اُس ساکن کے پهلے [اُس حرکت کے مطابق جو اُس کے حرف ماقبل کو هی ايک حرف علت بڑھا کر] متعدي بالواسطه بنا ليتے هيں ليکن (وا) کے ليئے اِس کي ضرورت نهيں هی جيسے دبنا سے دابنا يا دبوانا رکنا سے روکنا يا رکوانا اور پسنا سے پيسنا يا پسوانا کبهي [حرف علت بڑھا کر] مصدر کی علامت سے پهلے [حرف صحيح کو] کسي دوسرے [حرف صحيح سے] بدل ديتے هيں اور کبهي [بغير بڑھانے کے] بدل ديتے هيں جيسے بکنا سے بيچنا (بچوانا غلط بکوانا صحيح) پهٹنا سے پهاڑنا چُهٹنا سے چهوڑنا اور ٹوٹنا سے توڑنا کسي کسي نے آنا کا متعدي لانا اور جانا کا متعدي لے جانا لکها هی پر هماري سمجهه ميں لانا ليکر – آنا کا اور لے جانا ليکر – جانا کا مخفف هی آنا اور جانا کا متعدي هونا وغيره کي طرح کبهي نهيں بنتا [يعني بالکل غيرمستعمل هی] *

۱۲½ جيسے متعدي بيک مفعول بنفسه کهانا اور بالواسطه اُٹهانا سے متعدي بدو مفعول بالواسطه کهلانا اور اُٹهوانا يا متعدي بدو مفعول بنفسه بتلانا اور بالواسطه کهلانا سے متعدي بسه مفعول بالواسطه بتلوانا اور کهلوانا *

١١ لازم وہ هی جس کا فعل فاعل (٣٩½ اور ٤٩ کا § متن دیکهو) پر پورا هو جاے اور مفعول (٣٦½ کا متن دیکهو) کو نہ چاهے *

١١¼ متعدي وہ هی جس کا فعل مفعول کو بهي چاهے *

١١½ مفعول کے حساب سے اِس کي تین قسمیں هیں متعدي بیک مفعول متعدي بدو مفعول اور متعدي بسہ مفعول *

١٢ جو بنفسہ متعدي نہیں هی اور § حروف یا § حرکات کے گهٹانے بڑهانے یا بدلنے کے سبب لازم سے متعدي بنایا جاتا هی وہ بالواسطہ متعدي کہلاتا هی *

١١½ کوئي کوئی کہتے هیں کہ متعدي دو سے زیادہ مفعول کا نہیں هوتا جسکو تیسرے مفعول کي حالت میں بتلاتے هیں وہ اصل میں إستعانت کي حالت میں هی *

١٢ اُس کے بنانے کا قاعدہ اکثر یہہ هی کہ لازم سے اور بنفسہ متعدي بیک اور بدو مفعول سے بالواسطہ متعدي بدک اور بدو اور بسہ مفعول بنانے کے لیئے مصدر کي علامت سے پہلے (آ) یا (لا)

---

١١ جیسے اُٹهنا لازم هی یعني اُٹهنا فعل اُٹهنے والا فاعل مفعول کوئي نہیں *

١١¼ جیسے اُٹهانا متعدي هی یعني اُٹهانا فعل اُٹهانیوالا فاعل جس کو اُٹهاریں وہ مفعول *

١١½ جیسے کهلانا متعدي بدو مفعول هی یعني کهلانا فعل کهلانےوالا فاعل جس کو کهلاریں وہ پہلا مفعول اور جو کچهہ کهلاریں وہ دوسرا مفعول اِسي طرح کهلوانا متعدي بسہ مفعول هی یعني کهلوانا فعل کهلوانےوالا فاعل جس کو کهلواریں وہ پہلا مفعول جو کچهہ کهلواریں وہ دوسرا مفعول اور جس سے کهلواریں وہ تیسرا مفعول لیکن سنسکرت والے پہلے مفعول کو دوسرا اور دوسرے کو پہلا مانتے هیں *

١٢ جیسے کهانا بنفسہ متعدي هی اور اُٹهانا بالواسطہ *

٨ مصدر وہ ھی جس سے فعل اور مشتق بنائے جائیں *

٨½ اور اُس کے آخر میں پہچان کے لیئے (نا) اُس کي علامت رھتي ھی *

٨¾ کوئي کوئي اُس کو فعل کہتے ھیں مگر لغوي یعني فعل لغوي *

٩ مصدر وضعي وہ ھی جو اِس دیس کي بولي میں موجود ھو *

٩½ غیروضعي وہ جو کسي دوسرے دیس عرب فارس وغیرہ کے لفظ میں (نا) علامت بڑھاکر بنا لیا ھو *

٩¾ اِس دیس کي بولي میں اکثر عربي مصدر بھي کام آتے ھیں لیکن اُنکي علامت (نا) نہیں ھوتي *

١٠ مصدر دو قسم کے ھوتے ھیں لازم اور متعدي *

٨½ اُوکھہ کے معني میں گنّا مصدر نہیں ھی کیونکہ اُس سے فعل اور مُشتق نہیں بنتے *

---

٩ جیسے کھانا اور مول لینا *

٩½ جیسے عربي لفظ بدل سے بدلنا اور فارسي لفظ خرید سے خریدنا یا قبول کرنا اور یاد رکھنا *

٩¾ جیسے اِقرار اور اِنکار *

۴½ مرکب اُس کا اُلٹا یعني دو یا زیادہ لفظوں سے مل کر بنتا هی *

۴¾ اکثر بہت کام میں آنے [یعني کثرت اِستعمال] سے مخفف هوکر مفرد سا معلوم دیتا هی اور اُسي کي طرح بولا جاتا هی *

۵ کلمہ تین قسم کا هوتا هی اِسم فعل حرف *

اِسم

۶ اِسم نام کو کہتے هیں یعني نام کسي چیز کا وہ بنا مدد دوسرے لفظ کے اپنے معنی بتلا دیتا هی اور کوئي § زمانہ اُس میں نہیں پایا جاتا هی سوائے اِس کے کہ وہ آپ کسي زمانہ کا نام هو *

۷ اِسم کي تین قسمیں هیں مصدر مشتق جامد *

۴½ جیسے زمیندار نہیں تو پکڑ لے جائیگا اِس میں تینوں لفظ مرکب هیں کیونکہ زمیندار کے دو ٹکڑے کرو تو زمین کے معني دھرتي اور دار کے معني رکھنے والا هونگے نہ جو زمیندار کے معني کے ٹکڑے هیں اور اِسي طرح (نہیں تو) اور (پکڑ لے جائیگا) کو بھي جانو *

۴¾ جیسے دھینتي کہ دھي کي هانڈي کا مخفف هی *

۶ جیسے گھوڑا کہ ایک چوپائے جانور کا نام هی یا آج کہ زمانۂ حال یعني موجود دن کا نام هی لیکن آویگا یہ لفظ اِسم نہ کہا جائیگا کیونکہ وہ کسي زمانہ کا نام نہیں هی بلکہ اُس میں ایک زمانہ یعني زمانۂ اِستقبال پایا جاتا هی *

۳ جو موضوع اُسي معني میں بولا جاے جس کے لیئے بنا هی [یعني واضع نے وضع کیا هی] حقیقي کہلاویگا *

۳½ نہیں تو مجازي *

۳½ اِسي کو کچھہ لوگ جو کسي خاص معني کے لیئے تہہرا لیں اِصطلاحي هو جاویگا *

۴ موضوع مفرد هوگا یا مرکب *

۴½ مفرد وہ ایک لفظ هی کہ اُس کے تکڑے کریں تو تکڑوں سے اُس کے معني کے کوئي تکڑے نہ سمجھے جاویں [اور اُس کو کلمہ بھي کہتے هیں] *

---

۳ جیسے اُلّو پکھیرو کے معني میں اور حلالخور جو حرامخور نہیں اُس کے معني میں حقیقي هیں *

۳½ لیکن مورکھہ [یعني بیوقوف] اور بھنگي کے معني میں مجازي *

۳½ جیسے حقہ حقیقي معني میں ڈبا اور اِصطلاحي میں وہ چیز جس سے تماکو پیتے هیں *

½ جیسے گھر سے بھاگو اِس میں گھر کے دو تکڑے کر ڈالو یعني (گھ) اور (ر) تو دونوں کے جدا جدا کچھہ معني نہونگے جو گھر کے معني کے تکڑے هوں اِسي طرح (سے) اور (بھاگو) کو بھي جانو *

۱½ صرف سے لفظوں کا بنانا آتا هی *

۱½ نحو سے لفظوں کا آپس میں جوڑنا *

صرف

—o—

۲ لفظ وہ آواز هی جو آدمي کے منهہ سے نکلے موضوع هوگا یا مهمل *

۲½ جو اُس کے کچھہ § معني هوں موضوع کهلاویگا *

۲¼ نهیں تو مهمل *

درباري اور بازاري بولي یعني اُردوے معلیٰ کے آگے آوٗر سب جگهہ کي ٹهینٹهہ بولیاں اب تک گنواري گني جاتي هیں اور سرکاري دفتروں میں فارسي حرف جاري رهنے کے سبب وہ اُنهیں فارسي پڑهے هوؤں کے بولنے بموجب سُدهرنے میں آتي هیں برج کی بولي بڑي میٹهي اور نرم هی اِسي لیئے یهاں کے کبیوں نے اکثر اُسي میں چهند بنائے اور اپنے گرنتهہ رچے بابا تلسي داس راجاپور کے رهنے والے تهے اِس سے اُنکي بے جوڑ بے مثال راماین میں بهت سے لفظ بُندیلکهنڈي آ گئے ایک دن تها کہ نواب سعادت علي خان کے منشي اِنشاءالله خان نے کهاني بنائي ایک لفظ بهي اُس میں عربي فارسي کا آنے نہ دیا اب وہ دن هی کہ لکهنؤ والوں کي لکهاوٹ سے جو کئي ایک فعل اور حرف هندسي کے نکال کر فارسي کے لکهدو سب کی سب اُردو سے فارسي بن جاے سچ هی کوئي بولي کبهي ایک ڈهنگ پر نهیں رهتي هی سدا گرگٹ کي طرح رنگ بدلا کرتي هی *

۲½ جیسے پهاڑ *

۱½ جیسے آئی بائی شائی *

اُردو صرف و نحو

۱ صرف و نحو وہ § علم ھی جس سے آدمي کي بولي ٹھیک بني رھتي ھی بگڑنے نہیں پاتي *

۱ [اُردو صرف و نحو میں اُردو] سے یہاں مطلب ھند یا ھندوستان کي اُس دیسي بولي سے ھی جو اب یہاں کے سرکار دربار اور ھاٹ بازار میں بولي جاتي ھی لشکر کے بازار کو ترکي میں اُردو کہتے ھیں دلي کے بادشاھوں کے لشکر کا بازار اُردوے معلی کہلاتا تھا اُسي سے یہہ بولي نکلي اِس لیئے اُردوے معلی کي بولي کہلائي بولتے بولتے معلی کي بولي اِتنا اُڑ گیا نرا اُردو باقي رھا اِس کے فعل کے § صیغے اور اُن کے بنانے کے قاعدے جدا ھیں پر اِسم اِس میں سنسکرت عربي فارسي ترکي اور انگریزي بہت آملے ھیں کچھہ ٹھیک بولے جاتے ھیں کچھہ بگڑ کر اور بدل کر غلط کہنے میں آتے ھیں اور وھي بھلے معلوم دیتے ھیں جب یہہ بولي فارسي حرفوں میں لکھي جاتي ھی خاص کر کے اُردو اور ھندوستاني کہلاتي ھی جس میں ھندي یا بھاکھا کہنے سے دیو ناگري یعني ناگري حرفوں کا شبہہ نہو ھندي خاص کر کے اُسي کو کہتے ھیں جو ناگري میں لکھي جاے اور بھاکھا برج کي بولي کو اکثر فارسي حرفوں میں عربي فارسي ترکي کے لفظ صحیح اور بہتایت سے اور سنسکرت انگریزي کے غلط اور بہت کم اور اِسي طرح ناگري میں سنسکرت کے صحیح اور بہتایت سے اور باقي اکثر غلط اور کم لکھے جاتے ھیں جو لوگ سنسکرت فارسي انگریزي تینوں جانتے ھیں جہاں تک بن پڑتا ھی سب صحیح لکھتے پڑھتے ھیں ھندوستان بہت بڑا دیس ھی پہلے ریل اور سڑکوں کا ایسا بندوبست نہ تھا ایک ایک صوبہ بلکہ ضلع ایک ایک دیس گنا جاتا تھا ایک کا رھنے والا بہت کم دوسروں کے رھنے والوں سے ملتا جلتا تھا پر دلي بہت دن ھندوستان کي § دارالسلطنت رھي اِس لیئے وھاں کي

صحیح		غلط	سطر	صفحہ
اگر	...	لیکن اگر	۱۹	۳۸
پہیے	...	پیے	۲۱	〃
کہیے	...	کھیے	〃	〃
کے بنا	...	کے بغیر	۲۳	〃
خالی	...	صرف	۱۹	۳۹
نوبیں	...	بیوبن	۱۱	۵۱
پہلا	...	پہلے	۱۴	۵۴
حروف عطف	...	حروف عطف	۴	۶۶
مندوع	...	مطدوع	۹	۸۰
محکوم علیہ	...	محکوم الیہ	۱۲	۸۱
هوشیار	...	عالم	۲۲	〃
§ تتمة	...	تتمہ	۵	۸۸
جہز	...	جہبز	۱۰	۹۱
فعال قِتال	...	فَعال قَتال	۳	۹۸
أَفعلاء	...	أفعلا	۱۵	〃
أَصدقاء	...	أصدقا	〃	〃
فُعلیٰ	...	فَعلیٰ	۱۷	〃
مَرضیٰ	...	مَرَضیٰ	〃	〃
فُعلاء	...	فُعَلیٰ	۱۸	〃
أُمَراء	...	أمَرا	〃	〃
فَعلان	...	فَعلانی	۵	۹۹
نصران	...	نَصرانی	〃	〃
أصدقاء	...	اصدقا	۲	۱۰۱
مَرضیٰ	...	مَرَضیٰ	۹	〃
لگادیں اور ساکن کے پہلے اگر	...	لگاکر اگر	۱۹	۱۰۳

غلطنامه

... سے پہلے اِس کے بموجب سب جگہه صحیح کر لینا چاهیئے)

	سطر	غلط	صحیح
	۸	مہمل	مہمل
	۱۵	اُنکي	اُن کي
	۱۶	$\frac{۱}{۴}$	$\frac{۱}{۴}$
	۱۸	اِسري	اِسی
	۱۳	اُنکی	اُن کی
	۱۴	اِستعانت	اعانت
۶	۷	مصدر [	] مصدر
=	۲۹	کہلاتا	کہلاتا
۸	۱۱	استعانت	اعانتیه
=	۱۳	اُسکی	اُس کي
۹	۲۲	پیاس (پلاس کا مخفف)	متہاس
۱۳	۱۵	کسکا بنایا هی یعني بنایا هوا هی	کس کا بنایا یعني بنایا هوا
=	۲۲	فَعِّل	فَیعِل
۱۵	۱۱	تقلیل	§ تقلیل
۱۷	۴	$۳۲\frac{۱}{۲}$	$۳۲\frac{۱}{۴}$
۲۰	۹	کی اِضافت کے ساتهه	کا
۲۳	۲	اُنکو	اُن کو
=	۶	اِنکو	اِن کو
۲۴	۵	مونث	وه مونث
=	۱۵ و ۱۶	حروف اِضافت و	علامت اضافت و حروف
=	۱۶	یا (ه)	[یا (ه)]
۲۶	۲۳	اور اے لڑکیو	اے لڑکیو اور اے نکهٹوو
۲۷	۷	حروف معنوي علامتي	حروف معنوي علامتي
۲۹	۹	بہت	اکثر
۳۸	۱۶	بغیر (هی) کے	(هی) بِنا

(اُردو)	(هندي)
مطابق ...	اَنُسار
معني ...	اَرتهه
مغلوب و مفتوح	پَراجِت
مكان ...	سْتهان
مكرر ...	پُنرُكت

(اُردو)	(هندي)
	ن
نون غنه ...	اَنُسْوار و
وغيره ...	آدِ

(اُردو)	(هنڈي)
ش	
شان و نادر ...	کَبھی کَداچِت
شاعر ...	کَوِ
شرح ...	ٹیکا
شروع ...	آد
شعر ...	چھَند
شک ...	سَندیہہ
ص	
صیغه ...	روپ
ط	
طبیعی قانون	سْوابھا وِکـ نیَم
ع	
عدد ...	سَنکْھیا
علاقه ...	سَنبَندھه
علامت ...	چِنھه
علم ...	وِدْیا
علماء فضلا ...	بُدھمان وِدْوان
عمل ...	وِکار
غ	
غالب‌وتعجبات	وِجَئي

(اُردو)	(هندي)
ف	
فضیلت ...	اُدھکتا
ق	
قطار ...	پانتی
قیود ...	نیِم
ک	
کیفیت ...	بھاو
گ	
گردان ...	رُوپاَولی
گزشته ...	وِیتیِت
ل	
لیاقت ...	یوگیتا
م	
ماده ...	مُول
متبنی ...	پُوشیه پتر
متحرک ...	سْورانْت
متعلق ...	آشْرِت
متن ...	مُول
مثال ...	اُداهَرن
مختلف ...	بِپریت
مرادف ...	پرْیائي
مستقل ...	واسْتوِک

وے الفاظ جن کا ناگري حرفوں میں لکھنا مناسب نہیں سمجھا اور اُن کے بدل کچھہ دوسرا لکھا

(اُردو)		(هندي)
ا		
اِبتدا	...	آرنبهہ
اِتفاق	...	سَنجُوگ
آخر	...	اَنت
اِنتها	...	سَماپت
ب		
باب	...	اَدهیاے
بددعا	...	شاپ
بیانیه	...	پُوروُکت بَرنک
بي بي	...	ستري
ت		
تابع	...	اَنُیائي
تتمه	...	اَوشیش
ترتیب وار	...	یَتهاکرم
ترکیب	...	اَنوَے
تشبیهه	...	اُپَما
تلفظ	...	اُچّارن
ج		
جنس	...	جات

(اُردو)		(هندي)
ح		
حال	...	دَشا
حالات و کیفیات		اَوَستها بیوَستها
حالت	...	اَوَستها
حرف	...	اَکشَر
حرکت	...	ماترا
حقارت	...	اَپمان
خ		
خدا	...	ایشور
خلاف قیاس	...	انُمان سے بپَریت
خواص	...	سُوَبهاو
د		
دارالسلطنت		راجدهاني
دعا	...	آشیرباد
ز		
زائد	...	اَدهکاکشَر
زمانه	...	کال
س		
ساکن (سواے الف اور اکثر واو یے بهي)	...	هَلَنت
سبق	...	پاٹهہ

اُردو		ہندی
[موہوم]	٦٥	
مہمل	٢ [شرح]	نِررتھک
ن		
نحو	١½	باکیہ رَچنا
ندائیہ	٣٦½	سَمبودھن
نسبتی	٣٠½ [شرح]	سَمبندھہ باچک
نکرہ	٢٧	جات باچک
نہی	٥١	نشیدھہ
و		
واحد	٣٢½	ایک وَچن

اُردو		هندي
مرجع	۳۲½	نردیشت
مرکب	۴	یوگک
مرکب تام	½۱۴۰	واکیہ
[مستثنیٰ]	۱۱۰	
[مستثنیٰ منہ]	۱۱۰	
مستقبل	۴۹	بھوشیت
مستقبل قریب الوقوع	۸۳	آسنّ بھوشیک رتھک
مسند	۱۴۱ [شرح]	اُدیشیہ
مسندالیہ	۱۴۱ [شرح]	ودھیې
مشارالیہ	۳۳½	سنکیتت
مشبہ	۱۴۴½ [شرح]	اُپمیہ
مشبہ بہ	۱۱۵ [شرح]	اُپمان
مشتق	۷	دھاتج
مصدر	۷	دھات
مصدر وضعي	۹	اکرترم دھات و سوابھاوک
مضارع	۵۰	سمبھاونا
مضاف	۳۰	سمبندھوان
مضاف الیہ	۳۷	سمبندھوان
معترضہ	۱۴۱ [شرح]	انترت
معرفہ	۲۷	بیکت باچک
معروف	۱۴	کرتر پردھان
معطوف	۶۸	سمچیی
معطوف علیہ	۶۸	سمچت
مفعول	۳۶½	کرم
مفعولہ	۳۶½	کرم
مفرد	۴	آیوگک
مفید	۱۴۰	اُپیوگي
منادیٰ	۳۰	سمبودھیہ
منفي	۵۷	آسوی کار سوچک
موصوف	۲۳	وشیشیہ
موضوع	۲	سارتھک
مؤنث	۳۹	ستری لنگ
مؤنث حقیقي	۳۹½	واستوک ستري لنگ
مؤنث غیر حقیقي	۳۹½	آواستوک ستري لنگ

أردو		هندي
ش		
شرط	۳۵ ۱/۴	أُپادهه
ص		
صحیح	۷۶	اُوکاري
صرف	۱ ۱/۴	شبدرچنا
صرف و نحو	۱	بیاکرن
صفت مشبهه	۲۳	گن باچک تائیه
صله	۳۵	اپیکشاپورک
ض		
ضمیر	۳۰	سرونام
ظ		
ظرف	۲۵	سمهان یا سمی باچک
ظرفیه	۴۶ ۱/۲	ادهکرن
ع		
...دي	۱۴۰ ۳/۴	دوگ
...ف	۳۱ [شرح]	اُپنام
...ي	۱۴۰ ۳/۴	دوند
...ماضي ...لق	۶۸ [شرح]	سمچایي سامانیه بهوت
عطفي مستقبل	۶۸	سمچایي بهو...
علم	۳۰	نام
غ		
غائب	۳۲ ۱/۲	انیه پرش
غیر امتزاجي	۱۴۰ ۳/۴	امشرت وا اسمس...
غیر سالم	۳۵-۷۷	وکاري
غیر صحیح	۷۷	وکاري
غیر مفید	۱۴۰	انپیوگي
[غیر واقع]	۶۶	
غیر وضعي	[شرح] ۹ ۱/۴	کرترم
ف		
فاعل	۴۶ ۱/۲	کرتا
فاعلیه	۴۶ ۱/۲	کرتا
فعل	۵	کریا
فعل مرکب	۸۲ ۱/۲	یوگک کریا
فعل معطوف علیه	۶۸	پورب کالک
فعل مفرد	۸۲ ۱/۴	ایوگک کریا
فعل لغوي	۸ ۱/۴	شابدک کریا
فعلیه	۴۲-۱۴۰ [شرح]	کریاپردهانک

أردو	هندي
تجاوزیه ۳۶½	اُپادان
تخلص ۳۱ [شرح]	اُپنام
تذکیر ۳۹	پُلنّگ
تشبیهه ۴۴½ [شرح]	اُپما باچک
تشبیهي ۱۳۰¾	وهُوریه
تصغیر ۱۸ [شرح]	لگھُو
تقلیل ۳۶	نیوُنتا
تنکیر ۳۶	اَنشچی باچک
توصیفي ۱۳۰¾	گُرم دهارِی
ج	
جامد ۷۰	روڑهه
جزا ۳۵½	اُپادهه پُورک
جمع ۳۲½	وہ بچن
جمله ۳۳	واکیه
ح	
حاصل مصدر ۱۵	بهاو باچک
حاضر ۳۲½	مدهیم پُرش
۱۹	کِرِیا دیوتک

أردو	هندي
حال مشکوک ۶۹½	سندگدهه ورتمان
حرف ۵	اُپسرگ و پرتیی
حرف ربط ۱۴۳	سنیوجک اُپسرگ
حرف عطف ۹۸	سمچّایی
حرف ندا ۳۸	سمبودهک
حرفي ۱۳۰¾	اَپنی بهاو
حروف تردید ۱۰۹	وبهاجک
حروف تهجي ۹۵½	وزن مالا کے اکشر
حروف معنوي ۹۵½	اُپسرگ
حروف معنوي علامتي ۴۶	بهکتا باچک اُپسرگ
حقیقي ۳	باچک
خ	
خبر ۱۴۲½	ودهیی
خبریه ۱۴۱ [شرح]	ودهایک
خطاب ۳۱ [شرح]	پدوِی
ذ	
ذم ۱۳۰¾ [شرح]	نندا
س	
سالم ۴۵	اُوکاری
سببیه ۳۶½	کَرن
سماعی ۴۰	شُوت

تصایع

اِصطلاح

اُردو		هندي
ا		
اِبتدائي	۸۳	آرمبهار تهک
اِبتدائیه	۳۶½	آرمبهار تهک
اِختتامي	۸۳	سماپنار تهک
اختیاري	۸۳	شکیار تهک
اِستفهامیه	۳۶	پرپرشن باچک
اِستمراري	۸۳	نتیار تهک
اِسم	۵	سنگیا
اِسم آله	۲۳	کرن باچک
اِسم اِشاره	۳۰	سنکیت باچک
اسماےمقدار	۴۴½ [شرح]	پرمان باچک
اِسم تفصیل	۲۳	ادهکیه باچک
[اِسم جنس]	۲۸	
اِسم صفت	۲۳	گن باچک و بشیشن
اِسم فاعل	۱۵	کرتر باچک
اِسم فاعل ترکیبي	۲۰	سنیکت کرتر باچک
اِسم مبالغه	۲۳	اتیکت باچک
اِسم مفعول	۱۵	کرم باچک
اِسم موصول	۳۰	ساپیکشک
اِسمیه	۱۴۲ - ۱۴۱ [شرح]	سنگیا پردهانک
اِصطلاحي	۳½	سانکیتک
اِضافي	۱۴۰¾	تت پرش
اِضافیه	۴۶½	سمبندهه
اِعانتیه	۴۶½	کرن
افعال ناقص	۱۴۴ [شرح]	کهندت دهات
اِمتزاجي	۱۴۰¾	مشرت وسمست
امر	۵۱	ودهه
اِنتفاعیه	۴۶½	سمپردان
اِنتهائیه	۴۶½	سمایک
اِنشائیه	۱۴۱ [شرح]	اچها دیوتک
ب		
بالواسطه	۱۲	سهیتک سکرمک
[بعید]	۳۳½	
بنفسه	۱۲	سوته سکرمک
بےاختیاري	۸۳	اشکیار تهک
ت		
تاکیدي	۸۳	نشچیار تهک
تانیث	۳۹	ستری رنگ

فہرست اُردو صرف و نحو

اِطلاع

اِس میں اُوپر متن اور نیچے شرح هی اور پھر اُس کے نیچے
مثالیں لڑکوں کو چاهیئے که مثالیں سمجھه کے اور اپنے من سے اَوْر بھي
بہتیري بنا کے متن زباني یاد کر لیں اور تب شرح پڑھه کے اچھي طرح
مہارت حاصل کریں اور جہاں تک بن پڑے اِس کا تتمه بھي ضرور
دیکھه ڈالیں

یهي [ناگري] حرفوں میں [هندي بیاکرن] کے نام سے چھاپي
هی سواے اِصطلاحوں کے که اُن پر پهلے هي پهل ایک ایک بار لکیر
کھینچ دي هی ایسے لفظ جن کا [ناگري] حرفوں میں لکھنا مناسب
نہیں سمجھا جہاں وہ پهلي بار آئے هیں ایسا § نشان دیکر دونوں کو
الگ الگ صفحوں پر جو کچھه اُن کے بدل [ناگري] میں لکھا هی
اُس کے ساتھه لکھه دیا هی لیکن جو بات اُس میں لکھي هي نہیں
گئي یا دوسري طرح سے لکھدي اُس کے لیئے ایسا [ ] نشان ک

PREFACE

TO

THE FIRST EDITION.

It is strange enough that our vernacular should be constantly expressed in two such diverse characters as the Persian and Nágarí, one written from right to left and the other from left to right; but it is quite unique in having two grammars. The absurdity began with the Maulvís and Pandits of Dr. Gilchrist's time, who being commissioned to make a grammar of the common speech of Upper India made two grammars, the one exclusively Persian and Arabic, the other exclusively Sanskrit and Prákrit. The Maulvís knew nothing of Sanskrit and ignored the Áryan basis of the vernacular. The Pandits were equally intolerant in refusing to recognise the Semitic aftergrowth. Hence arose the Persian-Urdú of the public offices, which is unintelligible to the mass of the population, and the almost equally unintelligible pure Hindí of the *Prem Ságar*. The one is not national enough to be acceptable to all, and the other childishly ignores the circumstances under which Urdú became a language. The evil consequence is that instead of having a school grammar of the vernacular as such, or in other words one grammar capable of being conveyed indifferently in Persian and Nágarí characters, we have two diverse and discrepant class books, one for Muhammadan and Káyasth boys and the other for Bráhmans and Baniás. It would perhaps have been better to have adopted a Hindustání Grammar

based on the English system, which at any rate has this merit that it preserves the Áryan element without discarding the Semitic adjuncts.

My experience in the management of vernacular schools in the N.-W. Provinces has added force to the conviction that no useful purpose can be served by teaching two such grammars. Under the present system I often find boys, in the same class of a school, living among the same surroundings and using the same speech in the affairs of life, yet learning two schemes of accidence, so entirely diverse in form as well as in character that it is impossible to put a question which all will understand. The boy who uses the Bháshá Bháskar knows absolutely nothing of what his class fellow learns in the Kavá'id-i-Urdú and *vice versâ*, though they are supposed to be studying one and the same language. It is time that this anomaly was corrected or partially removed. The treatment of vernacular grammar, which I now venture to introduce, is a contribution towards the solution of the difficulty. We have hitherto attempted to make usage follow grammar. In one form of the vernacular the accidence has been forced in to accord with the grammar of Sanskrit, in another with the grammar of Arabic, whereas in the natural order of things the grammar should follow the usage. The accidence of our spoken tongue should embrace the whole of its word-system and formations, apart from archæological considerations as to their birth and origin. I have, therefore, endeavoured, while using different characters, to convey the same principles of accidence in each and thus avoid the inconsistencies

and incongruities I have referred to. I have, however, used a double set of technicalities, but so ranged that each corresponds to each so as to be interchangeable, instead of being as before the landmarks of two different languages. It *might*, indeed, be urged that the base of the vernacular being Sanskrit, through Prákrit, and the Persian and Arabic element being added rather than incorporated, the technicalities of the grammar should be Áryan rather than Semitic; but, on the other hand, it is admitted that the educated classes, who have the chief voice, are familiar with Persian rather than Sanskrit. Consequently, just as in English the Latin terms "noun," "verb," "particle," &c., were chosen by the early writers of English Grammar, so the Arabic terms *ism, fi'l, harf*, &c., of the Persian Grammars may be appropriately used for the grammar of Urdú in preference to the Sanskrit.

Nothing new will be discovered in this grammar beyond what is inseparable from the mode of treatment adopted.

My plan is to treat each point in detail in the way of—

(1) Aphorisms, for the memory,—
(2) Commentary, or explanation,—
(3) Example and illustration,—

and the type and numbering of the sections are arranged accordingly.

Two chapters in an appendix are added on the formation of Sanskrit words in the vernacular, known to Pandits as *Sandhi* and *Kridant* or the root formation and measures.

based on the English system, which at any rate has this merit that it preserves the Áryan element without discarding the Semitic adjuncts.

My experience in the management of vernacular schools in the N.-W. Provinces has added force to the conviction that no useful purpose can be served by teaching two such grammars. Under the present system I often find boys, in the same class of a school, living among the same surroundings and using the same speech in the affairs of life, yet learning two schemes of accidence, so entirely diverse in form as well as in character that it is impossible to put a question which all will understand. The boy who uses the Bháshá Bháskar knows absolutely nothing of what his class fellow learns in the Ḳavá'id-i-Urdú and *vice versá*, though they are supposed to be studying one and the same language. It is time that this anomaly was corrected or partially removed. The treatment of vernacular grammar, which I now venture to introduce, is a contribution towards the solution of the difficulty. We have hitherto attempted to make usage follow grammar. In one form of the vernacular the accidence has been forced in to accord with the grammar of Sanskrit, in another with the grammar of Arabic, whereas in the natural order of things the grammar should follow the usage. The accidence of our spoken tongue should embrace the whole of its word-system and formations, apart from archæological considerations as to their birth and origin. I have, therefore, endeavoured, while using different characters, to convey the same principles of accidence in each and thus avoid the inconsistencies

and incongruities I have referred to. I have, however, used a double set of technicalities, but so ranged that each corresponds to each so as to be interchangeable, instead of being as before the landmarks of two different languages. It might, indeed, be urged that the base of the vernacular being Sanskrit, through Prákrit, and the Persian and Arabic element being added rather than incorporated, the technicalities of the grammar should be Áryan rather than Semitic; but, on the other hand, it is admitted that the educated classes, who have the chief voice, are familiar with Persian rather than Sanskrit. Consequently, just as in English the Latin terms "noun," "verb," "particle," &c., were chosen by the early writers of English Grammar, so the Arabic terms *ism, fi'l, harf,* &c., of the Persian Grammars may be appropriately used for the grammar of Urdú in preference to the Sanskrit.

Nothing new will be discovered in this grammar beyond what is inseparable from the mode of treatment adopted.

My plan is to treat each point in detail in the way of—

(1) Aphorisms, for the memory,—
(2) Commentary, or explanation,—
(3) Example and illustration,—

and the type and numbering of the sections are arranged accordingly.

Two chapters in an appendix are added on the formation of Sanskrit words in the vernacular, known to Pandits as *Sandhi* and *Kridant* or *Taddhit,* and on the root formation and measures of Arabic words com-

prehended under the name *i'lál* and *auzán-i-masádir va jam'*. One object of this is to create a better understanding between the Paṇḍits and Maulvís by giving each an insight into the grammatical prejudices of the other, and thus to lead them, if possible, to combine forces for the improvement of their common vernacular.

Prosody is omitted, because it is beyond my present aim to suggest the means of reducing the Sanskrit and Arabic rules to a common system applicable to vernacular metrical composition in both forms alike.

I am aware that I shall be attacked by native scholars, who pin their faith to purity and pedantry, and by others, less worthy of the name of scholars, who look with disfavour on the development of vernacular education in the hands of Government. But I hope that the foregoing remarks will not be without effect in conciliating that favour which is due to all honest efforts to combine conflicting interests especially when such efforts are made in the groove of advancing science. I invite criticism and look for suggestions, and hope soon to publish an English version by way of widening the field of review, and of gaining, and it may be serving the interest of English officers who desire to attain excellence in the use of the common speech of the Hindú and Musalmán of Upper India.

BANÁRAS :
The 1*st January*, 1875.

ŚIVA PRÁSAD.

PREFACE

TO

THE SECOND EDITION.

WHEN I wrote the first preface I apprehended opposition not only from without but also from within. It was truly want of courage in me, or, I may say, the want of encouragement, which prevented me, at the time, from acting on "the sound principles" which my grammar "enunciates" as far as "its diction" was concerned. But the defect has now been removed, the language of both books, Hindí Vyákaraṇ and Urdú Sarf-o-Nahv, has been made one and common, except the technical terms which have been underlined in the former and overlined in the latter; and a few other words, not exceeding a hundred in all, which I have marked with § when they appear for the first time; and for which, alphabetically arranged, I have added a page in both the books, showing their alternatives. I need not give here my reasons for keeping even so many words separate; but they are strong and plausible. The phrases which pertain to only one of the books have been bracketed.

The letter of the Government, North-Western Provinces, No. 175A, dated 13th June, 1876, to the Director of Public Instruction, will be held as a Magna Charta by the Department. The battle which I have been fighting since I delivered my lecture ("*kuchh bayán apni zubán ká*") in 1868 is now won—the language is fixed. The G. O. cited above runs thus :—

"I am directed to reply to your letter No. G.-77, dated the 5th May, on the subject of the simplification of the language taught in the Government schools and used in the law Courts.

2. "The Lieutenant-Governor is glad to learn that you apprehend 'no great difficulty in making the pupils in our vernacular schools, Hindús and Musalmáns, read and understand one common language;' and that a beginning has already been made towards this end. It appears, however, that the production of new text books is hardly more important than the reform of some of those which are at present in use. You have adduced some instances of the pedantic use of Sanskrit words in books printed in the Hindí character; and a number of others, selected at random from a few elementary text-books, are quoted in the margin. Some of these are only rendered objectionable by their exclusive use, but others are not proper to be used at all in books which are meant to teach one common language to Hindú and Musalmán school boys. The natural affection of either character for words derived from the cognate classical language may properly be taken as a guide in determining the choice of synonyms, but not to such an extent as to encourage the notion that a distinct vocabulary is necessarily attached to each. An illustration is afforded by Rájá Siva Prasád's new Urdú and Hindí Grammar, in a passage (pp. 119-120 of the Urdú version) which

Bahudhá, vidyárthí, káran, varnan, abhyás, samápt, padárth, prashn, upakár, svayamprakáśván, ajnání ájná—Bálbodh: samay, srishṭi, áścharya, vijnatá, paramáyush, prakriti, drishṭi, ushnatá, shítaltá, agni,—Vidyánkur: adhik, yadyapi, athavá, avashya, úrdhabhág, prakaṭ—Chhoṭa Bhúgolhastámalak: sambhávit, akhandit, shrin[illegible]katá, anubhav, unnati, [illegible]

perhaps scarcely exemplifies in its diction the sound principles which it enunciates on this very subject; for among the Hindí equivalents of Urdú words there occur the following, which cannot without great difficulty be either written in the Persian letter, or understood by one who has studied the common language in that character only:–Uchchâran, pratyaksh, shuddh, ashuddh, apabhransh, swabhávik, none of which are technical terms. Indeed, if this passage may be accepted as a fair specimen of the style of school books, it would seem that difficult Persian and Sanskrit words are employed much at random; for the equivalent of apabhransh in the Urdú version is kuchh na kuchh, of Hindí derivation, while for the Persian tabaddul aur taghayyur the Hindí version uses the popular adaptation of one of the same Arabic roots, badal sadal. These particulars however, are not cited with any intention of criticising the work, but merely to illustrate the Lieutenant-Governor's opinion.

3. "There are two other points which should not be lost sight of in dealing with this question. You quote your own experience that in reading aloud in class, an Urdú book or newspaper is more readily understood by the Sanskrit section than a Hindí book by the Persian section. The probable reason is that the difficult words are taken from a living language in the one case, and from a dead language in the other, the Persian terms may occasionally be heard in conversation, while the Sanskrit are never heard at all, except perhaps in the society of a few *Pandits*. Some weight might be allowed to this consideration in the more familiar portions of the *technical and scientific*

terminology in either character. The second point relates to the use as text-books of selections from works which have an historical or literary interest, but present practical defects of style, such as the Prem Ságar, with a vocabulary exclusively Sanskrit, or the Rámáyan, with an irregular and antiquated grammatical structure, and a dialect unintelligible to a Musalmán. Without wishing to dispute the opinion of so high an authority as Mr. Growse as to the beneficial influence of the latter work, the Lieutenant-Governor thinks that the use of such text-books as these should not be allowed to supersede instruction in the common language which you consider proper for vernacular schools.

4. "With these remarks, His Honour leaves it to you to undertake that careful revision of the Hindí text-books, of which in your opinion they stand in need. The general simplification of the style of all text-books, whether Urdú or Hindí, may at the same time receive some share of attention. As the work progresses, it can be reviewed from time to time in the annual departmental reports."

AGRA:
The 1st September, 1876.

SIVA PRASAD.